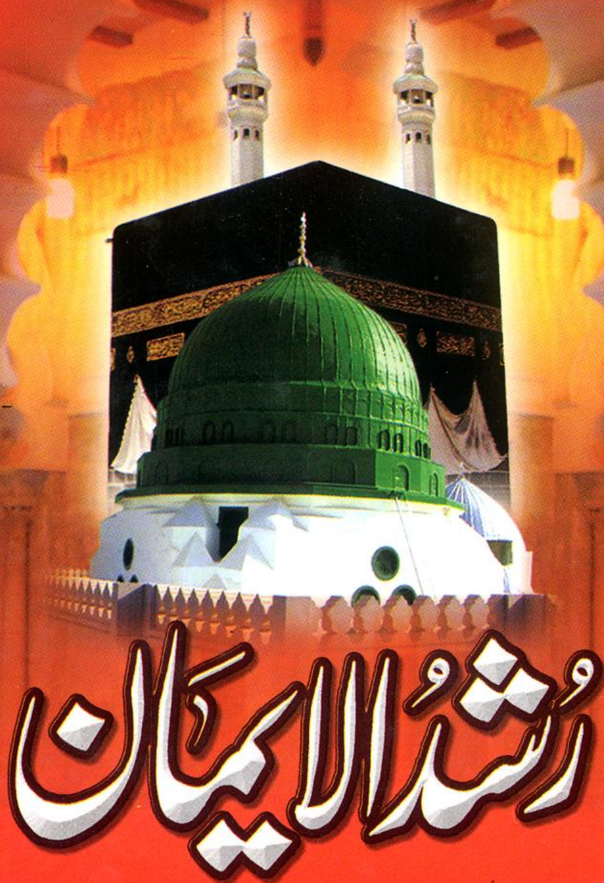
الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ

جدید تخریج شدہ



رُشدُ الایمان

افادات

نائب محدثِ اعظم شیخ الحدیث ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مکتبہ رُشدُ الایمان سمندری فیصل آباد

جدید تخریج شدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

رُشدُ الایمان

فِی

دورۃ الحدیث والقرآن

افادات

نائب محدث اعظم شیخ الحدیث ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مکتبہ رُشدُ الایمان سمندری فیصل آباد

﴿جملہ حقوق بحق صاحبزادہ محمد نعیم رضا قادری محفوظ ہیں﴾

نام کتاب ------ رُشد الایمان (جدید تخریج شدہ)

افادات ------ علامہ ابو محمد محمد عبد الرشید قادری رضوی

تخریج ------ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی

نظر ثانی ------ مفتی غلام حسن قادری (حزب الاحناف لاہور)

کمپوزنگ ------ عبد السلام، قمر الزمان

اشاعت ------ مارچ ۲۰۰۹ء

باہتمام ------ صاحبزادہ محمد نعیم رضا قادری 0300-7632278

ناشر ------ مکتبہ رُشد الایمان سمندری فیصل آباد

ہدیہ ------ [illegible]

ملنے کے پتے

مدرسہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام (رجسٹرڈ) سمندری، فیصل آباد (041-3421011)

غلام غوث رضا محلہ اشرف آباد 0333-6690646

مکتبہ رشد الایمان، سمندری، فیصل آباد 0300-7632278

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کروروں درود

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں درود — طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

شافع روز جزا تم پہ کروروں درود — دافع جملہ بلا تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا — جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا — سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث — تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور — بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض — خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود

خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل — خلق تمہاری گدا تم پہ کروروں درود

طیبہ کے ماہ تمام جملہ رسل کے امام — نوشۂ ملک خدا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم — تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام — ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن — ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوئیں — تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروروں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ — تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی — کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

ترتیب

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بحمدہ تعالیٰ رشد و ہدایت کی تاباں کرنوں سے منور کتاب ''رشد الایمان'' کا پہلا ایڈیشن آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور سیدی وسندی نائب محدث اعظم، شیخ الحدیث ابو محمد محمد عبد الرشید (سمندری) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات بابرکات مرجع خلائق تھی اور لاتعداد تشنگان علوم دینیہ آپ سے فیض یاب ہوتے۔ علمائے اہل سنت وعوام اہل سنت کے قلوب میں آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی جبکہ دشمنان دین آپ سے بغض و عناد اور حسد و عداوت رکھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اعلاء کلمۃ الحق اور مسلک حقہ اہل سنت و جماعت سے برگشتگان کی اصلاح کی خاطر ہمیشہ کوشاں رہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے اس پیغام کو بڑی شدومد کے ساتھ پہنچاتے رہے۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

آخر میں فقیر مناظر اسلام مولانا محمد کاشف اقبال مدنی کا نہایت ممنون ہے جنہوں نے بڑی دقت نظری و جانفشانی سے کتاب ھذا کی تخریج کی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں جناب محمد عرفان بٹ صاحب کے قیمتی مشوروں نیز مولانا عبد المالک صاحب و جناب محمد سلیم جلالی صاحب کے خصوصی تعاون پر ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ فقیر جناب حاجی میاں محمد اکرم صاحب، میاں محمد اعظم صاحب، حاجی شکیل احمد قادری رضوی کی مشاورت پر ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے اور تمام سنی مسلمانوں، بالخصوص پیر بھائیوں کے جان و مال، علم و عمل، عزت و جاہ اور دینی و دنیاوی مقاصد میں اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

الفقیر محمد نعیم رضا قادری
جانشین نائب محدث اعظم پاکستان سمندری شریف
0300-7632278

تاثرات

فیض ملت استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث
حضرت مولانا الحاج ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ تعالیٰ بہاولپور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضور نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور علماء کرام پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناز ہے۔ تبھی تو شبِ معراج حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: تمہاری امت میں غزالی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی عالم دین ہے! ہر دور میں امت کی اصلاح علماء کرام کے ہاتھوں رہی۔ جب علماء کرام دنیا میں نہ رہے، قیامت قائم ہو جائے گی۔ ہمارے دور میں امت کی خوش بختی ہے کہ بے شمار علماء کرام اس کی اصلاح کیلئے کمر بستہ ہیں۔ منجملہ ان کے علامہ الحاج ابو محمد محمد عبد الرشید صاحب قادری رضوی مدظلہ ہیں۔(۱)

آپ حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نہ صرف ارشد تلامذہ میں سے ہیں بلکہ آپ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ آپ طویل عرصہ سے دینی خدمات اور اصلاح عقائد و اعمال پر خوب سے خوب تر کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ نہ صرف عوام کے مصلح ہیں بلکہ سینکڑوں علماء کرام کے استاذ بھی ہیں۔ فقیر کے دیرینہ کرم فرما ہیں۔ فقیر ان کی خدمات دینیہ کا نہ صرف معترف بلکہ مداح بھی

(۱) تحریر ہذا حضرت صاحب کے وصال مبارک سے قبل کی ہے۔

ہے۔ آپ نہ صرف لسانی اصلاح فرما رہے ہیں بلکہ آپ کی قلمی خدمات بھی نمایاں ہیں۔

آپ کی تصنیف ''رشد الایمان'' میرے سامنے ہے۔ بالاستیعاب تو نہیں دیکھ سکا۔ مختلف مقامات سے چند مضامین دیکھے ہیں جو کہ الحمدللہ خوب ہیں۔ اس کے پچیس (۲۵) اسباق ہیں اور عقائد و اعمال و احکام پر مشتمل ہیں۔ ہر سبق قرآن و احادیث سے لبریز ہے۔ چند اسباق فقیر نے بغور دیکھے تو محسوس ہوا کہ اس کے مضامین ایک مضبوط چٹان ہیں۔ یہ نہ صرف عوام کو مفید ثابت ہونگے بلکہ علماء کرام کیلئے بھی کام کی چیز ہیں۔ فقیر چونکہ ابھی حرمین طیبین زادھما اللہ تعالیٰ تشریفاً وتکریماً سے واپس ہوا' اس لیے طویل مضمون سپرد کرنے کے بجائے اسی مختصر پر اکتفا کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ مولیٰ عزوجل حبیب رؤف و رحیم ﷺ کے طفیل حضرت علامہ موصوف الصدر کی کاوش قبول فرما کر ان کے لئے آخرت کا توشہ اور عوام و خواص کیلئے مشعل راہ بنائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور' پاکستان

۲۵ جمادی الآخر ۱۴۲۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(1)

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

حضرت علامہ مولانا صوفی ابومحمد محمد عبدالرشید قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی خبر سے سخت صدمہ ہوا۔ وہ موجودہ دور میں اخلاص' للّٰہیت اور صلابت مسلک میں یکتائے زمانہ تھے۔ دین حق کی تعلیم اور تبلیغ میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے اور اس راستے میں کسی رکاوٹ کو حائل نہیں ہونے دیتے تھے۔ حق گوئی کا پیکر مجسّم تھے' اہل باطن اور بد مذہبوں کیلئے محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری اور شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان علیہ الرحمۃ کا خنجر خونخوار تھے۔ سچی بات یہ ہے کہ صلح کلیت بہت آسان ہے لیکن مولانا صوفی ابومحمد محمد عبدالرشید قادری رضوی ہونا اور ''وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ'' پر حرف بحرف عمل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ میں نے انہیں شاہی مسجد جھنگ بازار کے حجرے میں بھی دیکھا' پھر جامعہ نعیمیہ میں پڑھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ ان کے ساتھ حمد اللہ اور خیالی کے کچھ اسباق کی تکرار کی تھی۔ پھر سمندری تشریف لے گئے' ان کی پاکبازی اور صلابت میں کہیں فرق نہیں آیا۔

(2)

از علامہ استاذی وقار حافظ محمد عبد الستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

سیاح بادیہ شریعت، سباح بحر معرفت، مخزن علم وحکمت، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا پیر ابو محمد محمد عبد الرشید قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ سمندری شریف کا شمار چند منتخب ومقتدر علماء اہل سنت اور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز خلفاء وتلامذہ میں ہوتا ہے۔ آپ علمی تبحر، مذہبی تصلب، مسلکی پختگی میں اپنی مثال آپ تھے۔ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے انتہائی سخت اور غلامان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کیلئے انتہائی نرم تھے۔ گویا کہ آپ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے مظہر اور ارشاد ربانی واغلظ علیھم پر سختی سے کاربند تھے۔ بدمذہبوں کے ساتھ میل جول کے سخت مخالف اور اس کو غیرت ایمانی کے خلاف سمجھتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صادق وہ ہے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستوں سے دوستی اور آپ کے دشمنوں سے عداوت قلبی رکھتا ہو۔ موصوف اپنی خلوت وجلوت، نشست وبرخاست، سفر وحضر، وضع وقطع اور لباس وغیرہ تمام معاملات میں سنت رسول کو ملحوظ رکھتے۔ آپ کی تمام زندگی اتباع قرآن وسنت سے عبارت ہے۔ الغرض! وہ ایک مخلص مبلغ، باعمل عالم دین، عظیم مذہبی سکالر، امت مسلمہ کی خیر خواہی کے جذبہ سے سرشار بے مثال مفکر، متبع سنت اور سچے عاشق رسول تھے۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ موصوف جیسی شخصیات دنیا سے پردہ فرما کر

بھی اپنی خدمات اور روحانی فیضان کے اعتبار سے زندہ رہتی ہیں:

نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

اللہ تعالیٰ ان کو بلندی درجات عطا فرماتے ہوئے بہشت بریں میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے صاحبزادوں کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔

امین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین



(3)

از صاحبزادہ علامہ محمد ممتاز احمد سدیدی

جامعہ ازہر قاہرہ مصر

حضرت علامہ مولانا ابومحمد محمد عبدالرشید قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی اطلاع سے سخت صدمہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وہ بلاشبہ علم وعمل کا پیکر محسوس تھے۔تقویٰ وطہارت میں یادگار اسلاف تھے۔ دین کی تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق رکھتے تھے۔ بلاخوف لومۃ لائم کلمہ حق بلند کرتے تھے۔ وہ علامہ اقبال کے اس شعر کا مصداق تھے۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر رحمت ونور کی بارش فرمائے۔ جنات عالیہ میں ان کے درجات بلند فرمائے اوران کے صاحبزدوں کو اپنے عظیم والد کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطافرمائے۔

آمین برحمۃ سیدالانبیاء و المرسلین
وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین!

نباض قوم مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

استاذ العلماء، نائب محدث اعظم پاکستان علامہ ابومحمد محمد عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم کے دروس ودورہ قرآن وحدیث کے بیانات پر مشتمل مدلل ومفصل کتاب مستطاب ''رشد الایمان'' دیکھنے کا اتفاق ہوا اور بحمداللہ تعالیٰ بہت مفید ونافع پایا۔ کتاب اصلاح اعمال ومذہب حق، اہلسنّت کی تائیدوحمایت میں دلائل وحقائق کا عظیم ذخیرہ ہے۔ خداتعالیٰ بوسیلہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء اسے مقبول بنائے۔ حضرات علماء وعوام اہلسنّت کواس سے استفادہ کی توفیق بخشے اور حضرت مصنف کی (۱) عمرو صحت وفیوض وبرکات میں مزید ترقی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ابوداؤد محمد صادق

۲۳-۴-۱۴۱۹ھ

(۱) تحریر ہذا حضرت صاحب کے وصال مبارک سے قبل کی ہے۔

مناجات

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدار حسن مصطفٰی کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورتیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شور داروگیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعایں نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے امین ربنا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضاؔ خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفٰی کا ساتھ ہو

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

نعت شریف

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
جان مراد کان و تمنا کہوں تجھے

گلزار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمان در بلبل شیدا کہوں تجھے

صبح وطن پہ شام غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

صاحب رشد وہدایت

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

نائب محدث اعظم، مخدوم اہلسنّت، رہبر شریعت وطریقت، منبع علم وفضل سیدی و سندی و مرشدی حضرت علامہ الحاج ابو محمد محمد عبد الرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ بلا ریب فنا فی الرسول ﷺ کے منصب پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ سنت مصطفیٰ ﷺ کا مظہر اور ہر ہر ساعت عشق مصطفیٰ ﷺ سے معمور تھی۔

آپ کے والد محترم حضرت مولانا صوفی دین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت عبادت گزار، نیک بزرگ اور حضور قبلہ سیدی محدث اعظم قدس سرہ کے پیر بھائی تھے۔

آپ خاندان مغلیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ سال ولادت غالباً ۱۳۴۸ھ تھا اور آپ کا آبائی وطن ضلع گورداسپور (بھارت) ہے۔ پاکستان بننے پر لائلپور (فیصل آباد) کے قریب گاؤں گڈیاں میں سکونت اختیار کی۔ وہاں کارخانہ قائم کیا اور اپنے والد محترم کے ساتھ کام کرنے لگے۔ آپ کی طبیعت پر تقویٰ و پرہیزگاری اور روحانیت کا گہرا غلبہ تھا۔ نماز واذکار کی پابندی کرتے۔ ایک مرتبہ کسی کام سے لائلپور تشریف لائے۔ قبلہ محدث اعظم قطب عالم علامہ محمد سردار احمد قدس سرہ کی زیارت کی۔ ان کی محبت دل میں اتر گئی۔ والد محترم کی اجازت سے جامعہ رضویہ میں داخلہ لیا اور تمام کاروبار چھوڑ کر تحصیل علم دین میں شب و روز ایک کیا۔ سرکار محدث اعظم قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت بھی ہوئے۔ قریباً گیارہ برس ان کی صحبت میں

گزارے اور دورۂ حدیث وتفسیر تک تعلیم اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت پائی۔ بعدازاں شکر گڑھ کے علاقہ میں کچھ عرصہ تبلیغ دین کا کام کیا۔ پھر سمندری کی سرزمین کو منبع فیوض و برکات بنایا۔ حضور قبلہ مرشدی ان علماء عارفین میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی مسلک اہلسنّت و جماعت کی تبلیغ واشاعت میں وقف کر رکھی تھی۔ علم وفضل میں شریعت مطہرہ کی زندہ تصویر تھی۔ آپ علیہ الرحمۃ زندگی کے ہر شعبہ میں متبع سنت، تصنع اور تکلف سے نفرت اور تواضع وانکساری سے محبت فرمانے والے تھے۔

اس کے علاوہ حضرت صاحب علیہ الرحمہ کا قائم کردہ مدرسہ برائے طلباء و طالبات جس میں سالانہ دورۂ تفسیر وحدیث وقرأت وتجوید کرایا جاتا تھا۔ اب بھی پوری تابانیوں کے ساتھ رواں دواں ہے۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادگان اور حضرت صاحب کے جملہ شاگرد و خلفاء کے علم وعمل جاہ وجمال میں ہر آن، ہر گھڑی اضافہ فرمائے۔ آمین

مولانا محمد کاشف اقبال مدنی

شاہکوٹ

منقبت بحضور مرشد کامل ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

تمنا ہے کہ محشر میں ترے سائے میں ہم آئیں
یقیناً اپنی قسمت پر بڑا پھر ہم بھی اترائیں

عطائیں دیکھ کر تیری، خطائیں جھوم اٹھتی ہیں
ترے دامن کی وسعت میں مرے سب جرم کھو جائیں

حشر کی چلچلاتی دھوپ میں مرشد ترا پرچم
وہاں بھی چوٹ پہ ڈنکے کی نعت مصطفیٰ گائیں

وہ زندہ ہیں، وہ زندہ ہیں، خدا کی قسم زندہ ہیں
مگر یہ راز کی باتیں فقط کچھ رازداں پائیں

وہ کہتے تھے کہ علم دین سیکھو آخری دم تک
خیالوں میں مرے آ کر بہت وہ اب بھی سمجھائیں

نبی کی عظمتوں پہ جان دینا تو نے سکھلایا
کہاں عبدالرشید اب آپ جیسا دوسرا پائیں

حیات و موت کے چکر میں دل الجھا سا رہتا ہے
مرے آقا مرے الجھے تصور کو بھی سلجھائیں

جدائی ڈس رہی ہے ناگ بن کر تیرے شیدا کو
مرے مولا کسی شب میرے خوابوں کو بھی مہکائیں

عقیدت کے، محبت کے سبق کچھ آپ نے بانٹے
میری تنویر ہے یہ آرزو کہ سب وہ اپنائیں

از: ڈاکٹر تنویر احمد سگ آستانہ سمندری شریف

باب نمبر 1

علم دین کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

آیات مبارکہ

(1) كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ (پ:۳، ع:۱۶، آیت:۷۹)

اللہ والے ہو جاؤ، اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ (کنز الایمان)

تفاسیر میں ہے کہ ربانین (اللہ والوں) سے مراد علماء، فقہاء اور مدرسین ہیں۔

(2) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ:۲۲، ع:۱۶، آیت:۲۸)

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔
(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ)

پتہ چلا خوف خدا جیسی عظیم دولت اہل علم کو نصیب ہوتی ہے۔

(3) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ (پ:۲۸، ع:۲، آیت:۱۱)

اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا، درجے بلند

فرمائے گا۔ (کنز الایمان)

(4)وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (پ:۱۶، ع:۱۵، آیت:۱۱۴)

اور عرض کروائے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔

مجالس الابرار میں ہے علم کے شرف، فضیلت اور اہمیت پر اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی محترم ﷺ سے فرمان مبارک (وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا) دلالت کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ

(1) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

(ابن ماجہ، ص:۲۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، مشکوٰۃ، ص:۳۴، شعب الایمان، ج:۲، ص:۲۵۲، مجمع الزوائد، ج:۱، ص:۱۲۰، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر علیہ الصلوٰۃ والسلام ج:۱، ص:۵۴۲ از علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (بلکہ دوسرے فرائض کی ادائیگی کا انحصار بھی علم دین پر ہے)۔

(2)اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ طَلَبُ الْعِلْمِ

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق علیہ الصلوٰۃ والسلام از علامہ عبد الرؤف المناوی قدس سرہ، ج:۱، ص۳۵)

تمام عبادتوں میں سے افضل عبادت علم دین حاصل کرنا ہے (کیونکہ علم دین کے بغیر عبادت کما حقہ نہیں ہوسکتی)۔

(3)اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ یَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ یُعَلِّمَہٗ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ (تفسیر در منثور، ج:۱، ص:۳۳۸، جامع صغیر، ص:۸۰ از علامہ سیوطی قدس سرہ)

تمام صدقوں میں سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم دین سیکھے پھر وہ علم اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

(4)مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ مَشٰی فِیْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ (کنوز الحقائق، ج:۱، ص:۱۱۱)

جس نے علم دین طلب کیا (پڑھنا شروع کردیا) وہ جنت کے باغات

میں چل پڑا۔

(5)مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِرِزْقِہٖ (کنوز الحقائق، ج:۱، ص:۱۱۱)

جو شخص علم دین حاصل کرے، اللہ تعالیٰ (دو جہان میں) اس کے (ظاہری و باطنی) رزق کا ذمہ دار ہے۔

(6) طَالِبُ الْعِلْمِ تَبْسُطُ لَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَجْنِحَتَہَا رِضًا بِمَا یَطْلُبُ (الجامع الصغیر، ج:۱، ص:۳۲۴)

(سنی) طالب علم دین جو شے طلب کرتا ہے، اس سے راضی ہو کر فرشتے اس طالبعلم کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

(7) طَالِبُ الْعِلْمِ بَیْنَ الْجُہَّالِ کَالْحَیِّ بَیْنَ الْاَمْوَاتِ (الجامع الصغیر، ج۱، ص:۳۲۴)

علم دین حاصل کرنے والا جاہلوں کے درمیان ایسے ہوتا ہے جیسے زندہ مردوں کے درمیان ہوتا ہے۔

(8) مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَہُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ (جامع ترمذی، ج:۲، ص:۹۵، جامع صغیر، ج:۲، ص:۴۶۹)

جو شخص علم دین سیکھنے کیلئے نکلے، وہ واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے۔

(9) اِذَا جَآءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَہُوَ عَلٰی ہٰذِہِ الْحَالَۃِ مَاتَ وَہُوَ شَہِیْدٌ (الجامع الصغیر، ج:۱، ص:۳۹، مجمع الزوائد، ج:۱، ص:۱۲۴)

جب طالب علم کو علم دین طلب کرنے کی حالت میں موت آئے تو وہ شہید ہوتا ہے۔

(10) مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عُتَقَآءِ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ

اِلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ يَخْتَلِفُ اَىْ يَذْهَبُ وَيَجِىْءُ اِلٰى بَابِ الْعَالِمِ اِلَّا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ وَّيَبْنِىْ لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ مَدِيْنَةً فِى الْجَنَّةِ وَيَمْشِىْ عَلَى الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَيُمْسِىْ مَغْفُوْرًا لَّهٗ۔

(تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی قدس سرہٗ ج:۱ص:۱۰۲)

جس شخص کا ارادہ ہو کہ ان لوگوں کو دیکھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا ہے تو اسے چاہئے کہ علم دین سیکھنے والوں کو دیکھ لے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں (حضرت) محمد ﷺ کی جان ہے۔ جو کوئی طالبعلم (سنی) عالم دین کے دروازے پر بار بار جاتا ہے یعنی جاتا اور آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھ دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے اس کیلئے جنت میں ایک شہر بناتا ہے اور وہ طالبعلم زمین پر چلتا ہے تو زمین اس کی بخشش کی دعا کرتی ہے اور وہ اس حال میں شام کرتا ہے کہ بخشا ہوا ہوتا ہے۔

(11) اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْوَالِدِ عِبَادَةٌ وَّالنَّظَرُ اِلَى الْكَعْبَةِ الْمُكَرَّمَةِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ اِلَى الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ وَّالنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ مَّنْ زَارَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا زَارَنِىْ وَمَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا صَافَحَنِىْ وَمَنْ جَالَسَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا جَالَسَنِىْ وَمَنْ جَالَسَنِىْ فِى الدُّنْيَا اَجْلَسَهُ اللّٰهُ مَعِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(روح البیان، ج:۱ص:۱۰۲)

والد کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ کعبہ مکرمہ کو دیکھنا عبادت ہے۔ قرآن پاک کو دیکھنا عبادت ہے اور (سنی) عالم دین کے چہرے کو دیکھنا

عبادت ہے (فیضان سنت میں حدیث شریف اس طرح منقول ہے اور عالم کے چہرے پر نگاہ کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے) جس نے سنی عالم کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زیارت کی، جس نے (سنی) عالم سے مصافحہ کیا۔ گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جو سنی عالم کے پاس بیٹھا تو گویا وہ میرے پاس بیٹھا اور جو دنیا میں میرے پاس بیٹھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن میرے پاس بٹھائے گا۔

(12) مَنْ زَارَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ مُحْتَسِبًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ ثَوَابَ اَلْفِ شَهِيْدٍ وَّحَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَمَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا زَارَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ (روح البیان، ج:۱، ص:۱۰۲)

جس نے ثواب کی نیت سے بیت المقدس کی زیارت کی۔ اللہ تعالیٰ اسے ہزار شہیدوں کا درجہ عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا جسم دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا اور جس نے (سنی) عالم کی زیارت کی تو گویا اس نے بیت المقدس کی زیارت کی۔

(13) جُلُوْسُ سَاعَةٍ عِنْدَ الْعَالِمِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ (درۃ الناصحین، ص:۳۴)

(سنی) عالم کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ہزار سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

(14) اِذَا اجْتَمَعَ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ عَلَى الصِّرَاطِ قِيْلَ لِلْعَابِدِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ وَتَنَعَّمْ بِعِبَادَتِكَ وَقِيْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ هُنَا فَاشْفَعْ لِمَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ لَا تَشْفَعُ لِاَحَدٍ اِلَّا شُفِّعْتَ فَقَامَ مَقَامَ الْاَنْبِيَآءِ (عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) (الجامع الصغیر، ج:۱، ص:۲۷)

جب (سنی) عالم اور (سنی) عابد پل صراط پر اکٹھے ہوں گے، عابد سے کہا

جائے گا جنت میں داخل ہو جا اور جو عبادت تو کرتا تھا اس کے بدلے ناز و نعمت کی زندگی بسر کر اور عالم سے کہا جائے گا اس جگہ ٹھہر جا، جس سے تجھے محبت تھی۔ اس کی شفاعت کر یقیناً تو جس کسی کی بھی سفارش کرے گا اس کے حق میں تیری سفارش قبول کی جائیگی۔ پھر وہ عالم دین نبیوں، رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے مقام پر کھڑا ہوگا۔

(15) مَنْ وَقَّرَ عَالِمًا فَقَدْ وَقَّرَ رَبَّهٗ (کنوز الحقائق ج:۲، ص:۱۲۱)

جس نے (سنی) عالم کی عزت کی اس نے اپنے ربّ تعالیٰ کی عزت کی۔

(16) اَلْعَالِمُ سُلْطَانُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ وَقَعَ فِيْهِ فَقَدْ هَلَكَ (کنز العمال، ج:۱۰، ص:۱۳۴، الجامع الصغیر، ج:۱، ص:۳۴۹)

(سنی) عالم زمین میں اللہ تعالیٰ کی حجت (دلیل) ہوتا ہے تو جو اس کی توہین کرے یقیناً ہلاک ہوگا۔

(17) مَنِ ابْتَغَى الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ تُقْبِلَ اَفْئِدَةُ النَّاسِ اِلَيْهِ فَاِلَى النَّارِ

(الجامع الصغیر، ج:۲، ص:۵۰۵، جامع ترمذی، ج:۲، ص:۹۵)

جو شخص اس لیے علم طلب کرے کہ علماء سے مقابلہ اور فخر کرے یا اس علم کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑے یا اس لیے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہوں تو ایسا شخص دوزخی ہے۔

(18) سَيَاْتِىْ زَمَانٌ عَلٰى اُمَّتِىْ يَفِرُّوْنَ مِنَ الْعُلَمَآءِ وَالْفُقَهَآءِ فَيَبْتَلِيْهِمُ اللّٰهُ بِثَلَاثِ بَلِيَّاتٍ اُوْلٰهَا يَرْفَعُ الْبَرَكَةَ مِنْ كَسْبِهِمْ وَالثَّانِيَةُ يُسَلِّطُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا ظَالِمًا وَّالثَّالِثَةُ يُخْرِجُوْنَ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ اِيْمَانٍ (درۃ الناصحین، ص:۲۴)

نبی غیب دان ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب میری امت پر ایک

زمانہ آئیگا کہ لوگ علماء وفقہاء سے بھاگیں گے (کہیں گے وہ پابندیاں لگاتے ہیں ان کے پاس نہ جاؤ) تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تین بلاؤں میں گرفتار فرمادے گا۔ پہلی بلا یہ کہ ان کی کمائی سے برکت اٹھادی جائیگی۔ دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظالم حاکم مسلط کردے گا اور تیسری بلا یہ کہ دنیا سے بے ایمان ہوکر مریں گے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

بعض حکماء کا قول ہے علم تین حرف ہیں۔ عین، لام اور میم۔ علیین سے عین نکالی گئی ہے۔ لطف سے لام۔ ملک سے میم۔ تو عین صاحب علم کو علیین تک پہنچا دیتا ہے اور لام اسے لطیف بنادیتا ہے اور میم اسے مخلوق پر بادشاہ بنادیتا ہے۔

(درۃ الناصحین، ص:۲۳)

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا شیوہ دینا ہے کام تیرا

(قبالۂ بخشش از مولانا جمیل الرحمٰن رضوی)

باب نمبر 2

ڈاڑھی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ:۲۱، ع:۱۹، آیت:۲۱)

بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔ (کنز الایمان)

احادیث مبارکہ

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ قَوَامًا وَّاَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَطْيَبَ النَّاسِ رِيْحًا وَّاَلْيَنَ النَّاسِ كَفًّا وَّكَانَتْ لَهٗ جَمَّةٌ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ وَكَانَتْ لِحْيَتُهٗ قَدْ مَلَاَتْ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا اَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ

(تہذیب ابن عساکر، ج:۱، ص۳۲۱، لمعۃ الضحیٰ، ص:۱۹، فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۱۲۳)

رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر، چہرہ انور تمام عالم سے خوب تر، مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر، بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک (ڈاڑھی) یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

(2) خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اُحْفُو الشَّوَارِبَ وَاَوْفِرُوا اللِّحْيَةَ

(بخاری، ج:۲، ص:۸۷۵، کتاب الآثار، ص:۲۳۲، لابی یوسف/کتاب الآثار امام محمد، ص:۱۹۸، مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۸، ص:۳۷۵، ابوداؤد، ج:۱، ص:۳۲۱، مشکوۃ، ص:۳۸۰، مرقات، ج:۱۰، ص:۲۹۰)

حضور پرنور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: مشرکوں کا خلاف کرو، مونچھیں خوب پست (ابرو کی مثل) اور ڈاڑھیاں کثیر ووافر رکھو۔ (ایک مٹھی برابر)

(اس مفہوم کیلئے دیکھئے مسلم، ج:۱، ص:۱۲۹، جامع صغیر، ج:۱، ص:۱۲، طحاوی، ج:۲، ص:۳۳۳، مجمع الزوائد، ج:۵، ص:۸۶)

(3) جُزُّو الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ

(احمد، طبرانی، صحیح مسلم، ج:۱، ص:۱۲۹، اسی مفہوم کی حدیث شیعہ کی کتاب حلیۃ المتقین، ص:۶۰)

مونچھیں کترواور ڈاڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

(4) جب حضور اقدس ﷺ نے ہدایت اسلام کا فرمان، سگ ایران خسرو پرویز (قَتَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى) کے پاس بھیجا تو اس نے فرمان اقدس چاک کر دیا۔ (اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى) اور باذان (گورنر) صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم ﷺ کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی اور فرمایا: وَيْلَكُمَا مَنْ اَمَرَكُمَا بِهٰذَا، خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا؟ وہ بولے: ہمارے ربّ خسرو پرویز (خبیث) نے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: لٰكِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحْفِيَ شَارِبِيْ وَاَعْفِيَ لِحْيَتِيْ۔ مگر مجھے تو میرے ربّ نے ڈاڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

(ابن سعد فی الطبقات، ج:۱، ص:۴۴۹، تاریخ الخمیس، ج:۲، ص:۳۵، تاریخ ابن جریر، ج:۳، ص:۹۰، البدایہ والنہایہ، ج:۴، ص:۲۷۰)

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ وہ دونوں شخص اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس ﷺ نے ان

کی صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ ﷺ کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے، وہ کس قدر حضور اکرم ﷺ کی کراہیت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ مسلمان کی پناہ، امان، نجات، رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں۔

(ماخوذ از لمعۃ الضحی فی اعفا اللحی، ص:۲۹، فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۱۲۸، از اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

(5) حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے“۔

سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَزَيَّنَ النِّسَآءَ بِالذَّوَآئِبِ

(درمختار، ج:۲، ص:۴۰۷، ردالمحتار، ج:۲، ص:۵۱۶، البدائع الصنائع، ج:۲، ص:۱۴۱، تبیین الحقائق، ج:۲، ص:۴۹، بحرالرائق، ج:۲، ص:۲۵۵، مرقاۃ، ج:۲، ص:۴، کیمیائے سعادت ص:۱۴۰)

پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی ڈاڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں (لمبے بالوں) سے۔

(6) لَا تُمَثِّلُوْا بِاٰدَمِيٍّ وَّلَا بَهِيْمَةٍ

(اسی مفہوم کیلئے بیہقی، ج:۹، ص:۱۹، جامع صغیر، ج:۲، ص:۱۸۹، ابوداؤد، ج:۱، ص:۳۵۲، طبرانی، ج:۱۱، ص:۴۹، طحاوی، ج:۳، ص:۸۲، مسلم، ج۱، ص:۸۲)

مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو (یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ نہ کاٹو)۔

ہدایہ میں ہے:

حَلْقُ الشَّعْرِ فِيْ حَقِّهَا مُثْلَةٌ كَحَلْقِ اللِّحْيَةِ فِيْ حَقِّ الرِّجَالِ

(کیمیائے سعادت، ص:۱۴۰، احیاء العلوم، ج:۱، ص:۲۲۹، بحرالرائق، ج:۸، ص:۱۳۱، تبیین الحقائق، ج:۲، ص:۱۳۰)

عورت کے سر کے بال مونڈنا اس کے حق میں مثلہ ہے جیسے مردوں کے حق میں ڈاڑھی مونڈنا مثلہ ہے۔

کم از کم ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اس سے چھوٹی کسی کے نزدیک حلال نہیں

حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی چاروں مذاہب میں ڈاڑھی ایک مشت رکھنا لازمی ہے۔ درمختار، فتح القدیر، بحرالرائق وغیرہا معتبر کتب فقہ میں لکھا ہے:

وَاَمَّا الْاَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُوْنَ الْقُبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

(کیمیائے سعادت، ص:۱۴۰، مرقات، ج:۱، ص:۴، فتح القدیر، ج:۲، ص:۷۷)

جب تک ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم ہے، اس میں سے کچھ لینا جس طرح کہ بعض مغربی اور مخنث آدمی کرتے ہیں، اسے کسی نے حلال نہیں کیا اور سب لے لینا (یعنی بالکل ہی منڈا دینا) آتش پرستوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

سرور عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

(ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۰۳، مسند امام احمد، ج:۲، ص:۵۰، جامع صغیر، ج:۲، ص:۱۶۷، مشکوٰۃ، ص:۳۷۵)

یعنی جو شخص کسی قوم کی شکل بنائے وہ انہیں میں سے ہے۔ (اس کا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا)

ایک مٹھی سے زائد ڈاڑھی کاٹ سکتے ہیں

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا

(ترمذی، ص:۳۹۸، شعب الایمان، ج:۵، ص:۲۲۱، فتح القدیر، ج:۲، ص:۷۶، ردالمحتار، ج:۲، ص:۶۱۷، مرقات ج:۲، ص:۲۹۸)

نبی پاک ﷺ اپنی ڈاڑھی مبارک چوڑائی اور لمبائی میں چھانٹ لیا کرتے تھے۔ (البنایہ شرح ہدایہ، ج:۳، ص:۳۴۶)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِیْ کِتٰبِ الْاٰثَارِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا) اِنَّهٗ کَانَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ ثُمَّ یَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ (کتاب الآثار، ص:۱۹۸)

محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں فرمایا کہ ہمیں امام ابوحنیفہ نے حضرت ہیثم بن ابی ہیثم سے خبر دی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پھر جو ڈاڑھی مٹھی سے نیچے ہوتی، اسے کاٹ دیتے اور اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

(باختلاف الفاظ یہ روایت موجود ہے۔ بخاری، ج:۲، ص:۸۷۵، ابوداؤد، ج:۱، ص:۲۲۱، کتاب الآثار لابی یوسف، ص:۲۳۲، احیاء العلوم ج:۱، ص:۱۲۷، کتاب الآثار امام محمد، ص:۲۷، فتح القدیر، ج:۲، ص:۷۷، فتح الباری، ج:۱۰، ص:۲۸۸)

مسئلہ: داڑھی منڈانے والا یا خشخشی رکھنے والا یا کترواکر حد شرع سے کم کرنے والا فاسق معلن ہے۔ ایسے شخص کی امامت، اذان اور اقامت مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

(شرح غنیۃ المستملی، ص:۲۶۵، فتاویٰ امجدیہ، ج:۱، ص:۱۱۴، مراقی الفلاح، ص:۸۸، صرح فی اکثر کتب الفقہ)

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام



عمامہ (پگڑی) کی فضیلت

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
(حدائق بخشش)

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ:۳، ع:۱۳، آیت:۳۱)

اے محبوب تم فرمادو (علیک الصلوٰۃ والسلام) لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (کنزالایمان)

احادیث مبارکہ

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(1) اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا وَالْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ (ابن عدی بیہقی)

عمامہ باندھو تمہارا حلم (یعنی حوصلہ اور صبر) زیادہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (شعب الایمان، ج:۵، ص:۱۷۶)

(2) اَلْعَمَائِمُ وَقَارُ الْمُؤْمِنِ وَعِزُّ الْعَرَبِ فَاِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا (دیلمی الفردوس، ج:۳، ص:۸۸)

عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دیں گے، اپنی عزت اتار دیں گے۔

(3) فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِكِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ (کنزالعمال، ج:۸، ص:۱۸، ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۰۸، ترمذی، مشکوٰۃ ص:۳۷۴)

ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔

علامہ مناوی التیسیر شرح الجامع الصغیر میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

فَالْمُسْلِمُوْنَ یَلْبَسُوْنَ الْقَلَنْسُوَۃَ وَفَوْقَھَا الْعِمَامَۃَ اَمَّا لُبْسُ الْقَلَنْسُوَۃِ وَحْدَھَا فَزِیُّ الْمُشْرِکِیْنَ فَالْعِمَامَۃُ سُنَّۃٌ

مسلمان ٹوپیاں پہن کر اوپر سے عمامہ باندھتے ہیں (عمامے سے نفرت کی بناپر) تنہا ٹوپی پہننا کافروں کی وضع ہے تو عمامہ سنت ہے۔

(تیسیر شرح جامع صغیر، ج:۲، ص:۲۶۹)

صرف پگڑی باندھنا کہ نیچے ٹوپی نہ ہو یہ بھی اسلامی طریقہ نہیں ہے۔

(4) لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَی الْقَلَانِسِ

(دیلمی الفردوس، ج:۵، ص:۹۳، کنز العمال، ج:۸، ص:۱۹)

میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے پہنیں۔

(5) رسول اللہ ﷺ نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

ھٰکَذَا تِیْجَانُ الْمَلٰٓئِکَۃِ (ابن شاذان کنز العمال، ج:۱۵، ص:۴۸۳)

فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

(6) عَلَیْکُمْ بِالْعَمَآئِمِ فَاِنَّھَا سِیْمَآءُ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَاَرْخُوْا لَھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ

(المعجم کبیر طبرانی، ج:۱۲، ص:۳۸۳، کنز العمال، ج:۸، ص:۱۸، مشکوٰۃ، ص:۳۷۷، الخصائص الکبریٰ، ج:۲، ص:۲۰۹)

عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے پس پشت چھوڑو۔

(7) اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَصْحَابِ الْعَمَآئِمِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ (مجمع الزوائد، ج:۲، ص:۱۷۶، المعجم کبیر، طبرانی)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر درود

بھیجتے ہیں۔

(8) اَلصَّلٰوۃُ فِی الْعِمَامَۃِ تَعْدِلُ بِعَشْرِ الْاٰفِ حَسَنَۃً

(دیلمی الفردوس، ج:۲، ص:۴۰۹)

عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

(9) رَکْعَتَانِ بِعِمَامَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً بِلَا عِمَامَۃٍ

(مسند الفردوس، ج:۲، ص:۲۶۵)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(10) اَلْعِمَامَۃُ عَلَی الْقَلَنْسُوَۃِ فَصْلُ مَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ یُعْطٰی بِکُلِّ کَوْرَۃٍ یُدَوِّرُھَا عَلٰی رَاْسِہٖ نُوْرًا۔

(کنز العمال، ج:۱۵، ص:۳۰۵)

ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائیگا۔

(11) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں اپنے والد ماجد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے میری طرف التفات کر کے فرمایا: اَتُحِبُّ الْعِمَامَۃَ تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی: کیوں نہیں، فرمایا: اَحِبَّھَا تُکْرَمْ وَلَا یَرَاکَ الشَّیْطٰنُ اِلَّا وَلّٰی 'اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صَلٰوۃُ تَطَوُّعٍ اَوْ فَرِیْضَۃٍ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ صَلَاۃً بِلَا عِمَامَۃٍ وَّجُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَۃً بِلَا عِمَامَۃٍ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل

خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعہ کے برابر ہے۔

اَیْ بُنَیَّ اِعْتَمَّ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یَشْھَدُوْنَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مُعْتَمِّیْنَ فَیُسَلِّمُوْنَ عَلٰی اَھْلِ الْعَمَآئِمِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ

پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

(اسی مفہوم کیلئے دیکھئے کنز العمال' ج:۸' ص:۱۸' لسان المیزان' ج:۳' ص:۲۴۴' ابن عساکر' دیلمی' ج:۳' ص:۷۷' فتاویٰ رضویہ' ص:۷۹' ج:۳)

عمامہ کے آداب

عمامہ حضور پرنور سید عالم ﷺ کی سنت متواترہ ہے جس کا تواتر یقیناً سرحد ضروریات دین تک پہنچتا ہے۔ لہٰذا علماء کرام نے عمامہ تو عمامہ ارسال عذبہ یعنی شملہ چھوڑنا اس کی فرع اور سنت غیر مؤکدہ ہے اس کے ساتھ استہزا کو کفر ٹھہرایا۔

(فتاویٰ رضویہ' ج:۳' ص:۷۶)

پشت پر ڈھلکا سر انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا

عمامہ شریف کھڑے ہوکر باندھا جائے' پیچ سیدھی جانب ہوں' سات ہاتھ سے چھوٹا اور بارہ ہاتھ سے بڑا نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ' فیضان سنت' ص:۴۳۷)

نماز میں ننگے سر کی ممانعت

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِسَتْرِ الرَّاْسِ بِالْعِمَامَۃِ اَوِ الْقَلَنْسُوَۃِ وَیَنْھٰی عَنْ کَشْفِ الرَّاْسِ فِی

الصَّلٰوۃِ (کشف الغمہ' ج:۱' ص:۸۵)

حضور ﷺ نماز میں عمامہ یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور نماز میں ننگا سر کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

رومال کے ساتھ نماز کا حکم

(ٹوپی کے اوپر) رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپا لیں (کم از کم تین) تو وہ عمامہ ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف ایک دو پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے اور بغیر ٹوپی کے عمامہ بھی نہ چاہئے نہ کہ رومال' حدیث میں ہے:

فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَآئِمُ عَلَی الْقَلَانِس

ہم میں اور مشرکوں میں ایک فرق یہ ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ رضویہ' ج:۳' ص:۴۱۸)

نماز پڑھتے ہوئے چادر سر پر اوڑھنی چاہئے

ابونعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَجْعَلُوْنَ عَمَآئِمَھُمْ تَحْتَ رِدَآئِھِمْ یَعْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (الفردوس' ج:۵' ص:۱۴۶)

اللہ تعالیٰ اس قوم کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔ (فتاویٰ رضویہ' ج:۳' ص:۴۱۸)

سر کے بالوں کے متعلق مسئلہ

بالوں کی نسبت شرح مطہر میں صرف دو طریقے آئے ہیں۔ ایک یہ کہ سارے سر پر رکھیں اور مانگ نکالیں۔ یہ خاص سنت حضور سید المرسلین ﷺ کی ہے۔ دوسرے یہ سارا سر منڈائیں' یہ حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی

عادت تھی۔ ان کے علاوہ جتنے طریقے ہیں، سب خلاف سنت ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج:۱۰، بحوالہ ردالمختار)

درمیان سر سے مانگ نکالنا سنت ہے اور گیسو آدھے کان کے برابر، پورے کان کے برابر اور شانوں تک رکھنا سنت ہے اور شانوں سے نیچے بال کرنا عورتوں سے خاص اور مرد کو حرام ہے۔ (احکامِ شریعت)

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

محبوب تر سفید لباس

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِلْبَسُوْا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور خوب ہیں اور اپنے اموات کو سفید کفن دو۔

مسئلہ

اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔

(مراقی الفلاح ص:۱۹۲، ردالمختار ج:۱ ص:۴۸۲، بہار شریعت ج:۳ ص:۸۵)

اب دو حوالہ جات کتب شیعہ سے حاضر ہیں۔

(۱) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمامہ باندھتے تھے۔ (فروع کافی ج:۲ ص:۳۹)

(۲) غزوہ بدر میں فرشتے سفید عمامے باندھے ہوئے تھے۔

(فروع کافی ج:۲ ص:۳۹)

باب نمبر 3

حضور سیدِ عالم ﷺ نور ہیں

ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ اصل اور تخلیق کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نور ہیں جنہیں ان کے خالق و معبود عزوعلا نے سب مخلوق سے پہلے اپنے نور سے پیدا فرمایا اور انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے لباس بشریت میں تمام نبیوں، رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے بعد اس دنیا میں آپ کا ظہور فرمایا، اس لحاظ سے آپ نوری بشر، بے مثل بشر اور سید البشر ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (پ:۶، ع:۷، آیت:۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب قَدْ جَآءَ بے شک تشریف لایا۔ کلمہ قد سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کو مؤکد کیا تاکہ شک نہ رہے، تشریف لانا بتاتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پہلے تھے پھر تشریف لائے۔ کُمْ ضمیر مخاطب یعنی تمہارے ہر ایک کے پاس تشریف لایا۔ نُوْرٌ مصدر ہے۔ مصدر کا معنی جائے صدور یعنی نکلنے کی جگہ۔ نُوْرٌ پر تنوین ہے اور اَلتَّنْوِيْنُ لِلتَّعْظِيْمِ تنوین تعظیم کیلئے بھی آتی ہے یعنی آپ تمام نوروں کا منبع اور ساری خدائی کے سلطان ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

وضعِ واضع میں تیری صورت ہے معنیٔ نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

تفاسیر کے مطابق اس آیت میں نُـوْرٌ سے مراد ہمارے نبی پاک ﷺ اور کِتَابٌ مُّبِیْنٌ (روشن کتاب) سے مراد قرآن مجید ہے۔ (بیضاوی، ص:۱۱۱)

تفسیر جلالین ص:۹۷ میں ہے: نُـوْرٌ ھُـوَ النَّبِیُّ، نور وہ نبی پاک ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ تفسیر ابن عباس، ص:۷۲ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میں ہے۔

نُوْرٌ رَسُوْلٌ یَعْنِیْ مُحَمَّدًا

نور رسول پاک یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

تفسیر صاوی ج ۱، ص ۲۷۵ میں ہے:

سُمِّیَ نُوْرًا...... لِاَنَّہٗ اَصْلُ کُلِّ نُوْرٍ حِسِّیٍّ وَّمَعْنَوِیٍّ

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک نور رکھا گیا کیونکہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل ہیں۔

یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

وہابیہ کی طرف سے اعتراض ہوتا ہے کہ نُوْرٌ اور کِتَـابٌ مُّبِیْنٌ سے مراد ایک چیز ہے نور اور کتاب کے درمیان عطف تفسیری ہے۔

الجواب

اگر یہاں عطف تفسیری مانا جائے تو تفسیر جلالین، تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر تفاسیر معتبرہ کا انکار لازم آئے گا۔ جب صحابی رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نور سے مراد محمد رسول اللہ (ﷺ) لے رہے ہیں۔ (۱) تو تم

(۱) صحابی کے علاوہ وہابی مولویوں نے بھی یہی لکھا ہے۔ ملاحظہ کریں (فتح القدیر، ج:۲، ص:۲۳، فتح البیان، ج:۲، ص:۴۶۸، تفسیر ثنائی، ج:۲، ص:۹، اشرف المواعظ، ص:۱۴۸، امداد السلوک، ص ۸۵)

اس نور سے مراد کتاب کیسے لے سکتے ہو، کیا صحابہ کرام (۱) (علیہم الرضوان) قرآن کو زیادہ سمجھتے تھے جنہوں نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرآن سیکھا یا تم نجدی وہابی زیادہ سمجھتے ہو؟ یہاں نور اور کتاب کے درمیان واو ہے جو معطوف الیہ اور معطوف کی مغائرت چاہتی ہے لیکن اگر دونوں کو تم ایک ہی کہتے ہو تو یوں کہا کرو زمین و آسمان، مرد و عورت، حق و باطل، کفر و اسلام ایک ہی ہیں۔ اگر ان مقامات پر واؤ یعنی عطف کی وجہ سے ایک نہیں بلکہ دو چیزیں مراد لیتے ہو تو نور و کتاب سے مراد دو چیزیں کیوں نہیں لیتے اور حبیب خدا ﷺ کے نور ہونے کا انکار کیوں کرتے ہو؟

نور الہ کیا ہے محبت حبیب ﷺ کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے

(2) وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ (پ:۲۲، ع:۳، آیت:۴۶)

اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سراج منیر فرمایا یعنی ساری خدائی کو روشن و منور کرنے اور چمکانے والے۔

مخالفین بھی مانتے ہیں کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم انور کی برکت سے مکہ مکرمہ میں ایک عام پہاڑ جبل نور بنا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے یثرب "مدینہ منورہ" بنا۔ محبوب خدا ﷺ کی دو شہزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عقد میں آنے کی وجہ سے ان کا لقب ذوالنورین (دو نوروں والا) ہوا۔

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

یہ سب کچھ ماننے کے باوجود نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور ہونے کے منکر

(۱) وہابی مولویوں نے لکھا ہے کہ صحابی کا قول وفعل ہمارے لیے حجت نہیں ملاحظہ کریں (عرف الجادی، ص:۸۰، فتاویٰ نذیریہ، ج:۱، ص:۳۴۰، سیرت ثنائی، ص: تاج المکل، ص:۲۸۶)

ہیں۔ یہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عداوت ہے:

ظالمو محبوب ﷺ کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

(3) یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ (پ:۲۸، ع:۹، آیت:۸)

(کافر) چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک ﷺ کو نور اللہ (اللہ کا نور) فرمایا۔ اس آیت سے یہ بھی پتہ چلا کہ اس نور کے دشمن، اسے بجھانے کا ارادہ کرنے والے، اس نور کے منکر، کافر ہیں۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

احادیث مبارکہ

(1) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے دربار رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے خبر دیجئے کہ تمام اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس شے کو پیدا فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ (ابن ہمام، انوار محمدیہ، ص:۹)

اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور

اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

(یہ حدیث امام بخاری کے استاذ محدث عبد الرزاق نے اپنی تصنیف میں روایت کی اور یہ اس میں باسند موجود ہے اور سند صحیح ہے)

اس حدیث پاک کو مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی نے اپنی کتاب نشر الطیب صفحہ نمبر ۶ پر نقل کیا ہے۔

(2) شیخ محقق حضرت علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ (مدارج النبوۃ، ج:۲، ص:۲)

یعنی صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا۔

(3) کُنْتُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ (انوار محمدیہ من مواہب اللدنیہ، ص:۹)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے ربّ کے حضور میں ایک نور تھا۔

(4) امام بخاری علیہ الرحمۃ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اے جبریل آپ کی عمر کتنے سال ہے؟ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اس کے سوا میں نہیں جانتا کہ ایک ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع ہوتا تھا۔ میں نے اسے بہتر ہزار (۷۲۰۰۰) مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یَا جِبْرِیْلُ وَعِزَّۃِ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَا ذٰلِکَ الْکَوْکَبُ

اے جبریل مجھے اپنے ربّ جل جلالہ کی عزت کی قسم وہ ستارہ (نور) میں ہوں۔

(جواہر البحار، ص:۲۴۸، تفسیر روح البیان، ج:۳، ص:۹۷۴)

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ کو نبوت کب عطا ہوئی، فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (ترمذی، ص:۲۰۲، مشکوٰۃ، ص:۵۱۳)

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

وہابی دیوبندی میلاد نہیں مناتے

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت بیان کی تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے ہزاروں سال پہلے آپ کی تخلیق اور نبوت ثابت ہوگی۔ انسانوں کا سلسلہ تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہوا۔ اس وقت نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض نور ماننا پڑے گا اور اگر نبی ﷺ کو نور مان لیا پھر تو وہابی عقیدہ کی جڑ اکھڑ جائے گی۔ وہابی اس لیے میلاد مناتے ہی نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو نور نہ ماننا پڑے۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا

(6) اَخْرَجَ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ذَكْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُرٰى لَهٗ ظِلٌّ فِيْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ (الخصائص الکبریٰ، ج:۱، ص:۶۸)

حکیم ترمذی نے حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نورِ مجسم ﷺ کا سایہ نہ سورج کی روشنی میں نظر آتا تھا اور نہ چاند کی روشنی میں۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے منکروں کا اعتراض

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، نکاح کرنا اور بعض عوارض سے متاثر ہونا یہ نور ہونے کے منافی ہے۔ لہٰذا آپ نور نہیں ہیں۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

الجواب

جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ حضور رحمۃ للعلمین ﷺ حقیقتاً اور اصلاً نور ہیں، انسانوں کی رہنمائی اور لوگوں کے سامنے قابل اتباع نمونہ پیش کرنے کیلئے آپ کے نور کی صورت بشری میں جلوہ گری ہوئی۔ نور جب لباس بشریت میں جلوہ گر ہوتا ہے تو بشری عوارض سے متاثر ہونے کے باوجود نور ہی ہوتا ہے اور اس کی حقیقت اور اصلیت کی نفی نہیں ہوتی جیسا کہ قرآن وحدیث میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں مروی ہے۔

جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ...... فَلَطَمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا

(بخاری، ج:۱، ص:۱۷۸، مسلم، ج:۲، ص:۲۶۷، نسائی، ج:۱، ص:۲۲۷، مشکوٰۃ، ص:۵۰۷)

ملک الموت حضرت موسیٰ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت موسیٰ نے ملک الموت علیہما الصلوٰۃ والسلام کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو آنکھ نکال دی۔

جبریل امین نور ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مگر سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کو بیٹا عطا کرنے کیلئے لباس بشری میں تشریف لائے تو اس کے باوجود نور ہی رہے۔

قرآن پاک میں ہے:

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (پ:۱۶،ع:۵،آیت:۱۷)

پس وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

پتہ چلا بشر انسان کے بشرہ اور ظاہری شکل کو کہتے ہیں۔

نیز حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کئی بار انسانی شکل وصورت میں حاضر ہوئے۔ تب بھی ان کی حقیقت یعنی نور ہونے میں کوئی فرق نہ آیا تو حبیب خدا ﷺ کا نور، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پہلے اپنے نور مبارک سے پیدا فرمایا۔ اگر لباس بشری میں دنیا میں جلوہ گر ہو تو اس کی نورانیت میں کیسے فرق آسکتا ہے!

ک گیسوہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص

کھیعص ان کا ہے چہرہ نور کا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں کتاب مستطاب "نورانیت و حاکمیت" از مناظر اسلام مولانا محمد کاشف اقبال مدنی قادری رضوی)



باب نمبر 4

حضور نورِ مجسم ﷺ کی بے مثل بشریت

ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح امیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

اعتراض

قرآن فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (یعنی اے محبوب فرمادو کہ میں تم جیسا بشر ہوں)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ بھی ہماری طرح بشر ہیں......

(وہابیوں، دیوبندیوں کا اعتراض)

الجواب

(از فیضان قطب عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ) اس آیت پاک کے چند پہلوؤں پر غور کرنا لازم ہے۔ ایک یہ کہ فرمایا گیا ہے قل، اے پیارے حبیب (علیک الصلوٰۃ والسلام) آپ فرمادیجئے، تو یہ کلمہ فرمانے کی صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اجازت ہے کہ آپ بطور انکسار وتواضع فرمادیں۔

یہ نہیں فرمایا گیا کہ قُوْلُوْٓا اِنَّمَا هُوَ بَشَرٌ مِّثْلُنَا (یعنی اے لوگو تم کہا کرو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے جیسے بشر ہیں)

بلکہ قل میں اس جانب اشارہ ہے کہ بشر وغیرہ کلمات تم کہہ دو، ہم کہیں گے

ہماری طرح اور نہ ہی کسی دوسرے کو کہنے کی اجازت دیں گے۔ ہم تو جب بھی آپ کا تذکرہ کریں گے تو فرمائیں گے۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک عالیشان نور آیا۔

شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا

حاضر وناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

ہم تو فرمائیں گے يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ (اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) (اے بھیجے ہوئے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (اے چادر اوڑھنے والے) يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (اے بالا پوش اوڑھنے والے) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا) ہم تو ہمیشہ آپ کی شان بڑھائیں گے۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے)۔

خیال رہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو ظالم، ضال، خطا وار وغیرہ فرمایا ہے۔ اگر ہم یہ الفاظ ان کی شان میں بولیں تو کافر ہو جائیں۔

اس آیت کی تفسیر میں اہل شریعت

فرماتے ہیں کہ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ محض تواضعاً فرمایا گیا ہے جیسے ایک استاد (بلا تشبیہ) اپنے شاگرد کو سند فراغت و دستار فضیلت مرحمت فرما کر حکم فرمائے کہ دیکھو اپنے عالم و فاضل ہونے کا دعویٰ نہ کرنا۔ اب وہ شاگرد وعظ کرنے کھڑا ہوا اور کہے میں کوئی عالم و فاضل تو نہیں محض ایک طالب علم ہوں تو کیا ایسا تواضعاً کہنے سے وہ فہرست علماء سے خارج کر دیا جائیگا؟ ہرگز نہیں۔

اہل طریقت

فرماتے ہیں کہ مِثْلُكُمْ کی ضمیر تمام جہان والوں کی طرف ہے جو ہو چکے اور جو ہونے والے ہیں تو مِثْلُكُمْ میں یہ اشارہ فرمایا کہ تم سب کی بشریت ایک طرف اور مجھ اکیلے کی بشریت ایک طرف اور یہ بھی محض تواضعاً ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ کو ایک امتی کے برابر تولا گیا تو آپ بھاری نکلے۔ پھر فرشتے نے دس مردوں کے برابر تولا تو بھی سرکار ﷺ ان سب پر بھاری نکلے، اسی طرح سو اور ہزار کے مقابلے میں حضور ﷺ کا وزن زیادہ ہوا۔ دوسرے فرشتے نے وزن کرنے والے فرشتے سے کہا چھوڑیئے۔ اگر سرکار ﷺ کو ساری امت سے وزن کیا جائے تب بھی آپ سب پر بھاری ہوں گے اور آپ کا پلہ بھاری ہی رہے گا۔

(سنن دارمی، ج:۱، ص:۱۷، مشکوٰۃ شریف، ص:۵۱۵، مجمع الزوائد، ج:۸، ص:۲۵۸)

اہل معرفت

اہل معرفت اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر فرماتے ہیں۔ بشریت کا معنی ظاہری جسم ہے یعنی میرا ظاہری جسم اطہر تمہاری روحانیت کی طرح ہے۔

اہل حقیقت

اہل حقیقت تو پھر اہل حقیقت ہیں۔ فرماتے ہیں: قل انما انا بس جملہ ختم ہو گیا۔ (ارے میں ہی ہوں) میرے سوا کیا ہے؟ میری ہی خوبی ساری کائنات میں۔ اِنَّمَآ اَنَا، بات انا پر ختم ہو جاتی ہے۔ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ علیحدہ جملہ ہے۔

جُز مُحمّد نیست در ارض وسما

(حضرت محمد ﷺ کے سوا زمین وآسمان میں کچھ بھی نہیں)

اہل نکات

اہل نکات نے تو دشمنان عظمت رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو منہ توڑ جواب

دیئے ہیں۔ فرماتے ہیں: یہاں اِنَّمَا سے پہلے ہمزہ استفہام انکاری محذوف ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ؟ یعنی فرمادیجئے کہ کیا میں تمہاری مثل بشر ہوں؟ (ہرگز نہیں) جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ستارے کو دیکھا تو قوم سے مناظرانہ انداز میں فرمایا: ھٰذَا رَبِّیْ، کیا یہ میرا ربّ ہے؟ (ہرگز نہیں) یہاں بھی ہمزہ استفہام انکاری محذوف ہے جو کہ نکالنا ضروری ہے۔ اگر نہ نکالا جائے تو معنی الٹ ہو جائے۔ اسی طرح یہاں بھی معنی ہوگا، کہہ دو پیارے مصطفیٰ، اے پیارے حبیب ﷺ کہ کیا میں تمہاری مثل بشر ہوں یُوْحٰی اِلَیَّ، ارے مجھ پر تو وحی نازل ہوتی ہے۔

دوسرا نکتہ

ہوسکتا تھا کہ امت محمدیہ اس آن بان والے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی عظمتیں، شانیں اور رفعتیں دیکھ کر نعوذ باللہ آپ کو خدا کہہ کر کافر ہو جائے۔ لہٰذا ارشاد ہوا:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ

تم فرمادو میں بھی تمہاری مثل ایک بشر ہوں لیکن مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، لہٰذا میں خدا نہیں بلکہ محبوب خدا ہوں۔

تیسرا نکتہ

اللہ تعالیٰ محبّ ہے اور حضور حبیب خاص (علیہ الصلوٰۃ والسلام) محبّ تو کبھی محبوب کی شان گھٹا نہیں سکتا۔ لہٰذا ارشاد ہوتا ہے: ارے پیارے حبیب (علیک الصلوٰۃ والسلام) میں تمہاری شان کیونکر گھٹا سکتا ہوں۔ میں تو محبّ ہوں مگر تمہاری امت والے تمہاری آن بان تمہارے کمالات دیکھ کر تمہیں خدا کہہ کر مشرک نہ ہو جائیں تو تم اپنی زبان مبارک سے ہی ارشاد فرمادو، تمہارا یہ کہنا تمہارے اوصاف میں داخل ہے کہ سرور عالم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہو کر کہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (اے لوگو! میں تمہاری مثل ایک بشر ہوں)

اے پیارے حبیب (علیک الصلوٰۃ والسلام) اہل شریعت، اہل طریقت، اہل معرفت، اہل حقیقت اور اہل نکات تو ان امور کو سمجھ جائیں گے۔ تیرے عشاق، تیرے غلام، تیری عظمت وشان دیکھ کر خوش ہوں گے ناز کریں گے، اپنے محبوب آقا پر مگر اس وقت کے ملاں نجدی وہابی دیوبندی اس رمز کو کیا سمجھیں۔ لہٰذا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کے ساتھ یوحی الی کی قید اور بڑھا دو کہ مجھ پر تو وحی آتی ہے تم پر بھی کبھی آئی؟

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

حضور سید عالم ﷺ ایمان، عبادات، معاملات غرضیکہ کسی شے میں ہم جیسے نہیں ہیں

ایمان

حضور ﷺ نے تمام غیوب کو دیکھنے کا مقام ومرتبہ پایا یعنی جنت ودوزخ کو، فرشتوں کو اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا۔

ہمارا ایمان سنا ہوا ہے کہ ہم سن کر غیب پر ایمان لائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کلمہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ (بیشک میں اللہ کا رسول ہوں) اگر ہم یہ کہیں تو کافر ہو جائیں۔

ارکان اسلام

ہمارے لیے ارکان اسلام پانچ ہیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے چار، یعنی آپ ﷺ پر زکوٰۃ فرض نہیں (شامی) ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھ یعنی تہجد بھی آپ ﷺ پر فرض ہے۔

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد ادا کرو، یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔

ازواج

ہم کو چار بیویوں کی اجازت ہے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے کوئی پابندی نہیں۔ ہماری بیویاں ہمارے مرنے کے بعد دوسرے سے نکاح کرسکتی ہیں مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک رضی اللہ عنہن سب مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں) اور کسی کے نکاح میں کبھی نہیں آسکتیں۔

وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا

اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

میراث

ہمارے بعد ہماری میراث بٹے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میراث تقسیم نہ ہو۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

ہماری (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی) وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو ہم چھوڑیں وہ (امت کیلئے) صدقہ ہے۔ (بخاری، ج:۲، ص:۶۰۹)

طہارت فضلات

ہمارا پاخانہ (پیشاب) ناپاک مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضلات شریفہ امت کیلئے پاک ہیں۔ (ردالمحتار، ج:۱، ص:۲۳۳)

وَمِنْ ثَمَّ اخْتَارَ كَثِيْرٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا طَهَارَةَ فُضَلَاتِهٖ

(مرقاۃ، ج:۲، ص:۵۳)

اور اسی وجہ سے ہمارے بہت زیادہ اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضلات شریفہ کو پاک بیان فرمایا۔

اور مرقاۃ باب الستر میں ہے: وَلِذَا حَجَمَهٗ اَبُوْ طَيِّبٍ فَشَرِبَ دَمَهٗ

اور اسی لیے ابو طیب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون شریف پی لیا۔

یہ تو شرعی احکام میں فرق بتائے گئے ورنہ لاکھوں امور میں فرق عظیم ہے۔ ہمیں اس ذات کریم سے کبھی کسی صورت برابری نہیں ہوسکتی یوں سمجھو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل خالق کے بے مثل بندے ہیں۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

لَسْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا الدُّنْيَا مِنِّيْ (صاوی شریف، ج:۱، ص:۱۲۷)

(میں دنیا سے نہیں ہوں نہ دنیا مجھ سے ہے) نیز فرمایا،

لَسْتُ مِثْلُكُمْ 'اے دنیا والو میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

روزہ وصال کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

اَيُّكُمْ مِّثْلِيْ، تم میں کون میری مثل ہے؟ یعنی تم میں سے کوئی بھی میری مثل نہیں ہے۔ (صحیح بخاری، ج:۱، ص:۲۶۳)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ

(مسلم، ج:۱، ص:۲۵۳، سنن کبریٰ، ج:۷، ص:۶۲، نسائی، ج:۱، ص:۱۸۸، مشکوٰۃ ص:۱۱۱)

آدمی بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھنے کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے لیکن اے جہان والو! میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔ (میں بیٹھ کر بھی

پڑھوں تو مجھے پورا ہی ثواب ہوتا ہے)

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

دیکھنے والے بے مثل بتاتے ہیں

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)

(تاریخ کبیر' ج:۶' ص:۱۳' الخصائص الکبریٰ' ج:۱' ص:۲۸۵' ترمذی شریف' ج:۲' ص:۲۰۰' شفاء شریف' ج:۱' ص:۳۹)

میں نے تو آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد کوئی آپ کی مثل دیکھا۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو بے مثل فرماتے ہیں اور آج کے نجدی ملاں جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا بھی نہیں۔ یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل کہتے ہیں۔ ان کا قول مردود' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ارشاد مقبول! رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

چاند اور سورج سے زیادہ حسین

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَّعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَآءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ كَانَ اَحْسَنَ فِيْ عَيْنِيْ مِنَ الْقَمَرِ

(شمائل ترمذی' ص:۲' مشکوٰۃ' ص:۵۱۸' الخصائص کبریٰ' ج:۱' ص:۱۷۸' انوار محمدیہ' ص:۱۲۴' مواہب اللدنیہ' ج:۱' ص:۲۵۰)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: میں نے ایک چاندنی رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سرخ (دھاری دار) لباس تھا۔ پس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور چاند کی طرف دیکھنے لگا تو بے شک میری نگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَارَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ

(سیرت حلبیہ' ج:۲' ص:۳۴۳' الخصائص الکبریٰ' ج:۱' ص:۱۸۰' ترمذی شریف' ج:۲' ص:۲۰۵' مشکوٰۃ' ص:۵۱۸' صحیح ابن حبان' ج:۹' ص:۴۷' عصیدا' ص:۱۰۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی شے نہیں دیکھی۔ گویا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور میں سورج جاری ہے۔

خورشید تھا کس زور پہ کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

باب نمبر 5

کفار نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

(1) مخلوق میں سب سے پہلے نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بشر شیطان نے کہا

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس لعین نے سجدہ نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا کہ تو نے سجدہ کیوں نہ کیا؟

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ (پ:۱۴، ع:۳، آیت:۳۳)

بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں۔ (کنزالایمان)

ابلیس نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض بشر کہا تو شیطان کہلایا تو جو سب نبیوں کے مقتدا (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو اپنی مثل بشر کہے اس کا کیا حال ہوگا۔

(2) کافر قوم نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

جب حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو راہ ہدایت بتائی۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا

مِّثْلَنَا

تو اس قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی (اپنی مثل بشر) دیکھتے ہیں۔ (کنزالایمان)

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہہ کر بہت سی امتیں اسلام سے محروم رہیں۔ قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں۔ اس امت میں بھی کچھ بدنصیب لوگ ایسے ہیں جو سرور انبیاء علیہم التحیۃ والثناء کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

(3) کفار قوم عاد نے حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ۔ (پ:۱۸، ع:۳، آیت:۳۳)

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی (بشر) جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے۔ (کنزالایمان)

(4) حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کافر قوم ثمود نے انبیاء علیہم السلام کو اپنی مثل بشر کہا

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ۔ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ۔ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ۔ (پ:۲۷، ع:۹، آیت:۲۴)

ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی (بشر) کی تابعداری کریں جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں۔ (کنزالایمان)

(5) عاد و ثمود پر عذاب کی یہی وجہ تھی، انہوں نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ

یَهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ○ (پ:۲۸، ع:۱۵، آیت:۶)

یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں (معجزات) لائے تو بولے: کیا آدمی (بشر) ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

(کنزالایمان)

(6) حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کافر قوم نے آپ کو اپنی مثل بشر کہا

وَمَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (پ:۱۹، ع:۱۴، آیت:۱۸۶)

تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی (ہماری مثل بشر)

(7) فرعونیوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اپنی مثل بشر کہا

فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ

(پ:۱۸، ع:۳، آیت:۴۷)

تو (فرعونی) بولے، کیا ہم ایمان لے آئیں، اپنے جیسے دو آدمیوں پر (اپنی مثل دو بشروں پر) اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے۔

(کنزالایمان)

کافر کی عقل ماری جاتی ہے۔ انہوں نے اپنے جیسے بشر فرعون کو تو خدا مان لیا مگر موسیٰ اور ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کو باوجود معجزے دیکھنے کے نبی نہ مانا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمسری کا دعویٰ ایمان سے روک دیتا ہے۔ دل میں پہلے نبی ﷺ کی عظمت آتی ہے پھر ربّ جل جلالہ کی ہیبت پیدا ہوتی ہے۔

کافراں دیدند احمد رابشر
آں نہ دانستند آں شق القمر

کافروں نے حضرت احمد ﷺ کو بشر جانا وہ یہ نہ سمجھے کہ آپ چاند کو ٹکڑے کرنیوالے ہیں۔

(8) مشرکین مکہ نے حبیب خدا ﷺ کو اپنی مثل بشر کہا

هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ:۱۷، ع:۱، آیت:۳)

یہ کون ہیں، ایک تمہیں جیسے آدمی (بشر) تو ہیں۔ (کنزالایمان)

معلوم ہوا کہ دعویٰ برابری کرنے کیلئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا کفر ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کو چراغ کہنا اور یہ آیت پڑھنا۔

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ (پ:۱۸، ع:۱۱، آیت:۳۵)

اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔ (کنزالایمان)

نیز عام محاورہ میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا حرام اور طریقہ کفار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

(پ:۱۸، ع:۱۵، آیت:۶۳)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (کنزالایمان)

نبی کو بشر یا تو ربّ تعالیٰ نے فرمایا: خود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یا کفار نے۔

اب جو نبی ﷺ کو بشر کہے وہ نہ تو خدا ہے اور نہ ہی نبی، لہٰذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا۔



باب نمبر 6

تعارف' امام اہلسنّت' مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ

گل ہزاروں کھلے گلشن دہر میں
پھول اعلیٰ کھلا شاہ احمد رضا

حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (ابوداؤد' ج:۲' ص:۲۳۳' مشکوٰۃ ص:۳۶' روح البیان' ج:۴)

یعنی بے شک ہر صدی کے آخر پر اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ایک مجدد بھیجے گا جو امت کیلئے اس کا دین تازہ کردے۔

مجدد کی نشانی

امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ اپنی مرقاۃ السعود شرح ابوداؤد میں اس مقام پر مجدد کی سب سے بڑی علامت یہ بتاتے ہیں کہ گزشتہ صدی کے آخر میں اس کی شہرت ہو چکی ہو اور موجودہ صدی میں بھی وہ مرکز علوم سمجھا جاتا ہو یعنی علماء کے درمیان اس کے احیاء سنت اور ازالۂ بدعت اور دیگر دینی خدمات کا چرچا ہو۔ اس لحاظ سے علماء عرب وعجم کے فیصلے کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے مجدد برحق امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

نام مبارک

آپ کا نام محمد ہے' تاریخی نام المختار۔ آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور

اسی نام سے مشہور ہوئے۔ بعد میں اعلیٰ حضرت نے اس نام کے ساتھ عبد المصطفیٰ کا اضافہ فرما لیا۔

مقام ولادت

ہندوستان کے شہر بریلی محلّہ جسولی میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

تاریخ پیدائش

۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ وقت ظہر' اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنا سال پیدائش اس آیت سے نکالا۔

"اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ"

(۱۲۷۲ ہجری) یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی۔

والد محترم

آپ کے والد محترم کا نام مولانا نقی علی خاں ہے جو کہ بلند پایہ عالم اور ولی کامل تھے۔

دادا جان

آپ کے دادا جان مولانا رضا علی خاں بہت بڑے عالم' زاہد' متقی اور صوفی بزرگ تھے۔

خاندان

امام احمد رضا خاں قدس سرہ پٹھان کے بھڑائچ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا اصل وطن قندھار تھا۔ آپ کے بزرگوں میں سب سے پہلے شجاعت جنگ بہادر سعید اللہ خان' نادر شاہ کے ہمراہ قندھار سے ہندوستان آئے اور شش ہزاری منصب پر فائز ہوئے۔ لاہور کا شیش محل انہی کی جاگیر تھا۔

خداداد علمیت

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پاک ختم کرلیا اور چھ سال کی ننھی عمر میں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۷۸ھ میں ایک بڑے مجمع سے میلاد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر تقریباً دو گھنٹے خطاب فرمایا۔

آپ نے صرف تیرہ سال دس مہینے چار دن کی چھوٹی سی عمر میں ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو تمام مروجہ علوم کی تکمیل کرکے سند حاصل کرلی۔ آپ نے اکثر علوم اپنے والد محترم سے دیکھے۔ جس دن آپ نے مروجہ علوم سے فراغت حاصل کی۔ اسی روز آپ پر نماز فرض ہوئی اور اسی دن پہلا فتویٰ تحریر فرمایا، فتویٰ صحیح پاکر والد محترم نے مسند افتاء آپ کے سپرد کردی۔ آپ کو پچاس سے زائد علوم پر عبور حاصل تھا جن میں قرآن و حدیث وفقہ کے علاوہ سائنسی علوم بھی شامل ہیں۔ آپ نے تقریباً ایک ہزار تصانیف تحریر فرمائیں۔

۱۲۹۵ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ زیارت حرمین سے مشرف ہوئے۔ بیت اللہ شریف کے پاس امام شافعیہ حسین بن صالح قدس سرہ بغیر کسی سابقہ تعارف کے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے گھر لے گئے۔ دیر تک ان کی پیشانی تھامے رہے اور فرمایا:

اِنِّیْ لَاَجِدُ نُوْرَ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْجَبِیْنِ

بے شک میں اس پیشانی سے اللہ تعالیٰ کا نور پاتا ہوں۔

اس کے بعد صحاح ستہ کی سند اور قادریہ سلسلہ کی اجازت اپنے دستخط خاص سے مرحمت فرمائی اور فرمایا: تمہارا نام ضیاالدین احمد ہے۔ سند مذکورہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک صرف گیارہ واسطے ہیں۔

۱۳۲۳ھ کو مکہ معظمہ میں عدم فرصت اور شدید بخار کے باوجود صرف آٹھ گھنٹے میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم مبارک کے متعلق سوالات کے جوابات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ ۱۳۲۳ھ عربی زبان میں

تحریر فرمائی۔

حفظ قرآن

حافظے کا یہ عالم تھا کہ صرف ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ کرلیا اور وہ بھی اس شان سے کہ نماز مغرب سے عشاء تک یاد فرماتے۔

جاگتے ہوئے دیدار مصطفیٰ ﷺ

دوسرے حج کے دوران (۱۹۰۵ء/۱۳۲۳ھ) مدینہ شریف میں روضۂ رسول ﷺ کے سامنے وہ عاشق صادق اور فنافی الرسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے چشم سر سے حالت بیداری میں زیارت حضور اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے۔

نعت گوئی

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ ایک بلند پایہ عالم باعمل ہونے کے ساتھ عظیم مرتبہ شاعر بھی تھے۔ ان کا کلام قرآن وحدیث کا ترجمان اور عشق رسول ﷺ کا خزانہ ہے۔ خود فرماتے ہیں۔

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی   یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

آپ کے نعتیہ مجموعے کا نام حدائق بخشش (۱۳۲۵ھ) ہے۔

ترجمہ قرآن

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ترجمہ قرآن کا نام ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن (۱۳۳۰ھ) ہے۔ اردو تراجم میں یہی ترجمہ سب سے اعلیٰ اور صحیح ہے۔

وصال باکمال

اعلیٰ حضرت نے اپنی وفات سے چار ماہ بائیس دن پہلے خود اپنے وصال کی خبر دے کر اس آیۂ قرآنی سے سال وفات نکالا:

وَیُطَافُ عَلَیْھِمْ بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَکْوَابٍ (۱۳۴۰ھ)

اوران پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق نومبر ۱۹۲۱ء بروز جمعۃ المبارک ہندوستان کے وقت کے مطابق دو بج کر اڑتیس منٹ پر عین اذان کے وقت ادھر مؤذن نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا ادھر روح پرفتوح نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مزار مبارک

آپ کا مزار پرانوار بریلی شریف محلّہ سوداگراں میں دارالعلوم منظر اسلام کے شمالی جانب زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

بارگاہ رسالت میں مقبولیت

۲۵ صفر المظفر کو بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ نے خواب میں اپنے آپ کو دربار رسالت میں پایا۔ تمام صحابہ کرام اور اولیاء عظام علیہم الرضوان دربار اقدس میں حاضر تھے لیکن مجلس میں سکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنیوالے کا انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: حضور (علیک الصلوٰۃ والسلام) میرے ماں باپ آپ پر قربان' کس کا انتظار ہے۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔

شامی بزرگ نے عرض کیا: حضور (علیک الصلوٰۃ والسلام) احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بزرگ مولانا احمد رضا قدس سرہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشق رسول ﷺ کا اسی روز (۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ) کو وصال ہو چکا ہے۔ جس روز انہوں نے خواب میں سرور کائنات ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ:

''ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے''۔

یاالٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(مزید تفصیل کیلئے ملک العلماء مولانا محمد ظفرالدین بہاری کی کتاب ''حیات اعلیٰ حضرت'' کا مطالعہ فرمائیں اور اگر اختصار سے مطالعہ کرنا ہوتو کتاب ''مجدد اسلام'' اور ''سیرت اعلیٰ حضرت'' ''سوانح امام احمد رضا'' وغیرہ کتب ملاحظہ فرمائیں۔)



اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآن
اور دیگر اردو تراجم کا تقابلی جائزہ

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بہت بڑا علمی کارنامہ قرآن پاک کا اردو زبان میں بامحاورہ، سلیس اور الہامی ترجمہ بنام ''کنزالایمان (١٣٣٠ھ) فی ترجمۃ القرآن'' ہے۔

جبکہ عام مترجمین نے کلمات قرآنی کی روح اور مستند تفاسیر سے ہٹ کر لفظ بلفظ تراجم کیے جس سے بعض مقامات پر کلام بے ربط اور بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ نیز ایسے تراجم میں اکثر مقامات پر شان الوہیت اور عصمت انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے جملہ معتبرہ و مروجہ تفاسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے لائق ترجمہ کر کے مسلمانوں کو گمراہی سے بچالیا...... لہٰذا کنزالایمان اپنے نام کی مناسبت سے واقعی ایمان کا خزانہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

بسم اللہ شریف کا ترجمہ

١- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عام مترجمین نے اس کا ترجمہ کیا:

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ سے ہی ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع نہیں کیا گیا بلکہ شروع،

کرتا، ہوں، میں، ساتھ، نام، چھ الفاظ پہلے آئے ہیں اور ساتویں جگہ اللہ تعالیٰ کا نام آیا ہے۔ چھ غلطیاں یہ ہوئی۔ قانون یہ ہے کہ عربی زبان سے اردو میں ترجمہ کیا جائے تو مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے۔ جیسے بِقَلَمِ زَيْدٍ (زید کے قلم سے) بِاسْمِ زَيْدٍ (زید کے نام سے) فِي كِتٰبِ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کی کتاب میں) اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کے نام سے)۔ ساتویں غلطی یہ کہ شروع کرتا ہوں، مردوں کیلئے ہے، عورتوں کیلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔ آٹھویں غلطی یہ کہ نہایت رحم والا ہے۔ جملہ خبریہ بنایا، خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) اگر زید کھڑا ہے تو جملہ درست اور اگر بیٹھا ہے تو جملہ غلط ہوگا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ کیا:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

یہ ترجمہ لفظی، معنوی اور حقیقی ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع ہوا، مرد و عورت دونوں کیلئے درست ہے اور جملہ لفظاً خبریہ معناً انشائیہ بنایا یعنی بسم اللہ شریف پڑھنے والا اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم کے نام سے برکت حاصل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم ازلی و ابدی ہے

٢- وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ

(پ:٤،ع:٥: آیت:١٤٢)

حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی وہابی)

حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔

(محمود الحسن دیوبندی وہابی)

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔

(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ)

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ (پ:۲۰، ع:۱۳، آیت:۱۱)

اور اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو معلوم کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

خدا ان کو ضرور معلوم کرے گا جو مومن ہیں اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

وہابی ترجمہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ پہلے معلوم اور نہ فی الحال معلوم، آئندہ اللہ تعالیٰ مومنوں اور منافقوں کو معلوم کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا ہمیشہ علم ہے۔ اب شان الوہیت کا محافظ سنی ترجمہ کنزالایمان ملاحظہ ہو۔

اور ضرور اللہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو اور ضرور ظاہر کردیگا منافقوں کو۔

(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ)

صفت مکر (اردو میں) اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں

۴- وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

(پ:۹، ع:۱۸، آیت:۳۰)

وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

(محمود الحسن دیوبندی، وحید الزمان غیر مقلد وہابی)

اور وہ اپنی چال چل رہے ہیں اور اللہ اپنی چال چل رہا ہے۔ (مودودی وہابی)

اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ۔ (ترجمہ مطبوعہ صحیفہ اہلحدیث کراچی)

اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔

(کنزالایمان)

دغابازی اور ہنسی مذاق شان خداوندی کے لائق نہیں

۵- اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ

(پ:۵، ع:۱۸، آیت:۱۴۲)

البتہ منافقین دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔

(محمود الحسن دیوبندی وہابی)

وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے۔

(وحید الزمان وہابی)

بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ (کنزالایمان)

۶- اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ (پ:۱، ع:۲، آیت:۱۵)

اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔ (مودودی وہابی)

اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے (محمود الحسن دیوبندی وہابی)

اللہ ان سے دل لگی کرتا ہے۔ (وحید الزمان غیر مقلد وہابی)

ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کی شان میں کس قدر بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح ترجمہ کرکے ہمیں اللہ تعالیٰ کی بے ادبی سے بچایا۔

اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے۔ (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)

(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت قدس سرہ)

شانِ رسالت

۷- وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (پ:۳۰، ع:۱۸، آیت:۷)

اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی۔ (محمود الحسن دیوبندی وہابی)

اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا۔ (دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد)

اور تمہیں گم کردہ راہ پایا تو تمہیں ہدایت کی۔ (مرزا حیرت غیر مقلد)

اور تمہیں اپنی محبت میں خودرفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (کنزالایمان)

۸- لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ (پ:۲۶، ع:۹، آیت:۲)

معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

(محمود الحسن دیوبندی وہابی، وحید الزمان وہابی)

تا کہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔

(اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

وہابیوں، دیوبندیوں کے ان تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ بھی گناہگار تھے اور آئندہ بھی گناہ کریں گے (العیاذ باللہ) جبکہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم ہوتے ہیں، انہیں خطا کار و گناہگار جاننا بے ایمانی اور کفر ہے۔

اب ناموس رسالت اور عصمت نبوت کا پاسبان سنی بریلوی ترجمہ کنزالایمان دیکھئے۔

تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (کنزالایمان)

(لَکَ میں ل سبب کے معنی میں ہے جیسے جِئْتُ لَکَ میں تیرے سبب سے آیا)

۹- اَلرَّحْمٰنُ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ

(پ:۲۷، ع:۱۱، آیت:۴تا۱)

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر اس کو گویائی سکھائی۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی و فتح محمد جالندھری)

جنوں اور آدمیوں پر خدائے رحمٰن کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں

ازاں جملہ یہ کہ اسی نے قرآن پڑھایا، اسی نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو بولنا سکھایا۔ (ڈپٹی نذیر احمد وہابی دیوبندی)

ان وہابی تراجم سے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ رحمٰن نے کسے قرآن سکھایا۔ **علم متعدی** بدو مفعول ہے۔ کس انسان کو پیدا فرمایا اور کون سا بیان سکھایا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے ان آیات کا ترجمہ کیا:

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد ﷺ کو پیدا کیا۔ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا بیان انہیں سکھایا۔

(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ، مطابق تفسیر خازن)

۱۰- وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (پ:۲۷، ع:۵، آیت:۱)

قسم ہے (مطلق) ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

قسم ہے تارے کی جبکہ وہ غروب ہوا۔ (مودودی وہابی)

اس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح ترجمہ کیا)

(شفاء، ج:۱، ص:۲۸، نسیم الریاض، ج:۱، ص:۲۰۱، شرح شفاء، ج:۱، ص:۲۱۴، روح البیان، ج:۹، ص:۴، تفسیر مظہری، ج:۹، ص:۱۰۳، مواہب اللدنیہ مع زرقانی، ج:۶، ص:۲۱۶)



باب نمبر 7

دیوبندیوں، وہابیوں کی گستاخیاں

دیوبندیوں، وہابیوں کے اکابرین نے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی شان پاک میں گستاخانہ کفریہ عبارات لکھیں جن کی وجہ سے عرب وعجم کے کثیر علماء ومشائخ نے متفقہ طور پر ان پر کفر کا فتویٰ لگایا "حسام الحرمین" میں حرمین شریفین کے 34 علماء وفضلاء کی مہری تصدیقات وتقاریظ موجود ہیں جو کہ انہوں نے اس تکفیر کے فتویٰ پر تحریر فرمائیں یہاں تک کہ ناظم دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن اور اس کے ساتھیوں نے "اشد العذاب" میں اپنے دیوبندیوں پر گستاخیوں کی وجہ سے فتویٰ کفر کی تصدیق کی ہے۔

حضرت محدث کچھوچھوی قدس سرہ لکھتے ہیں:

"اتنے اکابر مشائخ علماء نے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا کہ چودہ صدیوں میں کسی فرقے کے کسی مجرم فرد پر اتنی بڑی تعداد کا اتفاق تاریخ میں موجود نہیں"۔ (انوار رضا: ص ۲۶۸)

مکہ مکرمہ سے علامہ مولانا سید اسمٰعیل خلیل قدس سرہ ان گستاخوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

لَا شُبْهَةَ فِيْ كُفْرِهِمْ بِلَا مَجَالٍ، بَلْ لَا شُبْهَةَ فِيْمَنْ تَوَقَّفَ فِيْ كُفْرِهِمْ بِحَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ

"ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال جو ان کے کفر میں شک

کرے بلکہ کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں"۔ (حسام الحرمین: ص ۸۵)

فتویٰ فقہاء کرام رحمہم ورحمنا بہم

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس ﷺ کی شان والا صفات میں گستاخی کرنے والے کافر ومرتد ہیں اور بے شک "مجمع الانہار" اور "درمختار"، وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا:

مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ

(شفاء ج:۲ ص:۱۹۰، شرح فقہ اکبر ص:۳۹۳، شامی ج:۳، ص:۳۱۷، حسام الحرمین:۲۶۶)

دیوبندیوں وہابیوں کی گستاخانہ کفریہ عبارات میں سے چند درج کی جاتی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ فرمائیں کہ حق پر سنی بریلوی ہیں جو ان عبارتوں کو کافرانہ قرار دیتے ہیں یا دیوبندی وہابی جو ان عبارتوں کو اسلامی اور ان کے لکھنے والوں کو بزرگان دین مانتے ہیں۔

گستاخی نمبر 1...... خدا جھوٹ پر قادر ہے

خدا تعالیٰ کذب (جھوٹ بولنے) پر قادر ہے۔

(اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْخُرَافَاتِ)

(براہین قاطعہ ص:۲۷۴، مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی ورشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 2...... نبی چمار سے بھی زیادہ برے ہیں

ہر مخلوق بڑا ہو (جیسے نبی، رسول، فرشتے) یا چھوٹا (جیسے ہم تم) وہ اللہ (جل جلالہ) کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (زیادہ برا ہے)

(تقویۃ الایمان ص ۱۲ چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 3...... سب نبی (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ذرہ ناچیز ہیں

کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں، سب اس کے روبرو ہیں، سب انبیاء واولیاء

اس کے روبروایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔

(تقویۃ الایمان' ص:۴۶' چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 4...... جو نبی (ﷺ) کو شفیع مانے مشرک ہے

جو کوئی کسی نبی وولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ جل جلالہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع وجیہہ سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل ہے۔

(تقویۃ الایمان ص:۲۵' چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 5...... نبی (ﷺ) کو کوئی اختیار نہیں

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان' ص:۳۴' چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 6......سوا رب کے کسی کو نہ مانو

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔

(تقویۃ الایمان' ص:۱۴'۱۵' چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 7...... نبی بڑے بھائی ہم چھوٹے بھائی

اولیاء انبیاء سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ جل جلالہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے۔

(تقویۃ الایمان' ص:۵۰' چھاپہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 8...... نبی ﷺ کے علم شریف سے شیطان کا علم زیادہ

آپ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں...... شیطان کو ساری زمین کا علم حاصل ہے۔ نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہے لیکن نبی کریم (ﷺ) کے علم کے لئے کوئی بھی ثبوت نہیں۔

(ملخصا براہین قاطعہ' ص:۵۱' چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید گنگوہی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 9...... میلاد کرنیوالے ہندوؤں سے بھی زیادہ برے ہیں

حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا یوم میلاد منانا ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا دن منانے کی طرح ہے...... بلکہ یہ لوگ (میلاد منانے والے) اس قوم (ہنود) سے بڑھ کر ہوئے۔ (براہین قاطعہ' ص:۱۴۸' چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل ومصدقہ رشید دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 10...... اردو میں نبی ﷺ دیوبند کے شاگرد ہیں

ایک دیوبندی کو خواب آیا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدرسہ دیوبند سے معاملہ ہونے یعنی دیوبند سے تعلق رکھنے کی برکت سے اردو زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ دیوبند کا معلوم ہوا۔

(براہین قاطعہ' ص:۲۶' چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل ومصدقہ رشید دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 11...... امتی عمل میں نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بظاہر بڑھ بھی جاتے ہیں

انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات (بہت وقتوں میں) بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ امتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔

(تحذیر الناس' ص:۵' چھاپہ دیوبند' مصنفہ قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی بانی دیوبند)

گستاخی نمبر 12...... نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پاگلوں اور حیوانوں جیسا علم ہے

(کل علم تو آپ کو نہیں) اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی کیا تخصیص ہے (اس میں آپ کی کون سی شان ہے)۔ ایسا (آپ جیسا) علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی (بچے) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (جانوروں' ڈنگروں) کو بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان' ص:۸' چھاپہ دیوبند مصنفہ اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 13......نماز میں رسالت مآب کا خیال بیل گدھے کے خیال سے براہے

صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در گاؤ خر خود است۔ (صراط مستقیم ضیائی، ص:۹۶)

(نماز میں) شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے (خیال کرنے) سے زیادہ براہے.....حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسوسے والی رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت کے بدلے چار رکعت ادا کرے۔

(صراط مستقیم، ص:۹۷، مطبوعہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 14......نبی مر کر مٹی میں مل گیا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھا کہ آپ نے فرمایا: میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان، ص:۵۰ مطبوعہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 15......کروڑوں نبی آسکتے ہیں

اس شہنشاہ کی تو یہ شان......کہ کروڑوں نبی محمد (ﷺ) کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویۃ الایمان، ص:۲۵ مطبوعہ دیوبند مصنف اسمٰعیل دیوبندی وہابی)

گستاخی نمبر 16......آخری نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنے والے سب عوام جاہل ہیں

عوام (یعنی جاہلوں) کے خیال میں آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم (عقلمندوں) کے خیال میں آخر میں آنا کچھ فضیلت نہیں۔

(تحذیر الناس، ص:۳، چھاپہ دیوبند مصنفہ قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی بانی مدرسہ دیوبند)

گستاخی نمبر 17......آپ ﷺ کے زمانہ میں یا بعد بھی کوئی نبی ہو تو پھر بھی آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا

اگر بالفرض آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

(تحذیر الناس، ص:۱۴ مصنف قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی)

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر الناس، ص:۲۵ مصنف قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی)

کیا ہم اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہابی، دیوبندی، مرزائی آپس میں ہیں بھائی بھائی!

گستاخی نمبر 18......حضور (ﷺ) کا مزار گرا دینے کے لائق ہے

حضور (ﷺ) کا مزار گرا دینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔

(بانی وہابی مذہب ابن عبدالوہاب نجدی، اوضح البراہین، بحوالہ قرآن کے غلط تراجم کی نشاندہی)

گستاخی نمبر 19......حضور (ﷺ) سے لاٹھی بہتر ہے

میری لاٹھی محمد (ﷺ) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور محمد (ﷺ) مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔

(اوضح البراہین، بحوالہ قرآن مجید کے غلط تراجم کی نشاندہی)

گستاخی نمبر 20......نبی اور شیطان برابر ہیں

ہر شخص خدا کا عبد ہے۔ مومن بھی اور کافر بھی جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی۔ (ترجمان القرآن از مودودی وہابی دیوبندی، آئینہ مودودی)

گستاخی نمبر 21......انبیاء علیہم السلام کے فیصلے غلط ہوتے تھے

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے۔

(ترجمان القرآن از مودودی نجدی وہابی، آئینہ مودودی)

گستاخی نمبر 22...... نبی ان پڑھ چرواہا

یہ قانون جو ریگستان عرب کے ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

(پردہ، ص: ۱۵۳ از مودودی وہابی)

(حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان پڑھ، بادیہ نشین وغیرہ نعوذ باللہ لکھا۔ تفہیمات ج:۱، ص:۳۴۹، دینیات ص:۵۶)

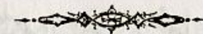
نتیجہ

مرزا قادیانی نے صرف آخری نبی ﷺ کا انکار کیا تو جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر تو جو کہے کہ کروڑوں نبی آ سکتے ہیں، وہ مٹی میں مل گئے، جو مٹی میں مل گیا اس کا عہدہ نبوت و رسالت ختم جیسے صدر مر گیا۔ صدارت ختم اور جو کہے عوام (جاہلوں) کا خیال ہے کہ وہ آخری نبی ہیں اہل فہم کا خیال نہیں بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بعد میں بھی کوئی نبی پیدا ہو پھر بھی آپ کی ختم نبوت و آخری نبی ہونے میں کچھ فرق نہ آئے گا اور جو کہے کہ تمام نبی کوئی شے نہیں، بتاؤ وہ کافر ہوا یا نہیں؟ پھر ایسے گستاخوں سے اتحاد کرنا حکم رحمٰن ہے یا حکم نفس و شیطان؟

ناظم دیوبند کا خود اپنوں پر فتویٰ کفر

لکھتے ہیں جو مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ نے دیوبندیوں کو گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر کہا تمام علماء دیوبند فرماتے ہیں کہ خاں صاحب بریلوی کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے بلکہ جو ایسے مرتدوں کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ یہ عقائد بیشک کفریہ عقائد ہیں۔

(اشد العذاب، ص:۱۲، ۱۳ مصنف مرتضیٰ حسن ناظم دیوبند مصدقہ اشرف علی تھانوی و کفایت اللہ دیوبندی وہابی، ضمیمہ اشد العذاب)



کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر ہونا

اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخیاں بکنے والے کافر ہیں۔ اگر چہ وہ لاکھ بار کلمہ پڑھتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(1) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ (پ:۶، ع:۱، آیت:۱۵۱)

وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں۔ یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر اور ہم نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ سے اس کے رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو جدا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا کہ وہ پکے کافر ہیں۔

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ:

"اللہ کے سوا کسی کو نہ مان"

(2) يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ

وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ:۱۰،ع:۱۶،آیت:۷۴)

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آ کر کافر ہو گئے۔ (کنزالایمان)

پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہنے والے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود کافر ہیں۔

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

(3) لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

(پ:۱۰،ع:۱۴،آیت:۶۶)

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (کنزالایمان)

بعض منافقین نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب شریف کا انکار کیا۔ یوں بکواس کی "وَمَا يُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ" وہ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) غیب کیا جانیں؟ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کے منکروں کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہا۔ (تفسیر ابن جریر،ج:۱،ص:۱۰۵، تفسیر درمنثور،ج:۳،ص:۲۵۴)

اس سے ظاہر ہوا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں خواہ وہ لاکھ بار کلمہ پڑھے۔

(4) كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (پ:۳،ع:۱۷،آیت:۸۶)

کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں اور اللہ جل جلالہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

معلوم ہوا کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کرنے والا ایمان لانے اور کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی کافر ہوتا ہے۔

اف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

صرف اہلسنّت و جماعت جنتی ہیں

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

(جامع ترمذی،ج:۲،ص:۹۳، مشکوٰۃ ص:۳۰، اس حدیث کا مفہوم ان الفاظ میں دیکھئے ابوداؤد،ج:۲،ص:۲۷۵، ابن ماجہ،ج:۶،ص:۲۹۲، سنن دارمی ج:۲،ص:۱۵۸، مسند امام احمد،ج:۴،ص:۱۰۲، مسند ابویعلیٰ،ج:۵،ص:۹۵، طبرانی ج:۱،ص:۲۵۶، مستدرک ج:۴،ص:۴۲۰، نبراس ص:۱۸، جامع البیان،ص:۲۲، اسی حدیث کو وہابیہ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فتاویٰ ابن تیمیہ ج:۳،ص:۳۴۵، وہابیہ دیوبندیہ کے امام اسماعیل دہلوی نے تذکیر الاخوان ص:۴۷ پر لکھا ہے)

بہتر گروہ دوزخی ہوں گے اور ایک گروہ جنتی ہوگا وہ اہلسنّت و جماعت ہے۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اسی حدیث پاک کو بیان کر کے فرماتے ہیں:

فَلَاشَكَّ وَلَا رَيْبَ اَنَّهُمْ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج:۱،ص:۲۴۸)

تو اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ وہ جنتی گروہ اہل سنت و جماعت ہی ہے۔

حضور غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

اور جو فرقہ نجات پانے والا ہے وہ اہلسنّت و جماعت ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص:۸۰، منسوب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تنبیہہ الغافلین میں حدیث شریف اس طرح منقول ہے:

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاھٰذِہِ الْوَاحِدَۃُ قَالَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ

عرض کیا: یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام یہ ایک جنتی گروہ کون سا ہے۔ فرمایا: وہ اہل سنت و جماعت ہے۔ (تنبیہہ الغافلین، ص:۲۰۷، احیاء العلوم ج:۳، ص:۱۰۲)

تجھ سے اور جنت مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ ﷺ کی

(حدائق بخشش)

واضح ہو کہ بریلوی کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ حق مذہب اہل سنت و جماعت جو کتاب وسنت کے مطابق اور متقدمین علماء کرام سے منقول اور ثابت ہے، اسی مذہب مہذب کی امام اہلسنّت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے تبلیغ و اشاعت فرمائی اور بدمذہبوں کے گستاخانہ وکفریہ عقائد سے مسلمانوں کو خبردار کیا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ سے تعلق ونسبت خالص اہلسنّت و جماعت کی نشانی ہے۔

باب نمبر 8

وہابیہ دیوبندیہ کی صحبت ہزار اعلانیہ کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے

(ارشاد مجدد اعظم مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ احکام شریعت، ج:۱، ص:۱۳۲)

تجربہ ہے کہ صحبت اور میل جول کی وجہ سے بہت سے سنی، وہابی و دیوبندی بنتے سنے گئے جبکہ ہندو، سکھ، عیسائی اعلانیہ کافر بننے والے بہت کم سنے گئے۔

سب سے مضر تر ہیں یہ وہابی
سنی بن بہکاتے یہ ہیں

(اعلیٰ حضرت قدس سرہ)

کافروں سے اتحاد کرنیوالے بحکم قرآن کافر ہیں

(فرمان اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ، رسائل رضویہ ج:۲، ص:۱۵۲)

آیات مبارکہ

(۱) لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ط اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط

أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(پ:۲۸، ع:۳، آیت:۲۲)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائیگا جن کے نیچے نہریں بہیں، ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اللہ کی جماعت ہے، سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (کنزالایمان)

گستاخوں سے علیحدگی اختیار کرنیوالوں کیلئے سات انعامات

پہلا انعام

أُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ

ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم قدرت کے ساتھ ایمان لکھ دیا۔

آیہ کریمہ کے اس حصے اور اگلے حصے وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اعداد نکالے تو (۱۲۷۲) نکلے جو کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا سال پیدائش ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بحمد اللہ اگر میرے دل کے دو ٹکڑے کیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دوسرے پر لکھا ہوگا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ (ملفوظات اعلیٰ حضرت قدس سرہ)

سبحان اللہ یہ ہے اللہ اور رسول (جل جلالہ ﷺ) کے گستاخوں کو ترک کرنے کا انعام! جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے ایمان لکھ دے وہ کبھی مٹ نہیں سکتا۔

دوسرا انعام

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

تیسرا انعام

وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اللہ تعالیٰ ان کو جنتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے۔

چوتھا انعام

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا۔

اس آیہ مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر بے دین، بدمذہب گستاخ سے علیحدہ رہنے والے صالح مسلمان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں۔

پانچواں انعام

وَرَضُوْا عَنْهُ

اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔

چھٹا انعام

أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ

وہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے۔

ساتواں انعام

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

خبردار! بے شک اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

گستاخوں سے دوستی کرنیوالوں کیلئے سات درے (سزائیں)

پہلا درہ: ان کے دلوں میں ایمان نہیں لکھا جائے گا۔

دوسرا درہ: ان کی رب تعالیٰ امداد نہیں فرمائے گا۔

تیسرا درہ: وہ جنتوں میں کبھی نہیں جاسکتے۔

چوتھا درہ: ان پر اللہ تعالیٰ کا قہر وغضب ہوگا۔

پانچواں درہ: وہ اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں ہوں گے۔

چھٹا درہ: وہ شیطان کا ٹولہ ہے (اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ)

ساتواں درہ: وہ شیطان کا ٹولہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔

(2) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (پ:۴، ع:۳، آیت:۱۱۸)

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے۔ (دشمنی) بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنادیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تکذیب اور انکار کا نام کفر ہے۔ دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں، مرزائیوں اور دیگر بدمذہبوں سے دوستی میل جول اور اتحاد کرنیوالے اس آیت کا کیسا کیسا رد کرتے ہیں اور کس کس طرح جھٹلاتے ہیں۔

(ا) رب تعالیٰ فرماتا ہے کسی کافر کو اپنا راز دار نہ بناؤ اور یہ انہیں اپنا راز دار بناتے ہیں۔ یہ واحد قہار کی کھلی ہوئی نافرمانی ہے۔

(ب) رب عزوجل فرماتا ہے وہ تمہاری بدخواہی اور برائی میں کمی نہیں کریں گے۔ ان سے اتحاد کر کے انہیں اپنا راز دار بنانے والے سمجھتے ہیں کہ وہ کفار ہماری خیرخواہی اور بھلائی میں کمی نہیں کریں گے۔ یہ اللہ عزوجل کی تکذیب ہے۔

(ج) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے دینوں کی دلی تمنا ہے کہ تمہیں مشقت اور ایذاء پہنچے کفار مرتدین سے دوستی اور اتحاد کرنیوالے کہتے ہیں وہ ہمیں مشقت اور ایذا سے بچائیں گے اور راحت وآرام پہنچائیں گے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فرمان کا انکار ہے۔

(د) رب تعالیٰ نے فرمایا کہ دشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہو چکی۔ اس طرح کہ وہابی، دیوبندی یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) کہنے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ کئی یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) کہنے والوں کو انہوں نے شہید کر دیا اور تعظیم کے جو کام سنی کرتے ہیں، ان پر شرک وبدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ پھر بھی ان سے محبت کرنیوالے ان کے ساتھ دوستی کے عہد باندھ کر اللہ تعالیٰ کے فرمان کا رد کرتے ہیں۔

(ر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو دشمنی اور عداوت ان کے دلوں میں چھپی ہوئی ہے، وہ اور بڑی ہے، معاذ اللہ...... اگر وہابیوں، دیوبندیوں کی حکومت ہو جائے تو جس قدر سنیوں سے ان کی عداوت ہے تو یہ یقیناً یارسول اللہ کہنے والوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنائیں مگر ان سے اتحاد کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے ہر فرمان کو جھٹلاتے اور اس کا رد کرتے ہیں۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(3) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ○ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ○ (پ:۵، ع:۱۷، آیت:۱۳۹)

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے، وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے

ہیں تو عزت تو ساری اللہ کیلئے ہے۔ (کنزالایمان)

غلبہ وعزت حاصل کرنے کیلئے جو لوگ کفار و منافقین کو مددگار بناتے ہیں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فرمان کے مطابق جن کی صحبت اعلانیہ کافر سے ہزار درجہ زیادہ خطرناک ہے۔ ان وہابیوں، دیوبندیوں سے نئے نئے طریقے پر اتحاد کرتے ہیں۔ قرآن فرماتا ہے یہ ان کی بدعقلی ہے۔ ایسا کرنیوالے منافق ہیں اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

(4) لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

(پ:۳، ع:۱۱، آیت:۲۸)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کریگا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا۔ (کنزالایمان)

تفسیر کبیر میں ہے:

لَا تَتَّخِذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ اَیْ لَا تَعْتَمِدُوْا عَلَى الْاِسْتِنْصَارِ بِهِمْ وَالتَّوَدُّدِ اِلَيْهِمْ (تفسیر کبیر، ج:۲، ص:۱۶)

اس آیت مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ کافروں کی مدد و یاری پر اعتماد نہ کرو۔

تفسیر ابو السعود میں ہے:

اَیْ جَانِبُوْهُمْ مُجَانَبَةً كُلِّيَّةً وَّلَا تَقْبَلُوْا مِنْهُمْ وَلَايَةً وَّلَا نُصْرَةً (تفسیر ابو السعود، ج:۲، ص:۲۱۳)

یعنی کافروں سے بالکل کنارہ کش (علیحدہ) رہو اور کبھی ان کی دوستی اور مدد قبول نہ کرو۔

اتحادی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی ڈٹ کر نافرمانی کرتے ہیں۔

(5) وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ (پ:۶، ع:۱۲، آیت:۵۱)

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (کنزالایمان)

لہٰذا دیوبندیوں، وہابیوں سے محبت اور میل جول رکھنے والے انہیں میں سے ہیں۔

(6) وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ (پ:۷، ع:۱۴، آیت:۶۸)

اور جو کہیں تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (کنزالایمان)

سب سے بڑے ظالم وہ بدبخت ہیں جو نبیوں، ولیوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام و رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے گستاخ ہیں۔ تو ان گستاخوں، بدمذہبوں، بڑے ظالموں کے پاس بیٹھنے والے، ان سے اتحاد کرنیوالے قرآن کے کس قدر مخالف ہیں۔

(7) وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

(پ:۱۲، ع:۱۰، آیت:۱۱۳)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (کنزالایمان)

سب کافروں سے قتال وشدت کا حکم

(8) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ (پ:۱۱، ع:۵، آیت:۱۲۳)

اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں۔ (کنزالایمان)

(9) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

(پ:۲۸، ع:۲۰، آیت:۹)

اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان

پرسختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔ (کنزالایمان)

جولوگ کہتے ہیں بدمذہبوں گستاخوں پرسختی نہ کرو وہ ان آیتوں پرغور کریں۔

دشمن احمد ﷺ پہ شدت کیجیے

ملحدوں کی کیا مروت کیجیے

(حدائق بخشش)

احادیث مبارکہ

(1) اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاکْفَهِرُّوْا فِیْ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ یَبْغَضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ (ابن عساکر،ج:۴۳،ص:۳۳۷،تذکرۃ الموضوعات،ص:۱۵)

جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ،اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔

(2) لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تُخْرَجُ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ (ابن ماجہ،ص:۶،کنزالعمال،ج:۱،ص:۲۲۰)

اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز،نہ زکوٰۃ،نہ حج،نہ عمرہ،نہ جہاد اور نہ کوئی فرض نہ نفل،بدمذہب دین اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

(3) اَهْلُ الْبِدَعِ کِلَابُ اَهْلِ النَّارِ (کنزالعمال،ج:۱،ص:۲۱۸،دارقطنی)

بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کسی کو برا نہ کہو لیکن نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدمذہبوں کلمہ پڑھنے والوں کو دوزخی بلکہ دوزخ والوں کے کتے فرمایا۔

(4) اِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ

(مشکوٰۃ،مسلم،ج:۱،ص:۱۰)

ان (بدمذہبوں دیوبندیوں، وہابیوں رافضیوں، مرزائیوں) سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدمذہبوں کی صحبت کے خطرہ سے آگاہ فرمادیا۔اب جو کوئی رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کو ٹھکرا کر بے دینوں گستاخوں سے دوستی رکھے وہ ضرور گمراہی اور ہلاکت کے راستے پر ہے۔

(5) اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ

(ابوداؤد،ج:۲،ص:۲۸۸،ابن ماجہ،ص:۱۰،عقیلی،ج:۱،ص:۱۲۶،غنیۃ الطالبین،ص:۲۸۸،صحیح ابن حبان،ج:۱،ص:۱۸۷،کتاب الشفاء،ج:۲،ص:۲۶۶،کنزالعمال ج:۱۱،ص:۲۹،الصواعق المحرقہ،ص:۴،شعب الایمان،ج:۷،ص:۶۱)

بدمذہب اگر بیمار پڑجائیں تو ان کی عیادت نہ کرو،اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو،ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو،ان کے پاس نہ بیٹھو،ان کے ساتھ پانی نہ پیو،ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ،ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو،ان کی جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ بدمذہب نمازیں پڑھنے والے ہیں جن سے قطع تعلق کی سرور عالم ﷺ تعلیم فرمارہے ہیں۔

(6) مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ

(المعجم الاوسط،ج:۷،ص:۳۹۶،حلیۃ الاولیاء،ج:۶،ص:۹۷،مشکوٰۃ ص:۳۱،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثالث،جامع صغیر،ص:۵۴۵)

جس نے کسی بدمذہب کی عزت کی اس نے اسلام ڈھانے پر مدد کی۔

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے فرمان کے مطابق وہابیوں دیوبندیوں کی صحبت ہزار اعلانیہ کافر کی صحبت سے زیادہ خطرناک ہے۔ ان وہابیوں دیوبندیوں کی جو شخص عزت و تکریم کرے وہ اسلام کا کتنا مخالف اور اسے گرانے کی کتنی کوشش کرتا ہے۔

(7) اِذَا مُدِحَ الفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ العَرْشُ

(جامع صغیر ص:۵۹، مشکوٰۃ ص:۴۱۴)

جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے۔ ربّ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

جو نبیوں، ولیوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے گستاخ ہیں وہ سب سے زیادہ فاسق اور بے ایمان ہیں تو ان کی تعریف کرنا، ان سے اتحاد کرنا کس قدر ربّ قہار کے غضب کو دعوت دینا ہے۔

(8) نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَافَحَ الْمُشْرِكُوْنَ اَوْ يُكَنَّوْا اَوْ يُرَحَّبُ بِهِمْ

(ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ج:۹، ص:۲۳۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انہیں کنیت سے ذکر کیا جائے یا آتے وقت انہیں مرحبا کہا جائے۔

یہ بہت کم درجے کی عزت ہے کہ نام لے کر نہ پکارا جائے، فلاں کا باپ کہہ دیا جائے یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہہ دیا جائے۔ اللہ اکبر! کفار کے بارے میں حدیث شریف اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ اعلانیہ کافر سے ہزار درجہ مضر دیوبندیوں، وہابیوں سے اتحاد کرنا، ان کے مولویوں کو بڑے بڑے القاب سے ذکر کرنا، ان کا شان سے استقبال کرنا، جلسوں میں ان کی تقریریں مسلمانوں کو سنانا، حالانکہ بے دینوں،

بدمذہبوں کو ایسا مقام یا عہدہ دینا جس سے مسلمانوں کے دلوں میں ان کی تعظیم پیدا ہو حرام ہے۔ انہیں صدر، چیئرمین، سیکرٹری اور رکن وغیرہ اعزازی عہدے دینا سراسر گمراہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت ہے۔

فتویٰ

لَوْ قَالَ لِمَجُوْسِيٍّ يَا اُسْتَاذُ تَبْجِيْلًا كَفَرَ

(درمختار، ج:۲، ص:۲۵۱، فتاویٰ امام ظہیر الدین، اشباہ والنظائر، تنویر الابصار، الحجۃ المؤتمنہ وغیرہا)

اگر مجوسی کو بطور تعظیم اے استاد! کہے کافر ہو جائے گا۔

آگ کا پجاری تو صرف آگ کو خدا کہتا ہے اس کو تعظیم سے استاد کہنے والا کافر ہو جائیگا۔ جو سچے خدا کو نہ مانے بلکہ کہے ہمارا خدا جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (براہین قاطعہ از خلیل ورشید دیوبندی وہابی، ص:۲۷۸) اور کہے ''افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں''۔ یعنی تمام برے کام (جھوٹ، چوری، زنا وغیرہ جو بندے کر سکتے ہیں) ہمارا (وہابیوں، دیوبندیوں کا) خدا بھی کر سکتا ہے۔

(جہد المقل از مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی، ج:۱، ص:۸۳)

دلیل علیل ذلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر سارے عیب بندے کر سکیں اور خدا نہ کر سکے تو بندے بڑھ گئے خدا کی قدرت کم ہوئی۔

بتاؤ جو شخص ایسوں کی تعظیم کرے ان سے محبت اور اتحاد کرے کیا وہ کافر نہ ہوگا؟

مسلمانوں کا سچا خدا وہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے، جھوٹ وغیرہ تمام عیوب اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہیں۔ کمی عیوب میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تعلق ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کامل ہے۔

فتویٰ

لَوْسَلَّمَ عَلَى الذِّمِّيِّ تَبْجِيْلًا يَكْفُرُ لِاَنَّ تَبْجِيْلَ الْكَافِرِ كُفْرٌ

(فتاویٰ امام ظہیر الدین، اشباہ، الحجۃ المؤتمنہ وغیرہا، درمختار، ج:۲، ص:۲۵۱)

اگر ذمی کو تعظیم کے ساتھ سلام کرے کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ ذمی نرم درجے کے کافر کو کہتے ہیں تو اس کو تعظیم کے ساتھ سلام کرنے والا کافر ہو جاتا ہے تو بتاؤ ہزار درجے بڑے گستاخ کفار کی تعظیم کرنے والا کتنا بڑا کافر ہوگا!

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا



باب نمبر 9

حضور سیّد عالم نورِ مجسم ﷺ حاضر و ناظر ہیں

جان جہان و جان ایمان حضور رحمۃ للعلمین ﷺ اللہ تعالیٰ کے فضل و عطا سے بحیات حقیقی زندہ اور ہر زمان و مکان میں حاضر و ناظر ہیں۔ کائنات میں کوئی شے آپ ﷺ سے غیب اور پوشیدہ نہیں۔

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

آیات مبارکہ

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (پ:۲۲'ع:۳'آیت:۴۵)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر

(کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاہد فرمایا گیا' شاہد شہود سے ہے اور شہود حضور ہے۔ شاہد مشاہدہ سے ہے اور مشاہدہ رویت (دیکھنا) ہے تو وہ بے شک شاہد ہیں' بے شک حاضر ہیں' بے شک ناظر ہیں۔

دوسری آیت

قرآن پاک میں حضور اکرم ﷺ کو شہید بھی کہا گیا۔ شہید کا معنی حاضر و ناظر ہے۔ شہید اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدًا۔ (پ:۵،ع:۲،آیت:۳۳)

بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔ (کنزالایمان)

مشکوٰۃ شریف (ص:۳۹۹) میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں الشہید کے ساتھ بین السطور لکھا ہے۔ الحاضر یعنی شہید کا معنی حاضروناظر ہے۔ یہی شہید کا کلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیلئے استعمال فرمایا:

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (پ:۲،ع:۱،آیت:۱۴۳)

اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ (یعنی تم سب پر حاضروناظر ہیں)

تیسری آیت

وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (پ:۵،ع:۳،آیت:۴۱)

اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں۔ (کنزالایمان)

اور اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگلے پچھلے تمام حالات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں کیونکہ سچا گواہ وہ ہوتا ہے جو موقع پر حاضروناظر ہو۔

فضل خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں
اس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

چوتھی آیت

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (پ:۲۱،ع:۱۷،آیت:۶)

نبی مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہے۔

جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہیں تو پھر کسی مسلمان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاظر و ناظر ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے!

شاہد اور شہید کے معنی حاضروناظر ہونے کی آیات واحادیث سے تصدیق

آیت نمبر 1

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (پ:۲،ع:۷،آیت:۱۸۵)

تو تم میں جو کوئی یہ (رمضان کا) مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔ شہد کا معنی موجود ہونا، حاضروناظر ہونا ہے۔

آیت نمبر 2

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (پ:۱۸،ع:۷،آیت۲)

اور چاہیے کہ ان (زانی مرد اور زانیہ عورت) کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر (وناظر) ہو۔

آیت نمبر 3

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ (پ:۱۷،ع:۶،آیت:۷۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ہم ان (حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام) کے حکم (فیصلہ) کے وقت (اپنی شان کے لائق) حاضروناظر تھے۔

حدیث نمبر 1

اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَالَا يَرَى الْغَائِبُ (مسند احمد، جامع صغیر، ص:۱۲۴)

جو حاضروناظر دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔

حدیث نمبر 2

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (البخاری، ج:۱،ص:۲۱، مسند امام احمد، ج:۵،ص:۳۵۹)

جو صحابہ رضی اللہ عنہم یہاں موجود ہیں چاہئے کہ وہ میری احادیث غائب کو پہنچا دیں۔ پتہ چلا شاہد غائب کی ضد ہے، شاہد کا معنی حاضروناظر ہے۔

حدیث نمبر 3

حُضُوْرُ مَجْلِسِ عِلْمٍ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ اَلْفِ رَكْعَةٍ وَعِيَادَةِ اَلْفِ مَرِيْضٍ وَ شُهُوْدِ اَلْفِ جَنَازَةٍ (روح البیان،ج:۱،ص:۱۰۲)

علم دین کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت (نفل) پڑھنے سے افضل ہے اور ہزار مریضوں کی بیمار پرسی سے بہتر ہے اور ہزار جنازے میں حاضر ہونے سے درجہ زیادہ ہے۔

اس حدیث شریف میں بھی شہود کا معنی حضور یعنی حاضروناظر ہونا ہے۔

حدیث نمبر 4

ترمذی شریف میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ (ترمذی،ج:۱،ص:۱۶۳)

اس حال میں کہ اس کا شوہر گھر میں حاضروناظر ہو۔

معلوم ہوا کہ شاہد کا معنی حاضروناظر ہے۔

حدیث نمبر 5

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں ان لوگوں کے گھروں کو جلادوں۔

لَایَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ

جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔

(مسلم،ج:۱،ص:۲۳۲، مشکوٰۃ،ص:۹۵، صحیح ابن خزیمہ،ج:۲،ص:۳۷۰)

وہابی ''شاہد'' کا ترجمہ قرآن وحدیث میں حاظروناظر نہیں کرتا اس لیے کہ اگر شاہد کا ترجمہ حاظروناظر کردیا تو قران میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاہد فرمایا گیا ہے لہٰذا آپ ﷺ کو حاضروناظر ماننا پڑے گا۔ اس طرح وہابی عقیدہ کی جڑ اکھڑ جائے گی اور لوگ سنی بریلوی بن جائیں گے۔

لیکن ہم خدا عزوجل کے فضل اور اس کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے جنازے والی حدیث پاک پڑھا کر وہابی کو منوا کر چھوڑیں گے کہ شاہد کا ترجمہ حاضروناظر ہے۔

حدیث نمبر 6

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا

اے اللہ تعالیٰ ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے اور ہمارے حاضروناظر اور غائب کو بخش دے۔ (ترمذی،ج:۱،ص:۱۹۸، مشکوٰۃ،ص:۱۴۶)

واضح ہوا کہ شاہد کا معنی حاضروناظر ہے۔

نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صیغہ حاضر کے ساتھ سلام عرض کرنا واجب ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

(بخاری،ج:۱،ص:۱۱۵، مسلم، مشکوٰۃ،ص:۸۵، فصل الاول)

اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

اس مقام پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

لہٰذا آپ ﷺ ہر نمازی کی ذات میں حاضر و شاہد اور موجود ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے۔ (اشعۃ اللمعات،ج:۱،ص:۳۱۲)

وہابی نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی یہی لکھا ہے۔ (مسک الختام،ج:۱،ص:۴۵۹)

حاضروناظر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر قبر میں جلوہ فرما ہوتے ہیں

جب میت کو دفن کردیا جاتا ہے تو دو فرشتے منکر اور نکیر اس کے پاس آکر اسے بٹھاتے ہیں اور تین سوالات کرتے ہیں۔

(۱) مَنْ رَّبُّكَ (تیرا ربّ کون ہے؟) مسلمان جواب دے گا: رَبِّیَ اللّٰهُ (میرا

رب اللہ تعالیٰ ہے)

(۲) مَادِیْنُكَ (تیرا دین کیا ہے؟) مسلمان جواب دے گا:

دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ (میرا دین اسلام ہے)

(۳) حضور ﷺ کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں:

مَاعِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ (اس مرد کے بارے میں تیرا علم وعقیدہ کیا ہے؟)

یہاں ہذا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے قریب کا اشارہ ہے۔ حضور پر نور ﷺ کو حاضر وناظر جاننے والا اس سوال کا جواب دے گا، یہ میرے نبی رسول ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ ﷺ کی

حضور اکرم ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کا منکر اور جس کا عقیدہ ہو کہ "حضور مر کر مٹی میں مل گئے (تقویۃ الایمان از اسمٰعیل دیوبندی، وہابی، ص:۶۱)۔

ان تینوں سوالات کے جواب میں کہے گا ھاھا لا ادری (ہائے افسوس! مجھے تو کوئی علم نہیں)۔ ایسا شخص قبر کے امتحان میں فیل ہوگا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر وناظر جاننے والا پاس ہوگا۔ (انشاء اللہ العزیز)

حضرت عزرائیل علیہ السلام موت دینے کیلئے ایک وقت میں کروڑوں مقامات پر حاضر وناظر ہوتے ہیں

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ

(پ:۲۱، ع:۱۴، آیت:۱۱)

(اے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام) تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ (کنزالایمان)

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک وقت میں کئی مرنے والوں کی قبروں پر صدقہ وخیرات لے کر جاتے ہیں

جب کوئی شخص فوت ہوجاتا ہے تو اس کے مرجانے کے بعد اس کے گھر والے صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو

اَهْدَا هَالَهٗ جِبْرِيْلُ عَلٰى طَبَقٍ مِّنْ نُّوْر

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام اس صدقہ وخیرات کو ایک نورانی طبق میں رکھ کر مرنے والے کی قبر پر لے جاتے ہیں۔ (شرح الصدور، ص:۱۲۹)

جب حضرات جبرائیل وعزرائیل اور منکر ونکیر (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ایک وقت میں بے شمار جگہوں پر موجود اور حاضر وناظر ہوسکتے ہیں تو جو تمام انبیاء ورسل و ملائکہ اور تمام خلق کے سلطان وآقا ہیں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کیا وہ سارے جہان میں جلوہ گر اور حاضر وناظر نہیں ہوسکتے؟

توبہ کی قبولیت کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار پرانوار میں حاضر ہونا ضروری ہے

رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(پ:۱۸، ع:۱۰، آیت:۳۱)

اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (کنزالایمان)

توبہ میں یقیناً شرع کو جلدی منظور ہے۔ گھڑی بھر کی تاخیر منظور نہیں، نہ یہ کہ مہینے دو مہینے کیلئے ملتوی کرلی جائے اور توبہ کا طریقہ بھی اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

(پ:۵، ع:۶، آیت:۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنزالایمان)

توبہ کا حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے مانگو اور فوراً مانگو اور طریقہ یہ بتایا گیا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور حاضر ہو کر توبہ کرو اگر وہ دور ہیں تو فوری توبہ کیسے ممکن اور مدینہ طیبہ حاضر ہونا ہر مسلمان کو کیسے آسان! نہیں نہیں، یہی معنی ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ ہر مسلمان کے دل میں وہ تشریف فرما ہیں۔ ہر مسلمان کے گھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ فرما ہیں۔

بحکم خدا تم ہو موجود ہر جا
بظاہر ہے طیبہ ٹھکانہ تمہارا

وہابیہ کے طرف سے اعتراضات اور ان کے جوابات

(1) اگر رسول پاک ﷺ حاضر و ناظر ہیں تو ان کی موجودگی میں مصلے پر کھڑے ہو کر نماز کیوں پڑھاتے ہو؟

الجواب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام صحابہ علیہم الرضوان کی موجودگی میں ارشاد فرمایا:

مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ وہ (میری موجودگی میں) مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں۔ (بخاری، ج:۱، ص:۹۸، مسلم الجامع الصغیر ج:۲، ص:۵۰۰)

ثابت ہوا کہ اگرچہ رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر ہوں پھر بھی ان کی اجازت

سے ان کا غلام امتی ان کے مصلے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے۔

(2) اگر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر و ناظر ہیں تو ہجرت کیوں فرمائی؟

(3) ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی باری مقرر کیوں فرمائی؟

(4) اگر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مکے میں ہوتے تو قرآن مکے میں اترتا اور مدینے میں ہوتے تو قرآن مدینے میں نازل ہوتا۔ اگر آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو کچھ سورتیں مکی اور کچھ مدنی کیوں ہیں؟

الجواب

رسول کریم ﷺ کی دو حالتیں ہیں، ایک روحانی، ایک جسمانی، ہجرت فرمانا، ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی باری مقرر فرمانا، سورتوں کا مکی مدنی ہونا یہ جسمانی طور پر ہے ورنہ روحانی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت، رسالت، رحمت، علم اور فیضان ہر جگہ موجود و حاضر و ناظر ہے۔

(5) اگر رسول اللہ ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو معراج کس لیے کرائی گئی؟ اگر آپ ﷺ عرش پر گئے تو فرش پر نہ رہے اور اگر فرش پر تھے تو معراج نہ ہوئی۔

الجواب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ (پ:۲۶، ع:۱۶، آیت:۱۶)

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔

اور فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ (پ:۲، ع:۲، آیت:۱۵۳)

بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

نیز فرمایا:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (پ:۲، ع:۸، آیت:۱۹۴)

اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام صابرین اور متقین کے بادشاہ ہیں تو معراج والی رات اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا' ان کی شہ رگ کے قریب تھا تو مکان پر بلانے کا کیا مطلب ہوا؟ کیا شب معراج اللہ تعالیٰ فرش پر اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نہ رہا تھا؟ تمہارے نزدیک خدا بھی حاضر و ناظر نہ ہوا! (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ اپنی شان کے لائق جلوہ گر ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہیں۔

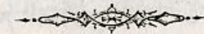
وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

(6) ایک سنی کہتا ہے: "دم بدم پڑھو درود' حضرت بھی ہیں یہاں موجود"
دوسرا کہتا ہے: "جان کنی کے وقت آنا" تو دونوں میں ایک تو جھوٹا ہوا۔

الجواب

دونوں سچے ہیں جو یہ کہتا ہے "حضرت بھی ہیں یہاں موجود" وہ کہتا ہے کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت' رسالت' رحمت' نور' علم اور فیضان ہر جگہ موجود ہے۔ "دم بدم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھو" دوسرا سنی عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) آپ کی نبوت' رسالت' رحمت' نور' علم اور فیضان الحمد للہ میرے پاس موجود ہے لیکن وقت نزع خدا کیلئے جسم انور بھی میرے سامنے کر دینا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں



باب نمبر 10

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے

عطائی علم غیب شریف کا ثبوت

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

آیات مبارکہ

(1) عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاۙ (پ:۲۹'ع:۱۲' آیت:۲۶'۲۷)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرہ مقرر کر دیتا ہے۔

(کنز الایمان)

اس آیت سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور تمام مرتضیٰ رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کیلئے عطائی علم غیب کا ثبوت ملتا ہے اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) لہٰذا باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب بھی سب سے زیادہ عطا فرمایا گیا۔

(2) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پ:۴، ع:۹، آیت:۱۷۹)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

(3) وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

(پ:۵، ع:۱۴، آیت:۱۱۳)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنزالایمان)

تفسیر جلالین شریف میں ہے:

وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنَ الْاَحْكَامِ وَالْغَيْبِ (جلالین، ص:۸۷)

(یہاں من بیانیہ ہے) یعنی تمام احکام شرعیہ اور تمام غیب سکھائے۔

اس آیت پاک سے معلوم ہوا کہ ربّ تعالیٰ نے تمام علوم غیبیہ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھادیئے۔ یہاں فرمایا کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم (بڑا فضل) ہے اور دوسری جگہ ربّ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ

یعنی اے حبیب (علیک الصلوٰۃ والسلام) فرمادو کہ تمام دنیا کا سامان قلیل (تھوڑا) ہے۔

اس قلیل کا اندازہ کوئی دنیا دار نہیں لگا سکتا تو محبوب خدا ﷺ پر فضل عظیم کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟

(4) مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ (پ:۷، ع:۱۰، آیت:۳۸)

ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ (کنزالایمان)

کتاب سے مراد قرآن مجید یا لوح محفوظ ہے یعنی ہم نے قرآن میں سارے علوم بیان کردیئے کچھ بچا نہ رکھا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ اور کون محبوب تھا جس کیلئے وہ علوم اٹھا رکھے جاتے۔ اس سے حضور رسول پاک ﷺ کا علم غیب کلی ثابت ہوا کیونکہ سارے علوم ان کتابوں میں اور یہ کتابیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں ہیں۔ نیز اگر کسی کو یہ علوم بتانا نہ تھے تو ربّ تعالیٰ نے انہیں لکھا ہی کیوں؟ لکھنے کا منشا یہ تو نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو (معاذ اللہ) اپنے بھول جانے کا اندیشہ تھا تو لامحالہ اس لیے لکھا کہ اپنے محبوبوں کو بتائے۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

حق نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

(5) وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَارَيْبَ فِيْهِ (پ:۱۱، ع:۹، آیت:۳۷)

اور لوح میں جو کچھ لکھا ہوا ہے (یہ قرآن) سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ (کنزالایمان)

لوح محفوظ کا سارا علم قرآن میں اور سارا قرآن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں ہے۔ لہٰذا لوح محفوظ کے تمام علوم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور رسول ﷺ کو عطا فرمائے۔

قصیدہ بردہ شریف میں علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَم

یعنی لوح وقلم کا سارا علم آپ کے علم کا ایک حصہ ہے۔ (ﷺ)

(6) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

وَبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ۔ (پ:۱۴‘ع:۱۸‘آیت:۸۹)

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔ (کنزالایمان)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو علم حاصل کرنا چاہے قرآن کو لازم کرے اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث پاک قرآن کریم کی شرح ہے۔

جب قرآن مجید میں تمام غیبی علوم موجود ہیں اور ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے قرآن کو جانتے ہیں تو ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کلی علم غیب عطا فرمایا:

ان پر کتاب اتری بیاناً لکل شیٔ
تفصیل جس میں ماعبر و ماغبر کی ہے

(7) اَلرَّحْمٰنُ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔

(پ:۲۷‘ع:۱۱‘آیت:۱تا۴)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا‘ انسانیت کی جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا۔ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا بیان انہیں سکھایا۔ (کنزالایمان)

سکھانے والا اللہ تعالیٰ‘ جو کتاب سکھائی گئی وہ قرآن پاک جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور جسے سکھائی گئی وہ نبیوں کے سلطان (علیہم الصلوٰۃ والسلام) تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف میں کوئی کمی کیسے رہ سکتی ہے؟ جو شخص نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پر اعتراض کرتا ہے اس کے نزدیک یا تو قرآن پاک میں کل علم نہیں ہے یا اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح پورا قرآن سکھایا ہی نہیں اور یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کو صحیح طرح سمجھ نہیں سکے۔ ایسا شخص خدا اور رسول

(عزوجل‘ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور قرآن کا منکر ہے۔

تو دانائے ماکان و مایکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

(8) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ

(پ:۳‘ع:۱۳‘آیت:۴۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر (اے محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام) تمہیں بتاتے ہیں۔

(9) تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ (پ:۱۲‘ع:۴‘آیت:۴۹)

یہ غیب کی خبریں ہیں (اے پیارے حبیب علیک الصلوٰۃ والسلام) ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ (کنزالایمان)

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے جانے کے باوجود بھی غیب کے علم کو غیب ہی کہا جاتا ہے جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا   چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(10) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (پ:۳۰‘ع:۶‘آیت:۲۴)

اور یہ نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (کنزالایمان)

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے‘ ایک یہ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب دیا گیا‘ دوسرے یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں سے بہت کچھ بتا دیا۔ ظاہر ہے کہ بخیل نہ ہونا‘ سخی ہونا اسی کی صفت ہو سکتی ہے جس کے پاس قدرت کے خزانے ہوں اور وہ مخلوق خدا میں بانٹتا رہے۔ غیب سے مراد مسائل شرعیہ ہیں جو عالم غیب سے آئے یا گزشتہ یا آئندہ زمانے کے غیبی حالات مراد ہیں یا عالم غیب کی خبریں مراد ہیں۔ ثابت ہوا کہ ہمارے نبی محترم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم غیب جانتے ہیں۔

نبی کا معنی ہی غیب بتانے والا اور عالم غیب کی خبریں بتانے والا لفظ نبی نباء سے بنا اور نباء خبر کو کہتے ہیں۔

حضرت امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

اَلنُّبُوَّۃُ...... ھِیَ الْاِطِّلَاعُ عَلَی الْغَیْبِ

یعنی نبوت کا معنی ہی غیب جاننا ہے۔

(شفاء شریف، ج:۱، ص:۱۶۱)



باب نمبر 11

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محترم ﷺ کو روزِ اوّل سے روز آخر تک تمام علومِ غیبیہ سکھائے

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

احادیث مبارکہ

(1) عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَامَ فِینَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ

(بخاری، ج:۱، ص:۴۵۳، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قول اللہ تعالیٰ وھو الذی یبدؤ الخلق، مشکوۃ:۵۰۶، کتاب الفتن باب بدء الخلق الخ، قدیمی کتب خانہ عمدۃ القاری، ج:۱۰، ص:۵۴۳، دار الحدیث ملتان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پھر ہم کو ابتدائے پیدائش سے لے کر جنتیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے اور دوزخیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے تک تمام خبریں دیں۔ جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

(2) مسلم نے حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا:

فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۹۰، مشکوٰۃ شریف، ص:۵۴۳)

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی خبر دے دی۔ پس ہم میں بڑا عالم وہ ہے جو ان باتوں کو زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔

(3) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِىَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا

(مشکوٰۃ، ص:۵۱۲، کتاب الفتن باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الفصل الاول، قدیمی کتب خانہ کراچی)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی۔ پس میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

(4) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَىَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَىَّ فَعَلِمْتُ مَافِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(مشکوٰۃ، ص:۷۰، کتاب الصلوٰۃ، باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، الفصل الثانی قدیمی کتب خانہ کراچی، ترمذی، ص:۱۵۹، ج:۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے ربّ کو احسن صورت میں دیکھا (جو اس کی شان کے لائق ہے) فرمایا: رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے قلب میں پائی۔ پس میں نے آسمانوں اور زمیں کی ہر چیز کو جان لیا۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''عبارت است حصول تمام علومہ جزوی وکلی واحاطہ عام''

عبارت ہے کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام علوم حاصل ہو گئے جزوی بھی اور کلی بھی اور سب کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احاطہ علم میں ہو گیا۔

(اشعۃ اللمعات، ص:۳۴۲، ج:۱)

(5) سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے کلی علم کا ثبوت

احمد و ترمذی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی۔

فَتَجَلّٰى لِىْ كُلُّ شَىْءٍ وَعَرَفْتُ

(مسند امام احمد بن حنبل، ص:۲۴۳، ج:۵، اشعۃ اللمعات، ص:۳۴۳، ج:۱، مشکوٰۃ، ص:۷۲، کتاب الصلوٰۃ، باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، الفصل الثالث قدیمی کتب خانہ کراچی)

پس کل شے میری لیے ظاہر ہوگئی اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

(6) اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِىَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّىْ هٰذِهٖ جَلْيَانًا۔

(زرقانی، ص:۲۳۷، ج:۷، مواہب اللدنیہ، ص:۱۹۲، ج:۲، طبرانی، الخصائص الکبریٰ، مجمع الزوائد، ص:۲۸۷، ج:۸، کنز العمال، ص:۴۲۰، ج:۱۱)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دنیا کو پیش فرمایا۔ پس میں اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونیوالا ہے اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے اس ہاتھ کو ظاہر دیکھتا ہوں۔

(7) مَامِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُهٗ اِلَّا رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔

(بخاری شریف، ص:۱۸، ج:۱، کتاب العلم، باب الفتیا وھو واقف الخ قدیمی کتب خانہ)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اپنے اس مقام میں ہر وہ چیز دیکھی جو میں نے دیکھی نہ تھی یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔

(8) عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِهٖ

(ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۲۶، مشکوٰۃ، ص:۴۶۳، کتاب الفتن، قدیمی کتب خانہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا، فرمایا: اللہ کی قسم! حضور رسول اللہ ﷺ نے دنیا کے ختم ہونے تک کسی فتنہ کے چلانے والے کو نہیں چھوڑا جس کے پیروکار تین سو سے زیادہ ہوں گے مگر رسول پاک ﷺ نے ہمیں فتنہ چلانے والے کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بتا دیا۔

(9) پیٹ کا علم

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ عرض کی: یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آج رات میں نے ایک برا خواب دیکھا، فرمایا: وہ خواب کیا ہے؟ عرض کی: وہ بہت شدید خواب ہے، رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وہ خواب کیا ہے؟ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں نے دیکھا گویا آپ کے جسم انور کا ایک ٹکڑا قطع کیا گیا اور میری گود میں رکھا گیا تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حَجْرِكِ

تو نے اچھا خواب دیکھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں رہے گا۔

حضرت ام فضل فرماتی ہیں پس حضرت فاطمہ کے ہاں حسین پیدا ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تو وہ میری گود میں رہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

(مشکوٰۃ، ص:۵۷۳، ابن ماجہ، ص:۱۴، مسند امام احمد، ج:۲، ص:۳۲۵)

(10) آئندہ کل کا علم

قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ میں آئندہ کل یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح فرمائے گا۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اسے دوست رکھتے ہیں۔

جب صبح ہوئی تو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: این علی بن ابی طالب، علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعب مبارک لگایا تو آنکھیں بالکل درست ہوگئیں۔ گویا درد تھا ہی نہیں۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح فرما دیا۔

(بخاری، ج:۱، ص:۴۱۳، مسلم شریف، ج:۲، ص:۲۷۸، مشکوٰۃ شریف، ص:۵۶۳، مناقب علی رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ)

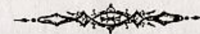
(11) کون کہاں مرے گا

بدر کے مقام پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۱۰۲، ابوداؤد، ج:۲، ص:۸، نسائی، ج:۱، ص:۲۲۶، مشکوۃ، ج:۱، ص:۵۴۳، مسند ابوداؤد طیالسی، ص:۹، الخصائص الکبریٰ، ج:۱، ص:۱۹۹)

یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے اور اپنے مبارک ہاتھ کو زمین پر ادھر ادھر رکھتے تھے۔ راوی نے فرمایا کہ قتل کیے جانیوالوں میں سے کوئی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے ذرا نہ ہٹا (بلکہ اسی جگہ قتل کیا گیا جس کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی تھی)۔



باب نمبر 12

نبی اکرم ﷺ کے علم غیب پر اعتراضات اور جوابات

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

اعتراض (1)

علم غیب خدا کی صفت ہے، اس میں کسی کو شریک کرنا شرک فی الصفات ہے۔

الجواب

غیب جاننا بھی خدا کی صفت ہے اور حاضر چیزوں کا جاننا بھی خدا کی صفت ہے۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (غائب اور حاضر کو جاننے والا) تو کسی کیلئے حاضر چیزوں کا علم ماننا بھی شرک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہے۔ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی عطا سے دیکھتے سنتے ہیں۔ ہمارے دیکھنے سننے کی صفات عطائی اور حادث ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ذاتی اور قدیم ہیں تو پھر شرک کیسا؟ اسی طرح علم غیب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عطائی حادث اور متناہی، ربّ تعالیٰ کا علم ذاتی، قدیم اور معلومات غیر متناہیہ کا ہے۔

اعتراض (2)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نکاح میں تشریف لے گئے جہاں انصار کی کچھ بچیاں دف بجا کر جنگ بدر کے مقتولین کے مرثیہ کے اشعار پڑھنے لگیں ان میں سے کسی نے یہ مصرع پڑھا:

وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ

(ہم میں ایسے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جو آئندہ کل کی بات جانتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا:

دَعِیْ ھٰذِہٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ

(یہ چھوڑ وہی پڑھے جاؤ جو پہلے پڑھ رہی تھیں) اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو سچی بات سے نہ روکتے۔

الجواب

پہلی بات تو یہ کہ یہ مصرع بچیوں نے تو بنایا ہی نہ تھا اور نہ ہی کافروں مشرکوں نے بنایا تھا۔ ظاہر ہے یہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا شعر ہے۔ بتاؤ شعر بنانے والے وہ صحابی مشرک ہیں یا مسلمان؟

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شعر بنانے والے کو برا کہا نہ شعر کی مذمت کی بلکہ بچیوں کو پڑھنے سے روکا۔

آپ ﷺ نے چار وجوہ سے ان کو پڑھنے سے روکا:

اولاً: آپ ﷺ نے انکسار فرمایا کہ جو اشعار پہلے پڑھ رہی تھیں۔ وہ پڑھتی رہو میرے آنے کی وجہ سے موضوع تبدیل نہ کرو۔

دوم: یہ کہ کھیل کود کے دوران نعت کے اشعار پڑھنے سے ممانعت فرمائی کہ نعت کے لئے ادب چاہئے۔

سوم: علم غیب ذاتی کی نسبت اپنی طرف کرنے کو ناپسند فرمایا۔

چہارم: یہ کہ مرثیہ کے درمیان نعت پڑھنا ناپسند فرمایا۔

اعتراض (3)

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھایا؟

الجواب

خیبر والوں میں سے ایک یہودن نے زہر آلود بھنی ہوئی بکری حضور رسول

اللہ ﷺ کو ہدیہ میں بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے اس گوشت میں سے بازو لیا۔ پس اس میں سے آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ جو صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے انہوں نے بھی تناول فرمایا۔ پھر رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ کھانے سے ہاتھ اٹھالو اور یہودن کو پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا: سَمَمْتِ ھٰذِہِ الشَّاۃَ اس بکری کے گوشت میں تو نے زہر ملایا! تو وہ بولی آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا: اَخْبَرَتْنِیْ ھٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعُ یہ جو میرے ہاتھ میں بکری کا بازو ہے اس نے مجھے بتایا۔ وہ عورت کہنے لگی ہاں! میں نے کہا اگر آپ سچے نبی ہیں تو آپ کو نقصان نہ پہنچے گا اور اگر آپ نبی نہیں تو ہم آپ سے خلاصی پائیں گے۔ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عورت کو معاف فرما دیا اور جن صحابہ علیہم الرضوان نے گوشت کھایا تھا وہ شہید ہو گئے۔

(مشکوٰۃ، ص: ۵۴۲، باب فی المعجزات)

گوشت جانتا تھا کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے کیا رسول اللہ ﷺ کو علم نہ تھا؟ آپ ﷺ کو علم تھا کہ اس میں زہر ہے اور یہ بھی علم تھا کہ زہر بحکم الٰہی اثر نہ کرے گا اور یہ بھی خبر تھی کہ ربّ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ ہم اسے کھائیں تا کہ بوقت وصال اس کا اثر لوٹ آئے اور ہم کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا جائے۔ راضی برضا تھے۔

اعتراض (4)

بئر معونہ کے منافقین دھوکے سے ستر (۷۰) صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے گئے جنہیں وہاں لے جا کر شہید کر دیا۔ اگر آپ ﷺ کو علم غیب تھا تو انہیں بھیج کر کیوں شہید کروایا؟

الجواب

بعطائے الٰہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا اور یہ بھی خبر تھی کہ مرضی الٰہی یہی ہے اور ان کی شہادت کا وقت آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے بھیجا ہی انہیں کو جنہوں

نے شہید ہونا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مرضِ الٰہی پا کر فرزند پر چھری لے کر تیار ہو گئے۔ کیا یہ بے گناہ پر ظلم تھا؟ نہیں بلکہ رضائے مولا پر رضا تھی۔ اچھا بتاؤ ربّ تعالیٰ کو تو خبر تھی کہ یہ صحابہ علیہم الرضوان شہید ہونگے، اس نے وحی بھیج کر کیوں نہ روک دیا؟ کئی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہید کیا گیا۔ قرآن پاک میں ہے۔

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ (پ:۱ع:۷)

اور انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو ناحق شہید کرتے۔ (کنز الایمان)

کیا اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہید کیا جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کیوں بھیجا؟

اعتراض (5)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ جگہ جگہ تلاش کیا نہ ملا اونٹ کے نیچے سے برآمد ہوا۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا تو لوگوں کو اس وقت کیوں نہ بتایا کہ ہار وہاں ہے؟ معلوم ہوا کہ علم نہ تھا۔

الجواب

بیان نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ علم ہی نہیں۔ نہ بتانے میں بہت سے حکمتیں ہوتی ہیں جو نبی آسمان کے ستاروں کی تعداد جانتا ہو، تمام امتیوں کی نیکیوں کی تعداد جانتا ہو، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ وُزِنَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ بِاِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ عَلَيْهِمْ

اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام زمین والوں (اُمتیوں) کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان ان سب کے ایمان پر بھاری ہوگا۔ (نور الابصار، ص:۵۶)

جو نبی تمام مومنوں کے ایمان کی کمیت جانتا ہو، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو سب کے ایمان پر بھاری جانتا ہو، وہ نبی اونٹ کے نیچے ہار کو بھی جانتا تھا (علیہ

الصلوٰۃ والسلام) بتایا اس لیے نہیں کہ مرضی الٰہی یہ تھی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو، مسلمان ہار کی تلاش میں رک جائیں، ظہر کا وقت آ جائے، صحابہ رضی اللہ عنہم کو طہارت کیلئے پانی کی ضرورت ہو لیکن پانی نہ ملے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا جائے کہ کیا کریں، تب آیت تیمّم نازل ہو۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ۔ (پ:۵ع:۴)

اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ (کنز الایمان)

جس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت قیامت تک کے مسلمانوں کو معلوم ہو کہ ان کے طفیل ہم کو تیمّم کا حکم ملا۔ اگر اس وقت ہار بتا دیا جاتا تو آیت تیمّم کیسے نازل ہوتی؟ ربّ تعالیٰ کے کام اسباب سے ہوتے ہیں۔ تعجب ہے کہ جو آنکھ قیامت تک کے حالات کا مشاہدہ کرے، اس سے اونٹ کے نیچے پڑی ہوئی چیز کس طرح مخفی رہے۔

اعتراض (6)

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غار میں تشریف لے گئے تو سانپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ڈس لیا۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیب کا علم تھا تو بتایا کیوں نہیں؟

الجواب

یہاں بھی بتانے کی نفی ہے علم کی نفی نہیں۔ نہ بتانے میں حکمتیں تھیں۔

ایک یہ کہ سانپ کو زیارت سے مشرف کرانا تھا۔

دوسری یہ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جاں نثاری کا صلہ دینا تھا۔

تیسری یہ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تکلیف کی جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا

مبارک لعاب دہن لگایا جس سے زہر کا اثر جاتا رہا۔ اس طرح حضور نبی پاک ﷺ نے یہ ظاہر فرمانا تھا کہ میرا لعاب دہن دافع بلا، حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔

صدیق رضی اللہ عنہ بلکہ غار میں جان ان پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے
مولا علی رضی اللہ عنہ نے واری تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر جو سب سے اعلیٰ خطر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

چوتھی یہ کہ بوقت وصال سانپ کے زہر کے اثر کی وجہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو شہادت کا مرتبہ ملنا تھا۔

اعتراض (7)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگی۔ آپ ﷺ اس میں پریشان تو رہے مگر بغیر وحی آئے ہوئے کچھ نہ فرما سکے کہ یہ تہمت صحیح ہے یا غلط۔ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو پریشانی کیسی؟ اور اتنے روز تک خاموشی کیوں فرمائی؟

الجواب

اس واقعہ میں بھی نہ بتانا ثابت ہوتا ہے بے علمی ثابت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی کئی روز تک ان کی عصمت کی آیات نہ اتاریں تو کیا ربّ تعالیٰ کو بھی خبر نہ تھی؟

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے: لَمْ تَفْجُرْ اِمْرَاَةُ نَبِيٍّ قَطُّ

(تنویر المقباس علی حامش درمنثور ج:۲، ص:۱۰۱، ابن کثیر ج:۷، ص:۶۳، روح المعانی، درمنثور ج:۶، ص:۲۴۵،

تفسیر کبیر ج:۸، ص:۱۸۸، الجامع الاحکام القرآن ج:۸، ص:۲۰۲)

کسی نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بیوی نے کبھی بدکاری نہیں کی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول (علیک الصلوٰۃ والسلام) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یقیناً سچی ہیں اور منافق جھوٹے ہیں۔

لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَصَمَكَ عَنْ وَقْعِ الذُّبَابِ عَلٰى جِلْدِكَ لِاَنَّهٗ يَقَعُ عَلَى النَّجَاسَةِ

اس لیے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم انور پر مکھی بیٹھنے سے آپ کو بچایا کیونکہ وہ گندگی پر بیٹھتی ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بدعورت کی صحبت سے آپ کو محفوظ نہ رکھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

اِنَّ اللّٰهَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يُصِيْبَهٗ اَحَدٌ بِقَدَمِهٖ

بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر پڑنے نہیں دیا کہ کہیں کسی کا پاؤں آپ ﷺ کے سایہ پر نہ پڑ جائے تو کسی شخص کیلئے کیسے ممکن ہے کہ وہ آپ ﷺ کی زوجہ کی آبرو خراب کرے۔ (معاذ اللہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَخْبَرَكَ بِنَجَاسَةٍ عَلٰى نَعْلِكَ وَاَمَرَكَ بِاِخْرَاجِهٖ

بیشک حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ ﷺ کے نعل مبارک پر لگی ہوئی (جوں کے خون کی) نجاست کی آپ ﷺ کو خبر دی اور آپ سے عرض کی کہ حضور نعل شریف اتار لیں۔

اگر آپ ﷺ کی زوجہ بدکارہ ہوتی (معاذ اللہ) تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر آپ ﷺ کی زوجہ کو آپ سے جدا کروا دیتا' جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نہ آنا دلیل ہے کہ آپ کی زوجہ پاک ہے۔

(از نزہۃ المجالس' ج:۲' ص:۱۸۲' مدارج النبوۃ' ج:۱' ص:۲۰۱' روضۃ الاحباب' ص:۲۲۶' تفسیر مدارک' ج:۳' ص:۱۰۳' تفسیر روح البیان' ج:۴' ص:۱۱۲)

بنت صدیق آرام جان نبی
اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے۔

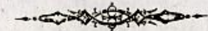
فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا (بخاری' ج:۲' ص:۵۱۵)

تو اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کی پاکیزگی بالیقین جانتا ہوں۔

رہی پریشانی اور اتنا سکوت یہ کیوں ہوا؟ پریشانی کی وجہ معاذ اللہ لاعلمی نہیں ہے۔ اگر کسی عزت وعظمت والے پر غلط الزام لگایا جائے اور وہ جانتا بھی ہو کہ یہ الزام غلط ہے پھر بھی بدنامی کے اندیشہ پر پریشان ہو جاتا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ تو پریشان ہوئے ہی نہ تھے بلکہ چند روز اس انتظار میں خاموش رہے کہ میری زوجہ مطہرہ کی پاکی خود ربّ العلمین ارشاد فرمائے گا۔

اگر آیات کے نزول کا انتظار نہ فرمایا جاتا اور پہلے ہی اپنی بیوی محترمہ کی پاکدامنی کا اظہار فرمایا جاتا تو منافقین کہتے کہ اپنی اہلخانہ کی حمایت کی۔ مسلمانوں کو تہمت کے مسائل اور مقدمات کی تحقیق کے طریقہ کار کا پتہ نہ چلتا۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے۔ (آمین)



باب نمبر 13

حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کا اختیار اور شفاعت

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

حقیقی قادر و مالک ومختار اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے اپنی خاص عطا اور فضل عظیم سے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو کونین کا حاکم اور ساری خدائی کا والی ومختار بنایا۔ ہمارے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور نائب اکبر ہیں۔

قادر کل کے نائب اکبر
کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

حضور حاکم ہیں (ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ جو میرے محبوب کو حاکم نہ مانے وہ مسلمان ہی نہیں۔

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(پ:۵' ع:۶)

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (کنزالایمان)

حضور نبی کریم ﷺ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں

رب العلمین نے ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ (پ:۱۷، ع:۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔ (کنز الایمان)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دافع بلا ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے دنیا والوں سے عذاب کی بلا دفع فرماتا ہے:

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمۡ وَاَنۡتَ فِیۡھِمۡ (پ:۹، ع:۱۸)

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (کنز الایمان)

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بوجھ اور گلے کے پھندے اتار کر بلا دفع فرماتے ہیں۔

ہمارے حضور ﷺ احکام شریعہ کے مالک ومختار ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیۡھِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنۡھُمۡ اِصۡرَھُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ کَانَتۡ عَلَیۡھِمۡ (پ:۹، ع:۹)

اور وہ (نبی ﷺ) ستھری چیزیں ان کیلئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا۔ (کنز الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدۡ فُرِضَ عَلَیۡکُمُ الۡحَجُّ فَحُجُّوۡا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا

ہے۔ پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: (اَکُلَّ عَامٍ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کیا ہر سال؟) تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اس آدمی نے تین بار عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَوۡ قُلۡتُ نَعَمۡ لَوَجَبَتۡ اگر میں ہاں فرما دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔

(مشکوٰۃ کتاب المناسک الفصل الاول، ص:۲۲۰۔۲۲۱، قدیمی کتب خانہ کراچی، ص:۲۲۱، مسلم، ج:۱، ص:۴۳۲، نسائی، ج:۲، ص:۱، بیہقی، ج:۴، ص:۳۲۶، مسند امام احمد، ج:۲، ص:۵۰۸، دار قطنی، ج:۲، ص:۲۸۱، ترمذی، ج:۱، ص:۱۶۸، ابن ماجہ، ص:۲۱۳، سنن دارمی، ج:۲، ص:۴۶، صحیح ابن حبان، ج:۷، ص:۷، صحیح ابن خزیمہ، ج:۴، ص:۱۲۹، بلوغ المرام، ص:۵۱)

پتہ چلا ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہی قانون شریعت ہے۔

اللہ و رسول کا فضل وانعام ہے (عزوجل، ﷺ)

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے:

وَمَا نَقَمُوۡٓا اِلَّآ اَنۡ اَغۡنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ مِنۡ فَضۡلِہٖ (پ:۱۰، ع:۱۶)

اور انہیں (کفار ومنافقین) کو برا لگا (یہی نہ کہ) اللہ و رسول نے انہیں (مسلمانوں کو) اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِ (پ:۲۲، ع:۲)

لا و ربّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ﷺ کی

حضور ﷺ مومنوں پر مہربان ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی شان بیان فرماتا ہے:

بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ۔ (پ:۱، ع:۵)

مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ مہربانی وہی فرمائے گا جس کے پاس اختیار ہے اور جس کے پاس اختیار نہیں اس نے مہربانی ورحم کیا فرمانا۔

ثانیاً: رحم وہی فرمائے گا جو زندہ ہو اور جو مردہ ہو وہ کیسے رحم کرے گا۔

ثالثاً: نبی پاک ﷺ مومنوں پر مہربان ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ کو یہ بھی علم ہے کہ فلاں شخص کافر ہے اور فلاں مومن۔

رابعاً: کوئی مومن مشرق میں ہے اور کوئی مغرب میں کوئی شمال میں ہے تو کوئی جنوب میں اور جو ذات قریب نہ ہو وہ رحم کیسے فرمائے۔

اس آیت سے پتہ چلا ہمارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے بااختیار، زندہ، ہر جگہ موجود اور ہر مومن وکافر کو جانتے ہیں۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عطا فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ (پ:۳۰، ع:۱۸)

اے پیارے حبیب ﷺ اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ (کنز الایمان)

مومن ہوں مومنوں پر رؤف و رحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانھر کی ہے

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (پ:۲۸، ع:۴)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

(کنز الایمان)

حضور تمام خزانوں کے مالک وقاسم ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا:

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ (پ:۳۰، ع:۳۳)

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (کنز الایمان)

کوثر سے مراد حوض کوثر بھی ہے اور خیر کثیر بھی، جیسا کہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے۔

اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ کُلُّهٗ یعنی تمام خیر کثیر

سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِی

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور میرے پاس خزانے ہیں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

(بخاری، ج:۱، کتاب العلم، باب من یرد اللہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص:۱۶، صحیح مسلم، ج:۱، ص:۳۳۳، مشکوٰۃ، کتاب العلم الفصل الاول قدیمی کتب خانہ، ص:۳۲)

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

حضور احمد مختار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ

اور بیشک تحقیق مجھے زمین کے تمام خزانوں یا تمام زمین کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔

(بخاری، ج:۱، ص:۱۷۹، مسلم، ج:۲، ص:۲۵۰، نسائی، ج:۲، ص:۴۲، مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ، ص:۵۱۲)

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا:

اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ

(مسند امام احمد، ج:۲، ص:۸۶، جامع صغیر، ج:۱، ص:۱۱۰، الفتح الکبیر، ج:۱، ص:۴۶۱، کنز العمال، ج:۶، ص:۱۰۶، طبرانی، ج:۲، ص:۲۸۶، فتح الباری، ج:۱، ص:۱۰۲)

مجھے ہر چیز کی چابیاں عطا ہوئی ہیں۔

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالک کل کہلاتے یہ ہیں

بفضلہٖ تعالیٰ آپ ﷺ زمین وآسمان کے بادشاہ ہیں

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ

ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں تو اہل آسمان سے میرے دو وزیر جبرائیل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین سے ابوبکر وعمر (علیٰ نبینا الکریم وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم)

(ترمذی، ج:۲ ابواب المناقب میر محمد کتب خانہ کراچی، ص:۲۰۹، مشکوۃ باب مناقب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم الفصل الثانی قدیمی کتب خانہ کراچی، ص:۵۶۰)

قرآن وحدیث کے برعکس وہابیوں، دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور یہ کہ جو نبی کو شفیع وجیہہ مانے سو وہ اصل مشرک ہے۔

(تقویۃ الایمان از اسمٰعیل دہلوی وہابی، دیوبندی)

مقام محمود......شفاعت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (پ:۱۵، ع:۹)

قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقام محمود میں بھیجے۔

حضور شفیع معظم ﷺ سے عرض کی گئی مقام محمود کیا چیز ہے؟

فرمایا: هِیَ الشَّفَاعَةُ وہ شفاعت ہے۔

(بخاری، ج:۲، ص:۶۸۶، ترمذی، ابواب التفسیر میر محمد کتب خانہ کراچی، ج:۲، ص:۱۴۲)

حرز جاں ذکر شفاعت کیجئے
نار سے بچنے کی صورت کیجئے

رضائے حبیب ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی (پ:۳۰، ع:۱۸)

اور قریب تر ہے تجھے تیرا ربّ اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

جب یہ آیت اتری حضور محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا:

اِذًا لَّا اَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ

یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ (دیلمی، تفسیر کبیر، ج:۲۱، ص:۲۱۳)

حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اَشْفَعُ لِاُمَّتِیْ حَتّٰی یُنَادِیَنِیْ رَبِّیْ اَرَضِیْتَ یَامُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک میرا ربّ مجھے فرمائے گا: اے محمد ﷺ کیا تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا اے میرے ربّ میں راضی ہوا۔ (تفسیر در منثور، ج:۶، ص:۳۶۱، روح البیان، ج:۶، ص:۴۵۵)

وجاہت

حضرت عیسیٰ وموسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ہاں وجیہ ہیں۔

ارشاد باری ہے:

اِسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ (پ:۳، ع:۱۳)

جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رودار (وجیہ) ہوگا دنیا اور آخرت میں

اور قرب والا۔

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا (کنز الایمان)

اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا (وجیہ) ہے۔

ہمارے نبی تو تمام نبیوں کے سلطان اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ۔ سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں۔

(ترمذی، ج:۲، ص:۲۰۲، مشکوٰۃ، ص:۵۱۴، دارمی، ج:۱، ص:۳۹)

انہیں اللہ تعالیٰ نے مقام محمود کا وعدہ فرمایا جہاں اولین و آخرین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف کریں گے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانیوالی ہے

ان کی رضا کا طالب ان کا ربّ تعالیٰ ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے:

كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ

اے پیارے محمد ﷺ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا کا طالب ہوں۔ (تکمیل الایمان، ص:۳۲، نزہۃ المجالس، ج:۲، ص:۱۳۵)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
آپ درگاہ خدا میں ہیں وجیہ
ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے

حضور شفیع المذنبین ﷺ کا فرمان عالیشان ہے

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

قیامت کے دن میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میں اپنی قبر انور سے نکلوں گا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

(مسلم، ج:۲، ص:۲۴۵، مشکوٰۃ، ص:۵۱۱، ترمذی، ج:۲، ص:۲۰۲)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ

(ابن ماجہ، ص:۳۲۹، مشکوٰۃ، ص:۴۹۴، ترمذی، ص:۷۰، جامع صغیر مع فیض القدیر، ج:۴، ص:۱۲۶)

میری شفاعت میری امت میں ان کیلئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

تجھ سا سیاہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

نبی، عالم اور شہید شفاعت کریں گے (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ الْاَنْبِيَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ

قیامت کے دن تین طرح کے حضرات شفاعت کریں گے۔ انبیاء پھر علماء پھر شہداء (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

(ابن ماجہ، ص:۳۳۰، مشکوٰۃ، ص:۴۹۵، کنز العمال، ج:۱۰، ص:۱۵۱)

ہمارے نبی ﷺ تو تمام نبیوں میں سب سے افضل ہیں۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) لہٰذا آپ ﷺ کی شفاعت بدرجہ اولیٰ ثابت ہوئی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی کچا بچہ اپنے ماں باپ کی شفاعت کریگا

عالم ما کان وما یکون (ﷺ) نے غیب کی خبر عطا فرمائی۔

اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا

بِسَرَرِهٖ حَتّٰی یُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ

بیشک ماں کے پیٹ سے گرا ہوا کچا بچہ اپنے ربّ سے جھگڑا کرے گا۔ جس وقت ربّ تعالیٰ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا' تو کہا جائیگا اے اپنے ربّ سے جھگڑنے والے گرے ہوئے بچے اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر تو وہ کچا بچہ اپنے ماں باپ کو اپنی نال کے ساتھ کھینچے گا یہاں تک کہ ان دونوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

(ابن ماجہ' ص:۱۱۶' مشکوٰۃ' ص:۱۵۳)

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنیٰ امتی کچا بچہ اپنے والدین کی شفاعت کر کے ان کی حاجت روائی کریگا' بلا دفع کرے گا اور ان کا مشکل کشا بنے گا۔ جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شفیع' حاجت روا اور دافع بلا اور مشکل کشا نہ مانے وہ کتنا بدنصیب ہے۔

روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوٰتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ

روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے ربّ میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے اور خواہشات سے باز رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اور قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر۔ پس روزہ اور قرآن دونوں کی شفاعت قبول کی جائیگی۔

(بیہقی' مشکوٰۃ' ص:۱۷۳)

جب روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے تو جن کے صدقے رمضان اور قرآن ملے۔ ان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کے بارے میں سچے مسلمان کو کوئی شک نہیں ہوسکتا۔

جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شفیع نہ مانے اس کی شفاعت نہ ہوگی

متواتر حدیث شریف میں ہے سرور عالم ﷺ نے فرمایا:

شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِهَا لَمْ یَکُنْ مِنْ اَهْلِهَا

(المطالب العالیہ' رقم:۳۴۷' الفردوس' ج:۳' ص:۵۷' تفسیر مظہری' ج:۱۰' ص:۱۳۴' تاریخ بغداد' ج:۸' ص:۱۱' کنز العمال' ج:۱۴' ص:۳۹۹' جامع صغیر مع فیض القدیر' ج:۴' ص:۱۶۳)

میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج ان سے التجا نہ کرے



باب نمبر 14

غیراللہ سے امداد کا بیان

دیوبندیوں، وہابیوں نجدیوں کا اعلان

حاجت رواحاجت روا، ایک خدا ایک خدا اور یااللہ مدد باقی سب شرک و بدعت۔ یادرہے نجدی وہابی، دیوبندی، انبیاء اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امداد کے تو منکر ہوئے کہ جن کی امداد درحقیقت ربّ تعالیٰ کی امداد ہے اور امریکہ و برطانیہ کے کافروں، مشرکوں سے مدد طلب کی جو اصل میں ''من دون اللہ'' ہیں۔ آئندہ بھی ان سے امداد لینے کے معاہدے کیے گئے اور وہابیوں کا یہ بھی نعرہ ہے، صرف اور صرف یااللہ مدد اور اپنے ساتھ کئی محافظ (Body guards) اور اسلحہ بھی رکھتے ہیں تاکہ مشکل میں ان سے امداد لی جاسکے۔

اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہے اس کی عطا کردہ طاقت سے اس کے بندے بھی مدد کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے مددگار بہت ہیں

قرآنی آیات مبارکہ سے ثبوت:

(1) اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ۔

(پ:٦، ع:١٢)

تمہارے دوست (مددگار) نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے

کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔ (کنزالایمان)

اس آیت سے پتہ چلا کہ اللہ و رسول (جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور مومنین مسلمانوں کے مددگار ہیں۔

(2) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پ:٢، ع:٣)

اے ایمان والوصبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (کنزالایمان)

صبر اور نماز اللہ نہیں، غیر اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مدد لینے کا حکم فرمارہا ہے۔ جن کے ذریعے صبر اور نماز ملے کیا ان سے مدد لینا شرک ہے؟

(3) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (پ:٦، ع:٥)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (کنزالایمان)

اگر غیر خدا سے مدد لینا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کی مدد کرنے کا ہرگز حکم نہ فرماتا کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک کی تعلیم نہیں دیتا۔

(4) حضرت ذوالقرنین (علیٰ نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم) نے اپنی رعایا سے مدد مانگی۔

فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ (پ:١٦، ع:٢)

تو میری مدد طاقت سے کرو۔ (کنزالایمان)

وہابیہ کے نزدیک تو حضرت ذوالقرنین (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی شرک کرنیوالے ہوئے۔ (معاذاللہ)

(5) اللہ تعالیٰ نے نبیوں، رسولوں سے فرمایا کہ تم خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام

کی مدد کرنا۔

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (پ:۳،ع:۱۷)

توتم ضرور بر ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (کنز الایمان)

اگر غیر اللہ سے امداد شرک ہوتی تو اللہ تعالیٰ انبیاء ورسل سے کیوں فرماتا کہ جب سرور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائیں توان کی مدد کرنا۔

(6) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنین اور فرشتے بھی مددگار ہیں لیکن وہابی کہتا ہے کہ غیر اللہ سے امداد شرک ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ۔(پ:۲۸،ع:۱۹)

تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے (مددگار) اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (کنز الایمان)

(7) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (پ:۲۶،ع:۵)

اے ایمان والو! اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔ (کنز الایمان)

پتہ چلا اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد شرک نہیں۔ جب ربّ غنی ہو کر اپنے بندوں سے مدد مانگ رہا ہے تو بندہ مدد مانگنے سے کیسے بے پرواہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مراد اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے دین کی مدد ہے۔ ربّ کریم کا مدد فرمانا مسلمانوں کو کامیابی دینا ہے۔

(8) فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (پ:۱۷،ع:۱)

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تم کو علم نہ ہو۔ (کنز الایمان)

پتہ چلا علم والے بھی مددگار ہیں۔

ف: اس سے تقلید کا وجوب ثابت ہوا کیونکہ جو چیز معلوم نہ ہو وہ جاننے والے سے پوچھنا لازم ہے۔ لہٰذا غیر مجتہد کو اجتہادی مسائل مجتہدین سے پوچھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ انہیں خود اجتہاد کرنا حرام ہے۔ (نور العرفان)

(9) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (پ:۱۰،ع:۴)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے (یہ مددگار کافی ہیں)

بے ایمانوں کا کوئی مددگار نہیں

(1) وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ (پ:۳،ع:۵)

اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (کنز الایمان)

(2) وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (پ:۱۰،ع:۱۶)

اور زمین میں کوئی ان کا حمایتی ہوگا نہ مددگار۔ (کنز الایمان)

پتہ چلا بے یار ومددگار ہونا کفار ومنافقین کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کے بہت مددگار ہیں۔

(3) وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا (پ:۱۵،ع:۱۴)

اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا (مرشد) نہ پاؤ گے۔ (کنز الایمان)

معلوم ہوا گمراہ کا نہ کوئی مددگار ہے نہ کوئی مرشد، رہبر۔ مسلمانوں کیلئے دونوں ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ۔ تفسیر روح البیان میں ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ شَيْخٌ فَشَيْخُهُ الشَّيْطٰنُ

اور جس کا کوئی شیخ مرشد نہ ہو اس کا شیخ شیطان ہوتا ہے۔

(روح البیان، ج:۱، ص:۲۳۶، یہی مفہوم دیکھئے رسالہ قشیریہ ص:۴۲۶، دار الکتب بیروت از امام اجل ابوالقاسم

عبدالکریم بن ہوازن قشیری متوفی ۴۶۵ھ)

مشرکین کفار سے مدد طلب کرنا حرام ہے

حدیث

جب حضور انور ﷺ غزوہ بدر کو تشریف لے چلے تو ایک بہادر شخص نے ایک مقام پر ساتھ چلنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَتُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کیا تو اللہ ورسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے؟

کہا نہیں، فرمایا:

فَارْجِعْ فَلَنْ نَّسْتَعِیْنَ بِمُشْرِکٍ،

تو واپس چلا جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔

دوسرے مقام پر پھر وہی شخص حاضر ہوا اور ساتھ چلنے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے وہی ارشاد فرمایا، تیسرے مقام پر پھر وہ شخص آیا اور اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَتُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

کیا تو اللہ ورسول (جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان رکھتا ہے؟

اس شخص نے عرض کی: ہاں! فرمایا: فَنَعَمْ اِذَنْ، ہاں اب چلو۔

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۱۱۸، مشکل الآثار، ج:۳، ص:۲۳۷، رسائل رضویہ)

حدیث پاک

حضرت خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میری قوم کے ایک شخص نے کسی غزوہ میں شرکت کیلئے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے! کہا نہیں، فرمایا:

فَاِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ۔

پس ہم مشرکوں سے مشرکوں کے خلاف مدد نہیں لیتے نہ ہی آئندہ لیں گے۔

اس پر ہم دونوں مسلمان ہوئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوئے۔ (طبرانی، احمد، مشکل الآثار، ج:۳، ص:۲۳۹)

نتیجہ: بے ایمانوں، گستاخوں، بدمذہبوں سے مدد طلب کرنا حرام اور حضرات انبیاء و اولیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے استعانت (مدد مانگنا) قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مطابق ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



باب نمبر15

اللہ عزوجل کے بندے بھی امداد کرتے ہیں

وہابی نجدیوں کی بولی

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
(تذکیر الاخوان تمۃ تقویۃ الایمان از اسمٰعیل دہلوی وہابی دیوبندی)

احادیث مبارکہ

(1) مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً وَّيُرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ (مشکوٰۃ، ص:۴۲۵، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس (مسلمان) نے میرے کسی امتی کی (جائز) حاجت کو پورا کیا اور وہ اس مسلمان کی حاجت پوری کر کے اس کو خوش کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یقیناً اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا۔ اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (مشکوٰۃ)

جو چاہے ان سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خیر
زر نا خریدہ ایک کنیز ان کے در کی ہے

(2) اَللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ (ترمذی، ج:۱، ص:۱۴، مشکوٰۃ، ص:۳۴، کنوز الحقائق، ج:۱، ص:۴۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بندے کی امداد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی (جائز کاموں میں) امداد کرتا ہے۔

(3) مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلَاثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجٰتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (الجامع الصغیر، ص:۵۱۷)

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے غمگین فریادی کی مدد کی (اس کا غوث بنا) اللہ تعالیٰ اس مدد کرنیوالے کیلئے تہتر (۷۳) بخششیں لکھ دے گا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے تمام کام سنور جائیں گے اور بہتر مغفرتیں اسے قیامت والے دن درجات کی صورت میں ملیں گی۔

(4) اَنَا غَيَّاثٌ لِّمَنْ اَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ (تنبیہ الغافلین، ص:۱۵۲)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بہت زیادہ مدد کرنے والا ہوں اس شخص کی جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

(5) اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی عِبَادًا اخْتَصَّهُمْ بِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسُ اِلَيْهِمْ فِیْ حَوَائِجِهِمْ اُولٰٓئِكَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔ (الجامع الصغیر، ص:۱۴۱)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی حاجت روائی کیلئے مقرر کیا ہے۔ لوگ اپنی حاجتیں پوری کروانے کیلئے بیقرار ہو کر ان کی طرف جاتے ہیں۔ وہ (حاجت روا بندے) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امن میں ہوتے ہیں۔

نار دوزخ سے بچائے گا سہارا غوث رضی اللہ عنہ کا
لے چلے گا خلد میں ادنیٰ اشارہ غوث رضی اللہ عنہ کا

(6) اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا صَيَّرَ حَوَائِجَ النَّاسِ اِلَيْهِ

(الجامع الصغیر، ص: ۲۹)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوگوں کی حاجتوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے یعنی اسے لوگوں کیلئے حاجت روا بنا دیتا ہے۔

(7) مَنْ يَكُنْ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ يَكُنِ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ

(الجامع الصغیر، ج: ۲، ص: ۵۴۶)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی (جائز) حاجت پوری کرنے میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے۔

(8) مَنْ قَضٰى لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ حَاجَةً كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ كَمَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ (الجامع الصغیر، ج: ۲، ص: ۵۳۹)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس مسلمان نے اپنے مسلمان بھائی کی (جائز) حاجت پوری کی، اسے اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے حج اور عمرہ کیا۔

(9) نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى الدِّيْنِ طَلَبُ الْعِلْمِ (کنوز الحقائق، ج: ۲، ص: ۱۳۰)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دین کی بہترین امداد یہ ہے کہ علم دین حاصل کیا جائے۔

(10) مَنْ بَكَّرَ يَوْمَ السَّبْتِ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ فَاَنَا ضَامِنٌ لِّقَضَائِهَا (کنوز الحقائق، ج: ۲، ص: ۹۱)

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو کوئی شخص ہفتہ کے دن جائز طلب میں نکلے تو حاجت پوری کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔

(11) مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوْلَاهُ

(ترمذی، ج: ۲، ص: ۲۱۲، مسند امام احمد، ج: ۵، ص: ۳۵۹، مشکوٰۃ، ص: ۵۶۴، کنوز الحقائق، ج: ۲، ص: ۱۱۷)

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی مددگار ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

(12) وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ (حصن حصین، ص: ۱۶۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اگر مدد لینا چاہے تو کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو (تین بار) کچھ اللہ کے بندے ہیں، نظر نہیں آئیں گے اس کا کام کر جائیں گے۔

(13) رَحِمَ اللّٰهُ وَالِدًا اَعَانَ وَلَدَهٗ عَلٰى بِرِّهٖ (کنوز الحقائق، ج: ۱، ص: ۱۳۷)

رحیم و کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے (ماں) باپ پر رحم فرمائے جو اپنی اولاد کی اس کے نیک کام پر

امداد کریں۔

(14) قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعِيْنُكَ عَلٰى اَمْرِ دُنْيَاكَ وَ دِيْنِكَ خَيْرٌ مَّا اكْتَنَزَ النَّاسُ

(الجامع الصغیر، ج:۲، ص:۳۸۳)

رسول عربی ﷺ نے فرمایا:

شکر کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور نیک بیوی جو تیری دنیا اور آخرت کے نیک کاموں میں امداد کرتی رہے، لوگوں کے خزانہ جمع کرنے سے بہتر ہیں۔

بیوی امداد کر سکتی ہے تو کیا حبیب خدا کونین کے بادشاہ ﷺ امداد نہیں کر سکتے؟

(15) مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (الجامع الصغیر، ج:۲، ص:۵۱۶)

حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے ظالم کی امداد کی اللہ تعالیٰ اس ظالم کو اس امداد کرنیوالے پر مسلط کر دے گا۔

(16) لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ رَأىٰ مَظْلُوْمًا فَلَمْ يَنْصُرْهُ

(کنوز الحقائق، ج:۲، ص:۱۶۴)

رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اس شخص پر جس نے مظلوم کو دیکھا تو اس کی مدد نہ کی۔

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

اللہ تعالیٰ کے بعض بندے دفع بلا کا سبب ہیں

(17) اَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَتَاهُمْ

مَّا يُوْعَدُوْنَ (مستدرک حاکم، ج:۳، ص:۱۶۲)

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

میرے اہلبیت میری امت کیلئے امان ہیں۔ جب اہل بیت نہ رہیں گے امت پر وہ آئیگا جو ان سے وعدہ ہے۔

(18) (حدیث قدسی) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَاَهُمُّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ عَذَابًا فَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰى عُمَّارِ بُيُوْتِيْ وَالْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ صَرَفْتُ عَذَابِيْ عَنْهُمْ۔

(بیہقی، شعب الایمان، ج:۷، ص:۵۰۰، کنز العمال، ج:۷، ص:۵۷۹)

حضور سرور عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

رب العزت جل وعلا فرماتا ہے میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا ہوں۔ جب میں میرے گھر آباد کرنیوالے اور میرے لیے باہم محبت کرنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا عذاب ان سے پھیر دیتا ہوں۔

(19) لَوْلَا عِبَادُ اللّٰهِ رُكَّعٌ وَّصِبْيَةٌ رُضَّعٌ وَبَهَائِمُ رُتَّعٌ تُصَبُّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ رُصَّ رَصًّا

(عقیلی، ج:۴، ص:۱۶۲۶، طبرانی، ج:۲۲، ص:۳۰۹، سنن الکبریٰ، ج:۳، ص:۳۴۵، دیلمی، ج:۷، ص:۱۵۵)

حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے نہ ہوتے اور دودھ پیتے بچے اور گھاس چرتے چوپائے نہ ہوتے تو بے شک عذاب تم پر سختی سے ڈالا جاتا پھر مضبوط ومحکم کر دیا جاتا۔

(20) هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ

(بخاری، ج:۱، ص:۴۰۵، مسند امام احمد، ج:۱، ص:۱۷۳، مصنف عبد الرزاق، ج:۵، ص:۳۰۳، طبرانی صغیر، ص:۷۶، کنز العمال، ج:۳، ص:۱۷۹)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔

تمہارے ضعیفوں کے وسیلے سے ہی تمہاری امداد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

دیو بندی وہابی اپنے مولوی کو نبیوں، رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے بڑا مانتے ہیں

مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی نے رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی کے مرثیہ میں لکھا:

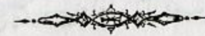
حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ، ص:۸)

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

(مرثیہ، ص:۲۴)

ہم نبیوں، رسولوں اور ولیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاجت روا، دافع بلا اور مشکل کشا مانیں تو وہابیوں، دیوبندیوں کے نزدیک مشرک ٹھہریں اور وہ اپنے مولوی کو حاجت روا مانیں تو پکے موحد ہوں۔ یہ بہت بڑی گستاخی ہے۔



باب نمبر 16

تمام صحابہ کرام اور ان کے پیروکار جنتی ہیں

(علیہم الرضوان)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پ:۱۱، ع:۲)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کیلئے تیار کر رکھے ہیں۔ باغ جن کے نیچے نہریں بہیں، ہمیشہ ان میں رہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (کنز الایمان)

اس آیت سے پتہ چلا، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے مگر اگلے امام ہیں، پچھلے مقتدی۔ اب جو کہے میں صحابہ سے راضی نہیں وہ بہت بڑا گستاخ اور خدا تعالیٰ کا مخالف ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت تک وہی حق پر ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیروکار ہیں۔ لہٰذا روافض و خوارج باطل پر ہیں جو صحابہ کے دشمن اور گستاخ ہیں۔ صحابہ کے غلاموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کتنا راضی

ہوگا۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر متقی سنی مسلمان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں۔ سارے صحابہ عادل ہیں، ان میں کوئی گنہگار فاسق نہیں، جو کوئی شخص کسی تاریخی واقعہ یا روایت سے کسی صحابی کا فاسق ہونا ثابت کرے وہ مردود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ (پ:۴، ع:۷)

اور بے شک اللہ نے (سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو) معاف کردیا۔ (کنز الایمان)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ:۵، ع:۱۰)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں سے بعض کے فضائل خصوصی منقول ہیں اور کل کے لئے مذکورہ و دیگر آیات جیسے حضرات انبیاء کے فضائل ہیں۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ ﷺ کی

حدیث شریف

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حُبُّ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ اِيْمَانٌ وَّبُغْضُهُمَا كُفْرٌ

(بخاری، الجامع الصغیر مع تیسیر، ج:۱، ص:۴۹۲)

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت ایمان ہے اور ان دونوں سے بغض رکھنا کفر ہے۔

حدیث شریف

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ حُبَّ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ كَمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَالزَّكٰوةَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ فَمَنْ اَبْغَضَ وَاحِدًا مِّنْهُمْ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً وَّلَا صَوْمًا وَّلَا حَجًّا وَّلَا زَكٰوةً وَّيَحْشُرُهٗ مِنْ قَبْرِهٖ اِلَى النَّارِ

(نور الابصار، ص:۴)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے تم پر ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کی محبت فرض کردی جس طرح تم پر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ فرض کیا تو جو کوئی شخص ان حضرات میں سے کسی ایک کے ساتھ بغض رکھے، اللہ تعالیٰ اس سے نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ قبول نہ فرمائے گا اور اسے اس کی قبر سے نکال کر سیدھا دوزخ میں ڈالے گا۔

رافضی شیعہ مذہب

رافضی شیعہ ہمارے خدا کو نہیں مانتے۔ ہمارا خدا وہ ہے جس نے چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات کا قرآن اتارا۔ شیعہ کا خدا وہ ہے جس نے سترہ ہزار آیات کا قرآن اتارا۔ شیعہ ہمارے قرآن کو بھی نہیں مانتے، جس کے پاس قرآن نہیں، اس کا ایمان نہیں۔ جب شیعہ کو پورا قرآن ملے گا اس وقت انہیں ایمان نصیب ہوگا۔ ہمارا خدا وہ ہے جس نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چار یار عطا فرمائے۔ شیعہ کا خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہی یار عطا فرمایا وہ بھی ان کے نزدیک غیر مسلموں کے پیچھے نمازیں پڑھتا رہا اور اس نے غیر مسلموں کی بیعت کی۔ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار یار ہیں (علیہم الرضوان) شیعہ اس نبی کو مانتے ہیں، جس کا ایک ہی یار ہے۔ ہم اہلسنّت و جماعت اس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں جس

کی چار شہزادیاں ہیں، سیدہ فاطمہ، سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم، جیسا کہ شیعہ مذہب کی کتاب اصول کافی میں موجود ہے۔ رافضی شیعہ اس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں جس کی ایک ہی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔

حالانکہ قرآن پاک میں ہے: وَبَنٰتِكَ (پ:۲۲، ع:۵) اے محبوب! تمہاری صاحبزادیاں۔ بنات جمع ہے بنت کی۔ اگر ایک صاحبزادی ہوتی تو بِنْتِكَ ہوتا۔ پتہ چلا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک سے زیادہ چار صاحبزادیاں ہیں۔

(شیعہ مولوی مقبول نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے، ترجمہ مقبول، ص:۸۴۹، طبع ایران ج:۱، ص:۴۳۹، مترجم فارس طبع ایران، ج:۲، ص:۴۳۵)

رافضی شیعہ ہر اذان اور خطبہ میں یوں پڑھتے ہیں

عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

یعنی مولا علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں (یہ بات ٹھیک ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بغیر فاصلے کے (پہلے) خلیفہ ہیں۔ اس سے صدیق وفاروق وعثمان (علیہم الرضوان) کا انکار لازم آتا ہے۔ ان حضرات کی شان میں یہ گستاخی ہے اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مخالفت بھی ہے کیونکہ مولا علی شیر خدا نے صدیق وفاروق وعثمان علیہم الرضوان کی بیعت کی، انہیں خلیفہ تسلیم کیا۔ ان سے محبت رکھی اور صدیق وفاروق رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن کیا۔ اگر یہ سب کچھ ڈر کر کیا تو شیر خدا نہ ہوئے اور اگر مرضی ومحبت سے کیا تو صدیق وفاروق وعثمان علیہم الرضوان کامل ترین مسلمان ہوئے۔

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل
ابوبکر فاروق عثمان علی رضی اللہ عنہ ہے

حدیث شریف

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خُلِقْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ مِنْ طِيْنَةٍ وَّاحِدَةٍ

(کنوز الحقائق، ج:۱، ص:۱۲۳)

میں اور ابوبکر وعمر ایک ہی (نورانی) مٹی سے پیدا کیے گئے۔

حدیث شریف

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک بیان ہے:

اَكْرِمُوْا اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَهُمَا مِنْ فَاضِلِ تُرْبَتِیْ (کنوز الحقائق، ج:۱، ص:۳۹)

ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی عزت کرو اس لیے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے جسم انور کی بچی ہوئی (نورانی) مٹی سے پیدا فرمایا۔

محبوب ربّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

آپ عظیم المرتبہ صحابی، کاتب وحی اور مجتہد ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔ امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے پیر ہیں۔ ہم پر فرض ہے ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد امجاد کی طرفداری کریں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھیں۔ جنگ صفین میں آپ سے خطا اجتہادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف فرمادیا۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ (اور بے شک اللہ نے انہیں معاف کردیا)

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کی بیعت کی اور مسلمانوں کے دونوں گروہوں میں صلح ہوئی۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر فرمائی:

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ

عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(بخاری شریف ج:۱ ص:۵۳۰ مشکوٰۃ شریف ص:۵۶۹)

میرا یہ بیٹا (حسن) سید ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف

رسول اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ، ص:۵۷۹)

اے اللہ! معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا اور ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا بلا شک وشبہ مقبول ہے۔ اب جو کوئی شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ قرآن وحدیث کا منکر ہے۔

باغ فدک کا مسئلہ

شیعہ کا اعتراض ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو کھجوروں کا باغ تھا۔ وہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیا گیا۔ یہ صدیق وفاروق و عثمان (علیہم الرضوان) کا جرم ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان معلوم تھا کہ لَانُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو ہم چھوڑیں وہ (امت کیلئے) صدقہ ہے۔

(بخاری، ج:۳، ص:۶۰۹، مسلم)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حدیث کا علم بعد میں ہوا۔ نیز شیعہ کے نزدیک حضرت

علی کرم اللہ وجہہ الکریم پہلے خلیفہ تھے، باغ دینا تو ان کا کام تھا۔ جو جرم باغ فدک نہ دینے کا صدیق وفاروق وعثمان علیہم الرضوان کیلئے ثابت کیا جاتا ہے۔ وہ شیعہ کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کیا۔ شیعہ ان شاء اللہ العزیز قیامت تک کسی کتاب میں نہیں دکھا سکتے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے باغ فدک دیا ہے۔

شیعہ تفرقہ باز لوگوں کو کہا جاتا ہے

لفظ شیعہ، اکثر کافر اور فسادی قوم کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں کہیں بھی اچھے معنی میں استعمال نہ ہوا۔ شیعہ کی جمع شیع اور ''اشیاع'' ہے۔ چند آیات مبارکہ درج کی جاتی ہیں۔

(1) اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ (پ:۸، ع:۷)

وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں (تفرقے ڈالے) اور کئی گروہ ہو گئے (رافضی شیعہ ہو گئے) اے محبوب (علیک الصلوٰۃ والسلام) تمہیں ان (شیعوں) سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں۔

(2) وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا (پ:۲۱، ع:۷)

اور مشرکوں سے نہ ہو، ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (تفرقے ڈالے) اور ہو گئے گروہ گروہ (شیعہ ہو گئے)۔

(3) اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا (پ:۲۰، ع:۴)

بے شک فرعون نے زمین میں (تکبر سے) غلبہ پایا تھا اور اس کے لوگوں کو اپنا تابع (شیعہ) بنایا۔

(4) وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ (پ:۲۷، ع:۱۰)

اور بے شک ہم نے تمہاری وضع کے (تمہارے شیعہ) ہلاک کر دیئے۔

(5) كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ۔ (پ:۲۲،ع:۱۲)

جیسے ان کے پہلے گروہوں (شیعوں) سے کیا گیا تھا۔ بیشک وہ (شیعہ) دھوکہ ڈالنے والے شک میں تھے۔

قرآن مجید میں لفظ شیعہ گیارہ جگہ آیا ہے اور ہر جگہ بمعنی کافر قوم ہے۔ (نور العرفان)

پیٹنا ناجائز ہے

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (بخاری، ج:۱،ص:۴۹۹، مسلم، ج:۱، ص:۷۰، مشکوٰۃ شریف، ص:۱۵۰)

وہ ہمارا امتی ہی نہیں جس نے اپنے رخساروں کو پیٹا اور اپنے گریبانوں کو پھاڑا اور جاہلیت کی پکار کی۔

شیعہ سے سوال

رافضی شیعہ صاحب! ہم پانچ نمازیں پڑھتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ کیونکہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (اور نماز قائم کرو) تم جو دس دن پیٹتے ہو اس کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو کوئی صحابی نہیں پیٹا۔ جب صحابہ اہل بیت علیہم الرضوان کا وصال ہوتا تو کوئی صحابی نہ پیٹتا مگر یزید اور اس کی بیوی نے پیٹا تھا۔ جیسا کہ تمہاری کتاب جلاء العیون میں موجود ہے۔

کامیابی پر ماتم کرنا حماقت ہے

امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے بادشاہ ہیں، وہ پاس ہوئے ہیں۔ اگر کوئی

شخص پاس ہوا ہو اور اس کے گھر کوئی دوسرا شخص پیٹنے جائے تو وہ پاس ہونے والا آدمی، اس کا بھائی اور باپ سب پیٹنے والے کی پٹائی کریں گے، اسی طرح تمہارے ساتھ ہوگا۔ حضرت شیر خدا کا درہ لگ گیا تو تم اَسْفَلَ السَّافِلِيْنَ تک پہنچ جاؤ گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

زندوں کو پیٹنا انتہائی بے عقلی ہے

ہم پوچھتے ہیں کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما زندہ ہیں یا مردہ؟ (معاذ اللہ) وہ زندہ ہیں اور یقیناً زندہ ہیں۔ قرآن مجید میں ہے: بَلْ اَحْيَآءٌ (شہدا سب زندہ ہیں) تو زندوں کو پیٹنے کا کیا مطلب؟ اگر زندوں کو پیٹنا جائز ہے تو پہلے اپنے باپ، ماں، بھائی، بہن، بیوی، بچوں کو پیٹو جو زندہ ہیں۔ اگر امام حسن وحسین علیہما الرضوان کو مردہ سمجھ کر ماتم کرتے ہو تو قرآن پاک کا انکار لازم آتا ہے اور قرآن کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا۔

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
آب تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام

شیعہ کہتے ہیں

(1) پیٹنا تو قرآن پاک سے ثابت ہے:

وَجَآءُوْا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ (پ:۱۲، ع:۱۲)

اور رات ہوئے (حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی) اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

جواب

پہلی بات یہ کہ تم اس قرآن سے دلیل نہیں پکڑ سکتے کیونکہ یہ قرآن صدیق و

فاروق وعثمان علیہم الرضوان کا لکھا ہوا ہے۔ تمہارے نزدیک وہ غیر مسلم اور انکا جمع کردہ قرآن غیر معتبر ہے۔ (العیاذ باللہ)

دوسری بات یہ کہ یَبْکُوْنَ کا معنی رونا ہے، پیٹنا نہیں۔

اگر تم اسی آیت سے پیٹنا ثابت کرتے ہو تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھائیوں نے خود ہی کنویں میں ڈالا اور رونے کا مکر کیا۔ معلوم ہوا تم بھی مکر کرتے ہو۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو تمہیں نے بلا کر دھوکے سے شہید کیا۔ تمہاری کئی کتابوں میں لکھا بھی ہے کہ کوفہ والے سب شیعہ تھے۔ اب تم اوپر اوپر سے روتے پیٹتے ہو اس سے تم خود مجرم ثابت ہو رہے ہیں۔

(2) چلو اس آیت کو رہنے دو، ہم دوسری آیت سے پیٹنا ثابت کرتے ہیں:

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى (پ:۱۲، ع:۷)

تو ہم نے اسے (سارہ کو) اسحٰق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی۔ بولی ہائے خرابی۔

ایک مقام پر ہے فَصَكَّتْ وَجْهَهَا پھر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ماتھا ٹھونکا۔

پتہ چلا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ مطہرہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اپنی اور اپنے خاوند کی بڑھاپے کی عمر میں بیٹے اور پوتے کی خوشخبری سن کر پیٹی تھیں۔

جواب

حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔ تمہاری عورتیں بھی ایک مرتبہ ماتھے پر ہاتھ مار لیا کریں۔ تمہارا دین سنت سارہ ہوا، سنت ابراہیمی نہ ہوا۔ اگر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی سنت پر عمل کرنا ہے تو انہوں نے شہزادوں کی خوشی میں ماتھے

پر ہاتھ مارا تھا۔ پتہ چلا کہ تم بھی خوشی سے پیٹتے ہو! حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے رنج وغم پر تم خوشی مناتے ہو!

(3) ہم سنت حسینی پر عمل کرتے ہیں، ان کو زخم لگے، اس لیے ہم پیٹتے ہیں۔

جواب

سنت حسینی تو یہ ہے کہ سر مبارک یزیدیوں نے جسم انور سے جدا کیا، تم بھی اپنے سروں کو یزیدوں سے جدا کراؤ۔ امام عالی مقام کو تو یزیدیوں نے زخمی کیا تھا تم خود ہی یزیدی بن کر اپنے جسموں کو زخمی کرتے ہو!

لطیفہ: ایک خاوند نے اپنی چالاک بیوی کو ایک کلو گوشت لا کر دیا۔ پکانے کے بعد وہ نمک چکھنے لگی تو سارا گوشت کھا گئی۔ جب خاوند آیا تو اسے اچار کے ساتھ روٹی دی۔ خاوند نے پوچھا: اے ربّ کی بندی! جو کلو گوشت لایا تھا وہ کہاں ہے۔ عورت بڑی چالاک تھی، کہنے لگی کہ یہ بلی کھا گئی۔ خاوند نے اسی وقت بلی کو پکڑ لیا اور ترازو میں تولا تو بلی ایک کلو کی ہوئی۔ خاوند نے بیوی سے کہا کہ اگر یہ ایک کلو وزن کی بلی ہے تو کلو گوشت کہاں ہے۔ اگر کلو گوشت ہے تو بلی کہاں ہے؟

رافضی شیعہ جی! ہمیں تمہاری چالاکی کا مکار عورت کی طرح پتہ نہیں چلتا۔ اگر تم حسین ہو تو تمہیں زخم لگانے والا یزید کون ہے؟ اور اگر تم یزید ہو تو حسین کون ہے؟ آخر یہی کہنا پڑے گا کہ تم خودکشی کرتے ہو اور خودکشی کرنے والا دوزخی ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

(4) ہم حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دانت نکالے۔

جواب

تم نے اپنے سارے دانت کیوں نہ نکالے؟ اگر تم خود نہیں نکال سکتے تو لاؤ ہم نکال دیں تاکہ تم کامل ایماندار بن جاؤ۔ نیز حضرت علی، امام حسن، امام حسین، اہل بیت

کرام اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے دانت کیوں نہ نکالے؟ تمہارے نزدیک وہ عاشق نہ ہوئے یعنی ایماندار نہ ہوئے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق کا نام ہی ایمان ہے۔

مولیٰ گلبن رحمت زہرا سبطین اس کی کلیاں پھول
صدیق و فاروق وعثمان وحیدر ہر ایک اس کی شاخ
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)



باب نمبر 17

ممنوعاتِ شرعیہ

گانا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (پ ۲۱ ع:۱۰)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں (گانا بجانا) خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں، بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں، ان کیلئے ذلّت کا عذاب ہے۔

عوارف وغیرہ میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے تھے کہ بے شک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اَنَّ الْمُرَادَ بِهِ التَّغَنِّىْ کہ آیت میں لہو حدیث سے مراد گانا ہے۔

(یہی مفہوم دیکھئے طبری، ج:۲۱، ص:۶۲، تفسیرات احمدیہ، ص:۶۰۳، ابن کثیر، ج:۳، ص:۴۸۶، ابن ابی شیبہ، ج:۶، ص:۳۰۹، مستدرک، ج:۲، ص:۴۱۱، بیہقی، ج:۱۰، ص:۲۲۳)

گانے اور باجے شیطانی آواز ہیں

قرآن پاک میں ہے:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (پ:۱۵، ع:۷)

اور (اے ابلیس) گرالے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے۔[1]

[1] اس سے مراد گانا اور مزامیر ہیں ملاحظہ کریں (تفسیر ابن کثیر، ج:۳، ص:۵۶)

تفسیر جلالین میں ہے:

بِدُعَائِكَ بِالْغِنَاءِ وَالْمَزَامِيرِ وَكُلِّ دَاعٍ إِلَى الْمَعْصِيَةِ

یعنی شیطان کی آواز سے مراد گانے، مزامیر اور گناہ کی طرف لے جانیوالی ہر چیز کے ذریعے بلانا ہے۔ (تفسیر جلالین، ص: ۲۳۵)

احادیث مبارکہ

(1) كَانَ إِبْلِيسُ أَوَّلَ مَنْ نَاحَ وَ أَوَّلَ مَنْ تَغَنّٰى

سب سے پہلے ابلیس نے نوحہ کیا اور سب سے پہلے اسی نے گانا گایا۔

(تفسیرات احمدیہ، ص: ۶۰۱)

(2) اَلتَّغَنِّيْ حَرَامٌ وَّالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ وَّالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَّمَعْصِيَةٌ

گانا حرام ہے، اور (حلال جان کر) اس سے لذت لینا کفر ہے اور (سننے سنانے کیلئے) گانے پر بیٹھنا فسق و فجور اور گناہ ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص: ۶۰۱)

(3) اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ

گانا دل میں منافقت پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔

(بیہقی، مشکوٰۃ، ص: ۴۱۱)

(4) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ایک راستہ میں، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ پس انہوں نے مزمار کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے دوسری جانب دور ہو گئے۔ پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا: يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا اے نافع کیا تم مزمار کی کچھ آواز سنتے ہو؟ میں نے کہا نہیں تو اپنے کانوں سے انگلیاں اٹھائیں۔ فرمایا: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا، پس آپ نے بانسری کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی

طرح کیا، جیسے میں نے کیا۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت چھوٹا تھا۔

(ابوداؤد، ج: ۲، ص: ۳۱۸، مشکوٰۃ، ص: ۴۱۱، بیہقی، ج: ۱۰، ص: ۲۲۲، حلیۃ الاولیاء، ج: ۶، ص: ۱۲۹، طبرانی صغیر، ج: ۱، ص: ۱۳، مسند امام احمد، ج: ۲، ص: ۳۸، مرقاۃ، ج: ۹، ص: ۱۳۴)

(5) فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوِيْ وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ۔

(مشکوٰۃ، ص: ۲۰، مسلم شریف، جلد: ۲، ص: ۳۳۶، الزواجر، ج: ۲، ص: ۳، اسی مفہوم کی حدیث دیکھئے، صحیح بخاری، ج: ۲، ص: ۹۲۲، ۹۲۳، صحیح ابن حبان، ج: ۷، ص: ۲۹۹)

آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے، فرج اس کی تصدیق کرتا ہے اور اسے جھوٹا کرتا ہے۔

لہٰذا گانے باجے، فلمیں، ڈرامے، ٹیلی ویژن، وی سی آر، ڈش انٹینا وغیرہ بے حیائی و حرام کاری کا سامان ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا

گانا زنا کا منتر ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص: ۶۰۳، کنز العمال، ج: ۱۵، ص: ۲۲۰)

(6) مَنْ قَعَدَ اِلٰى قَيْنَةٍ يَسْتَمِعُ مِنْهَا صَبَّ اللّٰهُ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكَ

جو کوئی شخص گانے والی عورت کے پاس بیٹھے، اس سے گانا سنے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کانوں میں (پگھلا ہوا) سیسہ ڈالے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج: ۱۰)

(7) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ

تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے ربّ نے مجھے باجوں اور بانسریوں اور بتوں اور صلیبوں اور جاہلیت کے کاموں کو باطل کرنے کا حکم فرمایا۔ (مشکوۃ مسند امام احمد، ج:۵، ص:۲۵۷)

(8) لَيَكُوْنَنَّ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ

ضرور بہ ضرور میری امت میں وہ لوگ ہوں گے جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔

(بخاری شریف، ج:۲، ص:۸۳۷، بیہقی، ج:۱۰، ص:۲۲۱، مسند الشامیین، ج:۱، ص:۳۳۴، تاریخ کبیر، ج:۱، ص:۳۰۴، فتح الباری، ج:۱۰، ص:۵۱)

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَلْغِنَاءُ مُفْسِدَةٌ لِّلْقَلْبِ وَمُسْخِطَةٌ لِّلرَّبِّ

گانا دل کو خراب کرنے والا اور ربّ تعالیٰ کو ناراض کرنیوالا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص:۶۰۳)

مسئلہ سماع (قوالی)

مزامیر بہر حال حرام ہیں۔ احادیث صحیحہ مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعات یا متشابہ غیر معتبر ہیں۔ ہدایہ وغیرہ کتب معتمدہ میں تصریح ہے کہ مزامیر حرام ہیں۔ حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی نظام الحق والدین فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں، مزامیر حرام است یعنی مزامیر حرام ہیں۔

مولانا فخر الدین رازی خلیفہ سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ نے خود حضور کے حکم سے رسالہ "کشف القناع عن اصول السماع" تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد فرمادیا کہ

اَمَّا سَمَاعُ مَشَائِخِنَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَبَرِيٌّ عَنْ هٰذِهِ التُّهْمَةِ وَهُوَ مُجَرَّدُ صَوْتِ الْقَوَّالِ مَعَ الْاَشْعَارِ الْمُشْعِرَةِ

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے۔ وہ صرف قوال کی آواز ہے جو کمال صفت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔

سماع کہ بے مزامیر ہو اور مسمع (سنانے والا) نہ عورت ہو نہ امرد(۱) اور مسموع (کلام) نہ فحش نہ باطل اور سامع (سننے والا) نہ فاسق ہو نہ شہوت پرست تو اس کے جواز میں شبہ نہیں قادریہ و چشتیہ سب کے نزدیک جائز ہے ورنہ سب کے نزدیک ناجائز۔ (فتاوٰی رضویہ، ج:۱۰)

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی ﷺ خوف خدا عزوجل یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بے پردگی ناجائز ہے

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(1) وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (کنز الایمان)

(۱) (بے ریش، خوبصورت لڑکا)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ عورت کو غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا فرض ہے اور بغیر عذر شرعی گھر سے نکلنا حرام ہے۔ جب کسی حاجت کیلئے ان کو نکلنا ہو تو باپردہ نکلیں۔

(2) يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (پ:۲۲،ع:۵)

اے نبی (علیک الصلوٰۃ والسلام) اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ (کنزالایمان)

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(1) اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۲، ص:۳۸۴، مجمع الزوائد ج:۲، ص:۱۳۵، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۶۹)

عورت قابل پردہ ہے (چاہیے کہ غیر محرم مردوں سے پوشیدہ رہے) وہ جب گھر سے نکلتی ہے شیطان اس کی طرف نظر اٹھاتا ہے۔

(2) اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ

(ترمذی، ج:۱، ص:۲۲۲، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۶۸)

تم عورتوں میں داخل ہونے سے بچو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ عورت کے شوہر کے رشتہ دار یعنی عورت کے دیور، جیٹھ وغیرہ کیلئے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: دیور، جیٹھ موت ہے یعنی عورت کو دیور، جیٹھ سے پردہ کرنا نہایت ضروری ہے۔

(3) لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

(تفسیر مظہری، ج:۲، ص:۴۱۱، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۷۰)

اللہ تعالیٰ لعنت کرے غیر محرم عورت کو دیکھنے والے پر اور اس بے پردہ عورت پر جو دیکھی جائے۔

علماء فرماتے ہیں خوبصورت امرد کا حکم مثل عورت کے ہے۔ منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ ستر (۷۰) (فتاوی رضویہ، ج:۱۰)

(امرد: بے ریش خوبصورت لڑکا)

(4) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اور ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا رسول پاک ﷺ کے پاس حاضر تھیں کہ جلیل القدر نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اِحْتَجِبَا مِنْهُ تم دونوں ان صحابی سے پردہ کرلو۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا کیا وہ تو نابینا نہیں ہیں! وہ ہمیں دیکھتے نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَفَعَمْيَا وَانِ اَنْتُمَا لَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، تم انہیں نہیں دیکھتی ہو؟ (ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۱۲، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۶۹، ترمذی، ج:۲، ص:۱۰۶)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جیسے مردوں کیلئے غیر محرم عورتوں کو دیکھنا ناجائز ہے ویسے ہی عورتوں کیلئے غیر محرم مردوں کو دیکھنا ناجائز ہے۔

(5) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

(ترمذی شریف، ج:۲، ص:۱۰۶، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۶۹، مجمع الزوائد، ج:۲، ص:۶۳)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے علی! ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ نہ کرو کہ تم کو پہلی نظر ہی جائز ہے دوسری جائز نہیں"۔

پہلی نگاہ سے مراد وہ نگاہ ہے جو بغیر قصداً اجنبی عورت پر پڑ جائے اور دوسری نگاہ

سے مراد دوبارہ اسے قصداً دیکھنا ہے اگر پہلی نگاہ بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نگاہ کے حکم میں ہوگی۔

پیر سے پردہ

پردہ کے باب میں پیر وغیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے۔ جوان عورت کو چہرہ کھول کر سامنے آنا منع ہے اور بڑھیا کیلئے جس سے احتمال فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج:۱۰ ص:۱۰۲)

(6) مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ عِبَادَةً يَّجِدُ حَلَاوَتَهَا

(احمد، مشکوۃ، ص:۲۷۰)

ایسا کوئی مسلم نہیں جو اچانک کسی اجنبی عورت کی خوبیاں پہلی بار دیکھے تو فوراً اپنی نگاہ نیچی کرلے مگر اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت دیتا ہے جس کی وہ لذت پاتا ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فعل شریف

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ (احمد، مشکوۃ، ص:۱۵۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے اس کمرے میں داخل ہوتی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ (اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قبور پرانوار میں) جلوہ فرما تھے حالانکہ میں نے کچھ کم کپڑے اوڑھے ہوتے تھے اور میں کہتی تھی کہ وہ میرے شوہر اور (ان کے ساتھ) میرے والد ہی

تو ہیں۔ پس جب ان کے ساتھ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو اللہ کی قسم میں داخل نہیں ہوئی مگر پورے کپڑے پہن کر (مکمل باپردہ ہو کر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حیا کرتے ہوئے۔ انہوں نے تو قبر والے سے پردہ فرمایا تو جو عورت زندہ غیر محرم سے پردہ نہ کرے تو وہ کتنی بے حیا ہوگی۔

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ارشاد مبارک

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ ﷺ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

ایک مرتبہ حضور سید عالم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ
اَیُّ شَیْءٍ خَیْرٌ لِّلنِّسَآءِ عورت کے لئے کون سی چیز بہتر ہے۔
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہی سوال سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا: قَالَتْ لَا يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَوْنَهُنَّ ۔ سیدہ نے فرمایا: عورتیں غیر مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی غیر محرم مرد انہیں دیکھیں۔ یہ جواب جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ (شہادت نواسۂ سید الابرار، ص:۱۲۹، بحوالہ دار قطنی)

اور یہ بھی منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گلے سے لگا لیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج:۱۰)

بغیر عذر شرعی جاندار کی تصویر بنانا بنوانا حرام ہے

حضور سرور عالم ﷺ نے ذی روح کی تصویر بنانا بنوانا اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت وعیدیں ارشاد فرمائیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا۔ احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں۔ یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں۔

(1) کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یَجْعَلُ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُہٗ فِیْ جَھَنَّمَ

(مسند امام احمد، ج:۱، ص:۳۰۸، مسلم، ج:۲، ص:۲۰۲، مشکوٰۃ شریف، ص:۳۸۵)

ہر تصویر جاندار بنانے بنوانے والا دوزخی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی یا بنوائی ایک مخلوق پیدا کرے گا وہ جہنم میں ہمیشہ اسے عذاب کرے گی۔

(2) اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ

(جامع صغیر، ج:۱، ص:۱۳۳، بخاری، ج:۲، ص:۹۰۲، مسلم، ج:۲، ص:۲۰۱، سنن نسائی، ج:۲، ص:۲۵۷، مشکوٰۃ، ص:۳۸۵)

بے شک نہایت سخت عذاب روز قیامت جاندار کی تصویر بنانے بنوانے والوں پر ہے۔

(3) اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ

(بخاری، ج:۲، ص:۱۱۲۸، مسلم، ج:۲، ص:۲۰۱، مشکوٰۃ، ص:۳۸۵، سنن نسائی، ج:۲، ص:۲۵۷)

بے شک جو یہ تصویریں بناتے ہیں، قیامت کے دن عذاب کیے جائینگے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

(4) لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ

(بخاری، ج:۱، ص:۴۵۸، مسلم، ج:۲، ص:۱۹۹، مشکوٰۃ، ص:۵۰، ابو داؤد، ج:۱، ص:۳۰، نسائی، ج:۲، ص:۱۷۲، ترمذی، ج:۲، ص:۱۰۸، ابن ماجہ ص:۲۶۸، دارمی، ج:۲، ص:۳۷۰، مؤطا امام مالک، ص:۵۹۸، مسند ابو یعلیٰ، ج:۴، ص:۳۷۶، ابن حبان، ج:۸، ص:۵۳۹)

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔

(5) عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ

(بخاری، ج:۲، ص:۸۸۰، ابو داؤد، ج:۲، ص:۲۱۶، مشکوٰۃ، ص:۳۸۶)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بغیر توڑے نہ چھوڑتے۔

(6) دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَوَجَدَ فِیْہِ صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ وَصُوْرَۃَ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَا لَھُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی الصُّوَرَ فِی الْبَیْتِ لَمْ یَدْخُلْ حَتّٰی اَمَرَ بِھَا فَمُحِیَتْ

(صحیح بخاری، ج:۱، ص:۴۷۳)

بعض روایات میں حضرت اسمٰعیل اور ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کا بھی ذکر ہے۔ یہ سب روایات بخاری کی ہیں۔

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے روز کعبہ معظّمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویروں پر نظر پڑی۔ کچھ پیکردار، کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا: خبردار رہو۔ بیشک ان بنانے والوں کے کان تک یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو، اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے۔ پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں۔ جب تک کعبہ معظّمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدم مبارک سے اسے شرف نہ بخشا۔

پتہ چلا صالحین کی تصویریں تبرکاً رکھنا بھی منع ہے بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ مشرکین کے معبود بت نیک بزرگوں کے ناموں پر ہی بنائے گئے تھے۔

(7) حضور اقدس ﷺ کے مرض شریف میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ وام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں۔ ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا۔ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا:

اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ (بخاری، ج:۱،ص:۱۷۹)

یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں۔ یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔

تصاویر ذی روح کی ممانعت میں تمام احادیث عام ہیں۔ ان میں کسی قسم کی تخصیص نہیں۔ تصویر صالح کی ہو یا غیر صالح کی، جسم دار ہو یا مستوی، ہاتھ سے بنی ہو یا عکسی کیمرے کی مدد سے، ساکن ہو یا متحرک، بغیر عذر شرعی بنانا بنوانا یا بطور تعظیم اپنے پاس رکھنا سخت حرام ہے۔

مسئلہ

ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جس میں تصویر ہو، یا جائے نماز پر تصویر ہو یا نمازی کے سامنے یا دائیں بائیں یا سر کے اوپر تصویر ہو تو نماز مکروہ ہوگی مگر تصویر بہت چھوٹی ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے یا تصویر کا سر کٹا ہوا ہو یا تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو یا غیر ذی روح کی تصویر ہو جیسے درخت، پہاڑ، ستارے وغیرہا کی نماز میں کراہت نہیں۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

باب نمبر 18

جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت

آیت (1)

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

(سورۃ غافر/المومن، الآیۃ ۶۰، پ:۲۴، ع:۱۱)

اور تمہارے ربّ نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں (تکبر کرتے ہیں) عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمیشہ دعا کرو، وہابی دیوبندی نجدی کہتے ہیں جنازہ کے بعد دعا نہ کرو۔

حدیث شریف میں ہے:

(1) اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (دعا عبادت ہے)

(کنز العمال، ج:۱،ص:۱۶۷، ترمذی، ج:۲،ص:۱۷۳، مشکوۃ، ص:۱۹۴)

(جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب (ومن) سورۃ المومن، رقم الحدیث: ۳۲۴۷، ص: ۷۴۸، دار السلام الریاض کتاب الدعوات، باب سنہ (الدعاء مخ العبادۃ) ۳۳۷۲، ۷۷۰)

(2) اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (دعا عبادت کا مغز ہے)

(کتاب الدعوات، باب سنہ (الدعاء مخ العبادۃ) ۳۳۷۱، ص: ۷۷۰، ابوداؤد، ج:۱،ص:۲۱۵، ترمذی، ج:۲،ص:۱۷۳، مشکوۃ، ص:۱۹۴، تفسیر مظہری، ج:۸،ص:۲۷۰)

(3) لَیۡسَ شَیۡءٌ اَکۡرَمَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّعَآءِ (مشکوۃ، ص:۱۹۵)

دربارِ ربّ میں دعا سے بڑھ کر عزت والی کوئی چیز نہیں۔

جب دعا کرنا عبادت اور شرعاً محبوب ومطلوب ہے تو نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا بھی بہترین عبادت ہے جو اس عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

آیت(2)

اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ:۲، ع:۶، ۷، سورۃ البقرۃ، آیت:۱۸۶)

دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (کنز الایمان)

آیت شریفہ میں کلمہ اذا ہے۔ یعنی دعا کیلئے مخصوص وقت مقرر نہیں۔ جنازہ کے بعد دعا مانگی جائے یا کسی اور وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور قبول فرمائے گا۔

احادیث شریفہ

(4) اِذَا صَلَّیۡتُمۡ عَلَی الۡمَیِّتِ فَاَخۡلِصُوۡا لَہُ الدُّعَآءَ

(ابن ماجہ، ص:۱۰۹، مشکوۃ، ص:۱۴۶، ابوداوٗد، ج:۲، ص:۱۰۰، الجامع الصغیر، ص:۵۱، صحیح ابن حبان، ج:۶، ص:۳۱، بیہقی، ج:۴، ص:۴۰، بلوغ المرام، ص:۴۰)

جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ لو تو اس کیلئے خالص دعا مانگو۔

مسئلہ

نماز جنازہ پڑھنے کے بعد صفوں کو توڑ کر دعا کرنی چاہئے۔ اسی جگہ کھڑے کھڑے دعا شروع نہ کی جائے تا کہ نماز جنازہ میں زیادتی کے مشابہ نہ ہو۔

(5) مَنۡ صَلّٰی صَلَاۃً فَرِیۡضَۃً فَلَہٗ دَعۡوَۃٌ مُّسۡتَجَابَۃٌ

(الجامع الصغیر، ج:۲، ص:۵۳۳)

جس نے فرض نماز پڑھی اس کی دعا مقبول ہے۔

لہٰذا نماز جنازہ فرض پڑھنے کے بعد جو دعا مانگی جائے ضرور مقبول ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(6) سَلُوا اللّٰہَ مِنۡ فَضۡلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّ اَنۡ یُّسۡئَلَ

(ترمذی، مشکوۃ، ص:۱۹۵، کتاب الدعوات باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک:۳۵۷۱، ص:۸۱۴)

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ اس سے مانگا جائے۔

لہٰذا جو نماز جنازہ کے بعد دعا مانگے اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

(7) مَنۡ لَّمۡ یَسۡئَلِ اللّٰہَ یَغۡضَبُ عَلَیۡہِ

(ابن ماجہ، ص:۲۸۰، ترمذی، ج:۲، ص:۱۷۵، مشکوۃ، ص:۱۹۵)

جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

پتہ چلا کہ جو شخص جنازے کے بعد دعا کر کے مغفرت نہ مانگے، ربّ تعالیٰ کا غضب لے کر آئیگا۔

(8) تَرۡکُ الدُّعَآءِ مَعۡصِیَۃٌ (کنوز الحقائق)

دعا کو چھوڑنا گناہ ہے۔ لہٰذا بعد جنازہ دعا ناجائز سمجھ کر چھوڑنا بھی سخت گناہ ہے۔

پرخار راہ برہنہ پا تشنہ آب دور
مولیٰ پڑی ہے آفت جا نکاہ لے خبر

(9) اِنَّ رَبَّکُمۡ حَیِیٌّ کَرِیۡمٌ یَّسۡتَحۡیِیۡ مِنۡ عَبۡدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیۡہِ اَنۡ یَّرُدَّہُمَا صِفۡرًا

(ابوداوٗد، ج:۱، ص:۲۱۵، ابن ماجہ، ص:۲۸۳، مستدرک، ج:۱، ص:۵۳۵، ترمذی، ج:۲، ص:۱۷۰، کتاب الاسماء والصفات، ص:۶۹، کنز العمال، ج:۱، ص:۱۶۷، مشکوۃ، ص:۱۹۵، تفسیر مظہری، ج:۸، ص:۲۷۰)

بے شک تمہارا ربّ بہت زیادہ حیا اور بخشش والا ہے۔ اپنے بندے سے
حیا فرماتا ہے جب وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے تو اس کے ہاتھ خالی موڑ دے
(کیونکہ اس کے حبیب ﷺ کا امتی ہے)۔

وہی ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

(10) حدیث قدسی میں ہے:

وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ

(بخاری، ج:۲، ص:۹۶۳، مشکوٰۃ، ص:۱۹۷)

(فرائض ونوافل کے ذریعے جو بندہ میرا مقرب بن جاتا ہے) اگر وہ مجھ
سے مانگے تو ضرور بر ضرور میں اس کا سوال پورا کروں گا اور اگر مجھ سے
(عذاب قبر وتکالیف دوزخ وغیرہ سے) پناہ مانگے تو میں ضرور بر ضرور
اسے پناہ دوں گا۔

لہٰذا جنازے کے بعد بھی عذاب قبر ودوزخ سے بچنے کی دعا کی جائے تو محبوب
بندوں کی دعا بفضلہٖ تعالیٰ ضرور قبول ہوگی۔

بے ان کے واسطے کہ خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

(11) اَلدُّعَآءُ یَرُدُّ الْبَلَآءَ (الجامع الصغیر، ص:۲۵۹)

دعا بلا کو ٹال دیتی ہے۔

(12) اِنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ
عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَآءِ۔

(کتاب الدعوات باب (من فتح لہ منکم باب الدعاء) ۳۵۴۸، ص ۸۰۸، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص:۱۹۵)

بے شک دعا نفع دیتی ہے جو کچھ (تقدیر میں) اترا اور جو کچھ ابھی نہیں

اترا۔ پس اے اللہ کے بندو تم پر دعا کرنا لازم ہے۔
اللہ تعالیٰ کے بندے تو بعد نماز جنازہ میت کے نفع کیلئے دعا کرتے ہیں لیکن نفس
ودیو کے بندے دعا نہیں کرتے بلکہ روکتے ہیں۔ ایسے لوگ مردوں کے دشمن ہیں۔

(13) اَکْثِرْ مِنَ الدُّعَآءِ فَاِنَّ الدُّعَآءَ یَرُدُّ الْقَضَآءَ الْمُبْرَمَ

(الجامع الصغیر، ج:۱، ص:۸۶)

دعا بکثرت مانگ کہ دعا تقدیر مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن
کون بچائے بچاتے یہ ہیں

تقدیر تین قسم پر ہے:

(1) مبرم حقیقی

کہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں۔ اس کی تبدیلی ناممکن ہے۔ اکابر محبوبان خدا
اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا
ہے۔

(2) معلق محض

کہ صحف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔ اس تک
اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے۔ ان کی دعا سے، ان کی ہمت سے ٹل جاتی ہے۔

(3) معلق شبیہ بہ مبرم

کہ صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے اس تک خاص
اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اسی کو فرماتے ہیں، میں قضائے
مبرم کو رد کر دیتا ہوں۔ حدیث شریف میں اسی کی نسبت ارشاد ہوا کہ دعا قضائے مبرم کو
ٹال دیتی ہے۔

قاضی ثنا اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے

صاحبزادوں حضرت محمد سعید وحضرت محمد معصوم رحمہما اللہ تعالیٰ کے استادِ مکرم ملا طاہر لاہوری پر حضرت مجدد قدس سرہ العزیز کی اچانک نظر پڑی کہ ان کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے "ھٰذَا شَقِیٌّ" یہ بدبخت ہے۔ یہی بات حضرت نے اپنے صاحبزادوں کو سنائی تو صاحبزادوں نے عرض کی، حضور دعا فرمائیے ہمارے استاد سعادت مندوں میں لکھے جائیں۔

حضرت مجدد قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہم نے لوح محفوظ پر دیکھا تو لکھا ہوا تھا کہ ملا صاحب شقی ہیں اور یہ ہے بھی قضائے مبرم لیکن صاحبزادوں نے عرض کی کہ ہم تو اپنے استادِ مکرم کی تقدیر بدلوا کر چھوڑیں گے۔

چنانچہ حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں:

فَدَعَوْتُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ رَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ فَضْلُكَ غَيْرُ مُقْتَصَرٍ عَلٰى اَحَدٍ اَرْجُوكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمِيْمِ اَنْ تُجِيْبَ دَعْوَتِيْ فِيْ مَحْوِ كِتَابِ الشِّقَاءِ مِنْ نَاصِيَةِ مُلَّا طَاهِرٍ وَاِثْبَاتِ السَّعَادَةِ مَكَانَهٗ كَمَا اَجَبْتَ دَعْوَةَ السَّيِّدِ السَّنَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

پس میں نے اللہ سبحانہ سے دعا مانگی اور عرض کی: اے اللہ تعالیٰ! تیری رحمت وسیع اور تیرا فضل ہر ایک پر بے پایاں ہے۔ تیرے فضل وکرم کی امید پر عرض کرتا ہوں کہ ملا طاہر کی پیشانی پر شقاوت کی جگہ سعادت لکھ دے۔ میری یہ التجا قبول فرما جس طرح سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی۔

فرماتے ہیں جب میں نے دعا سے فراغت پائی تو ادھر لوح محفوظ سے اور ادھر ملا طاہر کی پیشانی سے بدبخت کا لفظ مٹا کر سعادت کا لفظ لکھا جا رہا تھا۔

(تفسیر مظہری، سورہ رعد ج:۵، ص:۲۴۶)

ہم نماز جنازہ کے بعد مل کر میت کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اگر اس بیچارے بندے کی تقدیر بری ہے تو کسی نیک بندے کے صدقے اس کی نجات ہو جائے۔

میری تقدیر بری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محوو اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

اعتراض

وہابی دیوبندی نجدی کہتے ہیں کہ جنازہ خود دعا ہے اس کے بعد دعا نہیں کرنی چاہئے۔

جواب

مشکوٰۃ شریف میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

اَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (مشکوٰۃ شریف، ص:۲۰۱)

یعنی افضل دعا الحمد شریف ہے۔

تم نماز کے بعد دعا کیوں مانگتے ہو؟ افضل دعا تو نماز میں مانگ لی۔



باب نمبر 19

دفن کے بعد قبر پر اذان کہنے کا ثبوت

دربدر کب تک پھریں خستہ خراب
طیبہ میں مدفن عنایت کیجئے
خاک ہوجائیں در پاک پہ حسرت مٹ جائے
یاالٰہی نہ پھرا بے سروسامان ہم کو

زیادہ نیکی بہتر ہے

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے:

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ (پ:۲، ع:۷، سورۃ البقرۃ، آیت:۱۸۴)

پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کیلئے بہتر ہے۔ (کنزالایمان)

معتبر کتب میں ہے کہ قبر پر اذان کا جواز یقینی ہے۔ ہرگز شرع مطہر سے اس کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہوسکتا۔

قبر میں شیطان کا دخل

جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور نکیرین سوال کرتے ہیں شیطان رجیم وہاں خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں (العیاذ باللہ تعالیٰ) بہکاتا ہے۔

امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا گیا:

اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا سُئِلَ مَنْ رَّبُّكَ تَرَاءٰى لَهُ الشَّيْطٰنُ فَيُشِيْرُ اِلٰى

نَفْسِهٖ اَنِّيْ اَنَا رَبُّكَ فَلِهٰذَا وَرَدَ سُوَالُ التَّثْبِيْتِ لَهٗ حِيْنَ يُسْئَلُ (نوادر الاصول از امام ترمذی، ص:۳۲۳)

یعنی جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا ربّ کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا ربّ ہوں اسی لیے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ وہ حدیثیں اس کی تائید کرتی ہیں جن میں آیا ہے کہ میت کو دفن کرتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ

اے اللہ! اس میت کو شیطان سے بچا۔

اگر شیطان کا قبر میں دخل نہ ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیوں فرماتے؟

اذان سے شیطان بھاگتا ہے

صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ اذان سے شیطان دفع ہوجاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهٗ حُصَاصٌ

(بخاری، مسلم، ج:۱، ص:۱۶۷)

جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر پیچھے سے ہوا نکالتا ہوا بھاگتا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے واضح کہ اذان سے شیطان چھتیس (۳۶) میل تک بھاگ جاتا ہے اور خود حدیث میں حکم آیا کہ جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہوجائے گا۔

لہٰذا قبر پر اذان عین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد ہوئی۔

دفن کے بعد قبر پر اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا سنت ہے

جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے رہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دریافت کرنے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لَقَدَ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (مشکوٰۃ، ص:۲۶، مسند امام احمد، ج:۳، ص:۳۷۷)

اس نیک مرد پر قبر تنگ ہوئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور فرمائی یعنی بار بار سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے کی برکت سے میت پر آسانی ہوگئی۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر اللہ اکبر بار بار فرمایا ہے اور یہی کلمہ مبارکہ اذان میں چھ (۶) بار آیا ہے تو عین سنت ہوا۔ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں۔ اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ ذکر کرنے سے زیادہ رحمت الٰہی کا نزول ہوگا نہ کہ نقصان۔

(مشکوٰۃ، ص:۲۵، بخاری، ج:۱، ص:۱۸۴، مسلم، ج:۲، ص:۳۸۶، ترمذی، ج:۱، ص:۲۰۵، نسائی، ج:۱، ص:۲۳۳، ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۹۷)

اذان میں میت کو کلمہ پاک پڑھنے اور نکیرین کے سوالوں کے صحیح جوابات دینے کی تلقین

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(ابن ماجہ، ص:۱۰۵، ابوداؤد، ج:۲، ص:۸۸، مسلم، ج:۱، ص:۳۰۰، نسائی، ج:۱، ص:۲۰۲، ترمذی کتاب الجنائز باب

ماجاء فی تلقین المریض عند الموت الخ، ج:۱، ص:۱۹۲)

اپنے مردوں کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھاؤ، جو مر رہا ہو وہ مجازاً مردہ اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے۔

بے شک اذان میں کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین جگہ موجود ہے بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔

سوال من ربك کا جواب

اذان کی ابتدا میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور آخر میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سننے سے میت کو یاد آئیگا کہ میرا ربّ اللہ ہے۔

سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ کا جواب

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تعلیم کریں گے۔ میں انہیں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہوں۔

قبر کے یہ سوالات و جوابات ان کتب حدیث میں موجود ہیں۔

(مشکوٰۃ، ص:۲۵، بخاری، ج:۱، ص:۱۸۴، مسلم، ج:۲، ص:۳۸۶، ترمذی، ج:۱، کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر، ۱۷۱، ص:۲۵۸، نسائی، ج:۱، ص:۲۳۳، ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۹۷)

سوال مَا دِيْنُكَ کا جواب

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سے اشارہ ہوگا کہ میرا دین وہ ہے جس میں نماز رکن وستون ہے کہ:

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ

تو بعد دفن قبر پر اذان دینا عین ارشاد کی تعمیل ہے۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے سے آگ بجھتی ہے

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

اَطْفِؤُ الْحَرِيْقَ بِالتَّكْبِيْرِ

آگ کو تکبیر سے بجھاؤ (ابویعلیٰ، مجمع الزوائد ج:۱ص:۱۳۸)

حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں:

اِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا فَاِنَّهٗ يُطْفِىءُ النَّارَ

(ابن عساکر، الکامل ابن عدی، ج:۱۰ص:۱۴۶۹)

جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کا بکثرت ورد کرو، وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

چوں عذاب قبر آتش است و دست شما آں نمیرسد تکبیر باید گفت تا مردگان از آتش دوزخ خلاص یابند۔ (وسیلۃ النجات)

جب قبر کا عذاب بھی آگ ہے اور تم اسے بجھا نہیں سکتے تو تکبیر کہو تا کہ مردے دوزخ کی آگ سے نجات پائیں۔

دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہوکر دعا مانگنا سنت ہے

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب دفن میت سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرما کر ارشاد فرماتے:

اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهٗ بِالتَّثَبُّتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ

یعنی اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو اور اس کیلئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس سے سوال ہوگا۔ (ابوداؤد ج:۲ص:۱۰۳، حاکم، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہو جاتی، حضور سید عالم ﷺ قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهٖ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهٗ وَلَا تَبْتَلِهٖ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَالَا طَاقَةَ لَهٗ

بہٖ۔ (در منثور، ج:۴ص:۸۳)

الٰہی ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الٰہی سوال کے وقت اس کی زبان درست رکھ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جس کی اسے طاقت نہ ہو۔ (سعید بن منصور فی سننہ)

اذان دعا ہے

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

كُلُّ دُعَاءٍ ذِكْرٌ وَّكُلُّ ذِكْرٍ دُعَآءٌ

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔ (مرقاۃ، ج:۵ص:۱۱۳)

رسول اللہ ﷺ نے خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔ (صحیحین)

پس اذان دعا ہے اور بلاشبہ دفن کے بعد قبر کے پاس کہنا سنت ہے۔

اذان کے سبب دعا قبول ہوتی ہے

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ

(ابوداؤد، مستدرک، ج:۱ص:۱۹۸)

دو دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ ایک اذان کے وقت اور ایک جہاد میں جب کفار سے لڑائی ہو۔

اور فرماتے ہیں: ﷺ

اِذَا نَادَى الْمُنَادِىْ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَآءُ

(ابویعلیٰ، ابوداؤد، مستدرک، ج:۱ص:۵۴۶)

جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔

لہٰذا بعد دفن اذان کہنے کے بعد دعا مانگی جائے تو ضرور قبول ہوگی۔

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا

تیری رحمت اگر شامل ہے یا غوث رضی اللہ عنہ

اذان باعث مغفرت ہے

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهٰى اَذَانِهٖ وَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ سَمِعَهٗ (مسند امام احمد، ج:۲، ص:۱۳۶، طبرانی)

اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے موذن کیلئے اتنی ہی وسیع مغفرت آتی ہے اور جس تر وخشک چیز کو اس کی آواز پہنچتی ہے اذان دینے والے کیلئے استغفار کرتی ہے۔

مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول ہے

خود حدیث شریف میں وارد ہے کہ مغفوروں سے دعا منگوانی چاہئے۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَ مُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ (مسند امام احمد، ج:۲، ص:۱۲۸)

جب تو حاجی سے ملے، اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس سے اپنے لیے استغفار کرا کہ وہ بخشا ہوا ہے۔ پس دفن کے بعد قبر کے پاس کسی نیک آدمی سے اذان کہلوائی جائے تا کہ اس کی بخشش ہو پھر میت کیلئے دعا کرے تو اس کی دعا میں قبولیت کی زیادہ امید ہے۔

اذان ذکر خدا عزوعلا اور ذکر مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

(پ:۲۲، ع:۳، سورۃ الاحزاب، آیت:۴۱)

اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کرو بکثرت ذکر کرنا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ (پ:۳۰، ع:۱۹، سورۃ الم نشرح، آیت:۴)

(اے پیارے محبوب ﷺ) اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (کنز الایمان)

امام ابن عطا پھر امام قاضی عیاض وغیرہما ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِيْ فَمَنْ ذَكَرَكَ فَقَدْ ذَكَرَنِيْ

میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا۔ جو تمہارا ذکر کرے وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ (نسیم الریاض، ج:۱، ص:۱۲۵)

لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر عین ذکر خدا ہے اور ذکر الٰہی سے رحمت نازل ہوتی ہے اور عذاب دور ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَامِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

(مسند احمد، ج:۵، ص:۲۳۹، بیہقی)

کوئی چیز ذکر خدا سے زیادہ عذاب خدا سے نجات بخشنے والی نہیں۔

اور خود اذان کی نسبت حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِذَا اُذِّنَ فِيْ قَرْيَةٍ اٰمَنَهَا اللّٰهُ مِنْ عَذَابِهٖ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:۱، ص:۲۵۷)

جب کسی بستی میں اذان کہی جائے اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس دن عذاب

سے محفوظ رکھتا ہے۔ (برابر ہے وہ بستی زندوں کی ہو یا مردوں کی)

سید عالم ﷺ صحیح حدیث میں ذکر کرنے والوں کی نسبت فرماتے ہیں:

حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ

(مسلم، ج:۲، ص:۳۴۵، ترمذی، کتاب الدعوات باب ماجاء فی القوم یجلسون الخ، رقم حدیث:۳۳۷۸، ص:۷۷۱)

انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

اُذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ

(احمد، طبرانی، المعجم الکبیر، ج:۲۰، ص:۱۵۹)

ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ کا ذکر کر۔

ہمیں حکم ہے کہ ہم ہر سنگ و درخت کے پاس ذکر الٰہی کریں، قبر مومن کے پتھر کیا اس حکم سے خارج ہیں؟

اذان بے شک ذکر خدا ہے۔ پھر خدا جانے ذکر خدا سے روکنے کی وجہ کیا ہے؟

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی ﷺ

اذان سے گھبراہٹ اور پریشانی دور ہوتی ہے

خود ظاہر اور حدیثوں سے بھی ثابت ہے کہ مردے کو اس نئے تنگ و تار مکان میں سخت وحشت اور گھبراہٹ ہوتی ہے مگر جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور اذان سے وحشت دفع ہوتی ہے اور دل کو اطمینان ہوتا ہے کہ وہ ذکر خدا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. (پ:۱۳، ع:۱۰، سورۃ الرعد:۲۸)

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ (کنز الایمان)

حضور سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں:

نَزَلَ اٰدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادٰى بِالْاَذَانِ (ابونعیم، ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء، ج:۲، ص:۱۰۷)

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے انہیں گھبراہٹ ہوئی تو جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتر کر اذان دی۔

حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے، فرمایا: مجھے حضور سید عالم ﷺ نے غمگین دیکھا تو ارشاد فرمایا:

يَا ابْنَ اَبِىْ طَالِبٍ اِنِّىْ اَرَاكَ حَزِيْنًا فَمُرْ بَعْضَ اَهْلِكَ يُؤَذِّنُ فِىْ اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ دَرْءٌ لِلْهَمِّ (مسند الفردوس، مرقات، ج:۲، ص:۱۴۹)

اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں، اپنے کسی گھر والے سے کہہ کر تیرے کان میں اذان کہے، اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

اور مولا علی تک جس قدر اس حدیث شریف کے راوی ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب نے فرمایا:

فَجَرَّبْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ كَذٰلِكَ

میں نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ (ابن حجر، مرقاۃ)

اگر میت کے غم والم اور گھبراہٹ کو دور کرنے کیلئے بعد دفن قبر پر اذان کہی جائے تو یہ عین ارشاد کے مطابق ہے۔

لحد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

اعتراض

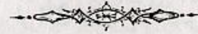
مانعین اعتراض کرتے ہیں کہ اذان تو نماز کیلئے ہوتی ہے۔ دفن کے بعد قبر پر جو

اذان دیتے ہو وہ کون سی نماز کیلئے ہے؟

جواب

وہ نہیں جانتے کہ اذان میں کیا کیا اغراض و منافع ہیں۔ شرع مطہر نے نماز کے علاوہ کئی جگہوں پر اذان مستحب فرمائی ہے۔ درج ذیل مقامات پر اذان کہنا سنت ہے:

نماز پنجگانہ کیلئے' بچہ کے کان میں' آگ لگنے کے وقت' جب جنگ واقع ہو' مسافر کے پیچھے' جن کے ظاہر ہونے پر' غصہ والے پر جو مسافر کہ راستہ بھول جائے' مرگی والے کیلئے۔ (درمختار شامی ج:۱ ص:۲۸۳)



باب نمبر 20

ایصال ثواب اور فاتحہ کا ثبوت

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گور غریباں سے
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) امت کا حامی ہے خدا (جل جلالہ) بندوں کا والی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ:۲۸' ع:۴' سورۃ الحشر:۱۰)

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (کنزالایمان)

حدیث پاک میں دعا کو عبادت اور عبادت کا مغز فرمایا گیا۔ آیت سے ثابت ہوا کہ زندوں کی عبادت یعنی دعا سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی ایصال ثواب ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (پ:۲۴' ع:۶' سورۃ المومن:۷)

اور (وہ فرشتے) مسلمانوں کی مغفرت (بخشش) مانگتے ہیں۔ (کنزالایمان)

ثابت ہوا کہ فرشتوں کی عبادت یعنی دعائے بخشش کا فائدہ مسلمانوں کو پہنچتا ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ فرشتوں کا عقیدہ اہلسنّت وجماعت بریلوی عقیدہ کے موافق ہے کہ وہ ایصال ثواب کے قائل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

روشن کر قبر بے کسوں کی
اے شمعِ جمالِ مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دست دل سے
دامانِ خیالِ مصطفائی ﷺ

احادیث مبارکہ

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

(1) اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهٗ

(النہایہ، ص:۴۰۷، مشکوۃ، ص:۳۲، شرح الصدور، ص:۱۲۷، جامع الصغیر، ص:۵۸، مسند امام احمد، ج:۲، ص:۲۷۲، مصابیح السنۃ، ج:۱، ص:۱۶۷)

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین عمل (مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے) صدقہ جاریہ اور علم جس سے نفع حاصل کیا جائے اور نیک اولاد جو اس کیلئے دعا کرتی رہے۔

پتہ چلا مسلمان میت کیلئے مسلمان کا دعا کرنا اس میت کو ہمیشہ نفع دیتا ہے۔

(2) مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ

(شعب الایمان، ج:۷، ص:۱۶، مشکوۃ، ص:۲۰۶، شرح الصدور، ص:۱۲۷، بیہقی)

مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ دعا کا منتظر رہتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے اس کو پہنچے۔ پس

جب اس کو کسی کی دعا پہنچتی ہے تو دعا کا پہنچنا اسے دنیا اور دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کی مثل اجر وثواب ورحمت عطا فرماتا ہے اور بے شک زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ ان کیلئے بخشش کی دعا مانگی جائے۔

(3) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سید عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَّوْتَانَا وَنَحُجُّ عَنْهُمْ وَنَدْعُوْا لَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذٰلِكَ اِلَيْهِمْ

اے اللہ تعالیٰ کے رسول (علیک الصلوٰۃ والسلام) ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے رہتے ہیں (تیجا، ساتا، چالیسواں وغیرہ) ان کے لئے حج کرتے ہیں۔ ہم ان کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں کیا یہ انہیں پہنچتا ہے؟

فَقَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ لَيَصِلُ وَيَفْرَحُوْنَ بِهٖ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُهْدِىَ اِلَيْهِ

رسول پاک ﷺ نے فرمایا: بیشک ضرور پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک طبق (ٹرے جس میں کھانے وغیرہ رکھے ہوں) پر خوش ہوتا ہے جبکہ اس کو ہدیہ کیا جائے۔

(عینی شرح ہدایہ، ج:۱، ص:۱۶۱، ابو حفص، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مع طحطاوی، ص:۶۲۱)

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

مَامِنْ اَهْلِ مَيِّتٍ يَّمُوْتُ مِنْهُمْ مَّيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا اَهْدَاهَا لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلٰى طَبَقٍ مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ

اَهْدَاهَا اِلَيْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْنَ لَا يُهْدٰى اِلَيْهِمْ شَيْءٌ

(شرح الصدور، ص:۱۲۹، طبرانی)

جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کے گھر والے اس میت کی طرف سے صدقہ کرتے رہتے ہیں (تیجا، ساتا چالیسواں، سالانہ) تو جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام اس صدقہ کو ایک نورانی طبق میں رکھ کر میت کے پاس لے جاتے ہیں، پس قبر کے کنارے کھڑے ہو کر کہتے ہیں، اے گہری قبر والے! یہ ہدیہ وتحفہ تیرے گھر والوں نے تجھے بھیجا تو اسے قبول کر۔ تو وہ ہدیہ قبر والے کے جسم پر داخل ہو جاتا ہے۔ وہ اس کو دیکھ کر دل سے بھی خوش ہوتا ہے اور اوپر سے بھی اور اس قبر والے کے ہمسائے جنہیں (ان کے گھر والوں، ایصال ثواب کے منکروں کی طرف سے) کوئی ہدیہ ثواب نہیں پہنچا، غمگین ہوتے ہیں۔

(5) يَا اَصْحَابِىْ لَا تَنْسَوْا اَمْوَاتَكُمْ فِىْ قُبُوْرِهِمْ خَاصَّةً فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاِنَّ اَرْوَاحَهُمْ يَاْتُوْنَ بُيُوْتَهُمْ فَيُنَادِىْ كُلُّ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَلْفَ مَرَّةٍ مِّنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اَعْطِفُوْا عَلَيْنَا بِدِرْهَمٍ اَوْ بِرَغِيْفٍ اَوْبِكِسْرَةِ خُبْزٍ اَوْ بِدَعْوَةٍ اَوْ بِقِرَاءَةِ اٰيَةٍ اَوْ بِكِسْوَةٍ كَسَاكُمُ اللّٰهُ مِنْ لِّبَاسِ الْجَنَّةِ

(روح البیان، ج:۴، ص:۳۶۶)

حضور رحمت عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:

اے میرے اصحاب (اے میرے امتیو!) اپنے مردوں کو ان کی قبروں میں بھلا نہ دینا خصوصاً رمضان شریف کے مہینے میں۔ اس لیے کہ یقیناً ان کی روحیں اپنے اپنے گھروں میں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک

روح اپنے گھر والوں، مردوں، عورتوں کو ہزار مرتبہ پکارتی ہے کہ ہم پر مہربانی کرو۔ ایک درہم (صدقہ کا ثواب) دیکر یا ایک روٹی صدقہ کرکے یا روٹی کا ایک ٹکڑا دے کر یا دعا کر کے ہم پر مہربانی کرو یا ایک آیت پڑھ کر (اس کا ثواب ہمیں پہنچا کر) یا ایک کپڑا دے کر ہم پر مہربانی کرو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ جنت کا لباس پہنائے۔

ثابت ہوا سنی مسلمان مردوں کو ختم پڑھ کر ہمیشہ ثواب پہنچانا حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کے ارشاد کی تعمیل ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں۔

(6) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک مینڈھا ذبح کر کے یہ پڑھا:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّةِ مُحَمَّدٍ

(مسلم، ج:۲، ص:۱۵۶، ترمذی، ج:۱، ص:۲۷۸، مشکوٰۃ، ص:۱۲۷، ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۹)

اے اللہ! اس کو میری اور میری آل اور میری امت کی طرف سے قبول فرما۔

جس کو ایصال ثواب کرنا ہو اس کا نام لینا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہوا۔

(7) اُمَّتِىْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِهَا لَاذُنُوْبَ عَلَيْهَا تُمَحَّصُ عَنْهَا بِاِسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَهَا (طبرانی، شرح الصدور، ص:۱۳۸)

رحمت عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: میری امت، امت مرحومہ ہے۔ وہ اپنے گناہوں کے ساتھ اپنی قبروں میں داخل ہوں گے اور اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ ان پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ مسلمانوں کی ان کے حق میں بخشش کی دعا سے ان کے گناہ دور کر دیئے جائیں گے۔

(8) مسلمانوں کو ثواب پہنچتا ہے

عاص بن وائل (جو کہ کافر تھا) نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے۔ پھر اس کے بیٹے عمرو نے چاہا کہ باقی پچاس اس کی طرف سے وہ آزاد کر دیں۔ کہنے لگے میں تو آزاد نہ کروں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ پوچھ لوں۔ چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے (۱۰۰) غلام آزاد کیے جائیں اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس آزاد کر دیئے ہیں اور اس پر پچاس غلام باقی ہیں تو کیا اس کی طرف سے میں آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْحَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ

اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا اس کی طرف سے حج کرتے، یہ سب کچھ اسے پہنچ جاتا۔ (ابوداؤد، ج:۲، ص:۴۳، مشکوۃ شریف، ص:۲۶۶)

معلوم ہوا کہ کافر کو کوئی صدقہ نفع ونجات نہیں دیتا اور مسلمان کو مالی اور بدنی ہر قسم کی عبادت کا ثواب پہنچتا ہے۔



باب نمبر 21

فاتحہ اور ختم کا ثبوت

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں درود

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ (پ:۸، ع:۱)

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔ (کنز الایمان)

مختصر تشریح

اس آیت کا نزول خاص ہے کہ جس جانور کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا، اسے کھالو وہ حلال ہے۔ بشرطیکہ ذبح کرنے والا مسلمان یا اہل کتاب ہو لیکن حکم عام ہے یعنی جس پاکیزہ چیز پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے، اسے کھانا جائز ہے۔ لہٰذا تیجا، ساتا، دسواں، چالیسواں، سالانہ، گیارہویں شریف، بارہویں شریف، شب برات وغیرہا کے کھانے جائز ہوئے کیونکہ ان کھانوں پر قرآن شریف، درود شریف، ذکر و اذکار پڑھے جاتے ہیں جو انہیں حرام سمجھے وہ شریعت پر زیادتی کرتا ہے۔

احادیث شریفہ

(1) مَنْ لَقَمَ اَخَاهُ لُقْمَةً حُلْوَةً صَرَّفَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَارَةَ

الْمَوْقِفِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (روح البیان، ج:۴، ص:۳۶۶)

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو ایک میٹھا لقمہ کھلائے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیف دور فرمائے گا۔

(2) میت کیلئے صدقہ وخیرات کرنا

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ

یارسول اللہ ﷺ ام سعد یعنی میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کیلئے کونسا صدقہ افضل ہے؟

قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ

فرمایا: پانی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کیلئے ہے۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۶۸۴، ۱۶۸۱، ۳۶۶۶، ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ، ج:۱، ص:۱۶۹)

(3) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی غیر موجودگی میں ان کی والدہ فوت ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْھَا اَیَنْفَعُھَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَنْھَا

یارسول اللہ (ﷺ) میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور میں ان کے پاس موجود نہیں تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا انہیں اس کا فائدہ ہو گا؟

قَالَ نَعَمْ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں،

قَالَ فَاِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّ حَائِطِی الْمِخْرَافَ صَدَقَۃٌ عَلَیْھَا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف

باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ (بخاری شریف، ج:۱، ص:۳۸۶)

معلوم ہوا کہ صدقہ وخیرات ونیاز پر جسے ایصال ثواب کرنا ہو اس کا نام لینے سے وہ چیز حرام نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنویں اور باغ پر اپنی ماں کا نام لیا۔

(4) صدقہ قبر کی آگ کو بجھاتا ہے

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِیُٔ عَنْ اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ

(طبرانی کبیر، ج:۱۸، ص:۲۴۸، جامع صغیر، ص:۱۲۶، کامل ابن عدی، ج:۲، ص:۲۶۹، شرح الصدور، ص:۱۲۸)

بے شک صدقہ، صدقہ والوں سے قبروں کی گرمی کو بجھاتا ہے۔

(5) فاتحہ میں شفا ہے

رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَاتِحَۃُ الْکِتٰبِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ (الجامع الصغیر، ج:۱، ص:۳۶۰)

الحمد شریف سورہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

(6) مَنْ قَرَاَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَکَاَنَّمَا قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

جس نے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سورۃ ایک بار پڑھی گویا اس نے تیسرا حصہ قرآن پڑھ لیا۔

ہر ختم پر کم از کم تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سورۃ پڑھی جاتی ہے جس سے پورے ختم قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

(7) اِذَا خَتَمَ الْعَبْدُ الْقُرْاٰنَ صَلّٰی عَلَیْہِ عِنْدَ خَتْمِہٖ سِتُّوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ (الجامع الصغیر، ج:۱، ص:۴۱)

جب بندہ قرآن ختم کرے تو اس کے ختم قرآن کے وقت ساٹھ ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

(8) عِنْدَ کُلِّ خَتْمَۃٍ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ (کنوز الحقائق)

ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

(9) مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهٗ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ (شرح الصدور، ص:۱۳۰، التذکرہ القرطبی، ج:۱، ص:۹۷)

جو شخص قبروں کے پاس سے گزرا اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ سورۃ گیارہ بار پڑھی۔ پھر اس کا ثواب مردوں کو بخشا تو اس بخشنے والے کو مردوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب ملے گا۔

(10) مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ كَانُوْا شُفَعَاءَ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى (شرح الصدور، ص:۱۳۰)

جو شخص قبرستان جائے اور سورۃ فاتحہ اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اور اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ کر عرض کرے۔ اے اللہ تعالیٰ! جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا اس کا ثواب میں نے قبروں والے مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخشا تو وہ قبروں والے تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کیلئے شفیع بنتے ہیں یعنی (سفارش کر کے جنت میں لے جاتے ہیں)۔

اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی نے تقویۃ الایمان میں نبی اکرم ﷺ کو شفیع وجیہہ ماننے والے کو مشرک لکھا یہاں سارے قبروں والے شفیع بن رہے ہیں!

(11) کھانا سامنے رکھ کر اس پر کلام پاک پڑھنا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور شکایت کی کہ اس کے گھر میں ہر شے سے برکت

ختم ہوگئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَيْنَ اَنْتَ مِنْ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ مَا تَلَيْتَ عَلٰى طَعَامٍ وَّلَا اِدَامٍ اِلَّا اَنْمَى اللّٰهُ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ وَالْاِدَامِ

تو آیت الکرسی سے کہاں غافل رہا تو جس کھانے اور سالن پر آیت کرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کھانے اور سالن میں برکت بڑھا دے گا۔

(تفسیر در منثور از علامہ جلال الدین السیوطی قدس سرہ، ج:۱، ص:۳۲۳)

اس حدیث پاک سے کھانا سامنے رکھ کر اس پر قرآن پڑھنا ثابت ہوا کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کا خود حضور اقدس ﷺ نے حکم فرمایا اور بسم اللہ بھی قرآن ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ صدقہ ایک نیکی ہے۔ تلاوت دوسری نیکی ہے۔ نیکی کے ساتھ نیکی ملانا نیکیوں میں اضافہ ہے۔

(12) کھانے پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت رسول ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حدیث شریف میں ہے:

ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى اٰلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ

یعنی رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: اے اللہ تعالیٰ! سعد بن عبادہ کے گھر والوں کو رحمت اور برکت عطا فرما۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا: (ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۵۸)

کھانے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہوا۔

(13) نیک کام کیلئے دن مقرر کرنا ثابت ہے

نیک کام کیلئے دن مقرر کرنا رسول پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی

سنت ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ (بخاری شریف، ج:۱، ص:۱۵۹)

نبی کریم ﷺ ہر ہفتہ کے روز کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر مسجد قبا میں تشریف لے جاتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(14) كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَذْكُرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ (بخاری، ج:۱، ص:۱۶، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔

وہابیوں دیوبندیوں کا اعتراض (۱)

جس چیز پر غیر خدا کا نام آجائے وہ حرام ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ جس چیز پر اللہ کے غیر کا نام لیا جائے وہ حرام ہے۔ لہٰذا تیجہ، ساتا، چالیسواں، گیارہویں، بارہویں کے ختم کا کھانا حرام ہے۔

جواب

اھل، اھلال سے ہے جس کا معنی ہے آواز بلند کرنا۔ ذبح کے وقت آواز بلند کرنے کو بھی اہلال کہتے ہیں۔ آیت کے اس حصے کا مفہوم یہ ہے کہ جو جانور غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا اس کا کھانا حرام ہے۔ اگر اس سے صرف غیر خدا کا نام لینا مراد لیا جائے تو دنیا میں کوئی شے بھی حلال نہیں رہے گی۔ جیسے مسلمانوں کا ملک، سعید کا بکرا، حمید کا کرتا، نوید کی بیوی وغیرہا جب گنگا کا پانی اور گائے جو مشرکین کی معبود ہے حرام نہ ہوئی تو صرف نسبت کیسے حرام کر دے گی۔

اعتراض (2)

سنیو! بائیس رجب کو تمہارا کونڈا ہوگا (کونڈا پنجابی میں ہلاکت کو کہتے ہیں)۔ کیونکہ تم اس تاریخ کو کونڈوں کا ختم دلواتے ہو۔

جواب

بخاری شریف کی حدیث ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

(بخاری شریف، ج:۲، ص:۸۱۷، ترمذی، ج:۲، ص:۵، کتاب الاطعمۃ باب ماجاء فی حب النبی ﷺ الحلواء، ابن ماجہ، ص:۲۴۶، مشکوٰۃ، ص:۳۶۴)

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حلوہ اور شہد ہمیشہ ہی پسند تھا۔

جس نے نبی اکرم ﷺ کی پسندیدہ چیز سے پیار کیا اس کی تو ہوگئی عید، اسے سو شہید کا درجہ ملا اور جس نے رسول پاک ﷺ کی پسند کو ٹھکرایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کر کے دوزخی بنا کونڈا تو اس کا ہوا۔

اور حدیث شریف میں ہے جو شخص کسی مسلمان کا جائز طریقے سے دل خوش کرے:

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ السُّرُوْرِ مَلَكًا

اس خوشی کا اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے (جو موت، قبر، حشر، پل صراط ہر تکلیف سے بچا کر اسے جنت میں داخل کرے گا) (شرح الصدور، ص:۶۶)

حلوہ کھلا کر مسلمانوں کا دل خوش کرنے والے کی نجات کا سامان بن گیا اس کی تو ہوگئی عید اور جو خود بھی غمگین ہوا، ساتھیوں کو بھی غمگین رکھا۔ پاکیزہ طیب کھانوں کو حرام کہہ کر خدا اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا مخالف ہوا کونڈا اس کا ہوا۔

اگر دن مقرر کرنا شرک ہے تو مقرر تو تم نے بھی کیا، ہم نے حلوہ پکانے کیلئے مقرر کیا، تم نے یہ دن حلوہ نہ پکانے کیلئے مقرر کیا، ہم نے حلوہ کھانے کھلانے اور خوشی منانے کیلئے مقرر کیا، تم نے نہ کھانے نہ کھلانے اور جلنے کیلئے مقرر کیا۔

لہٰذا دیوبندیو، وہابیو، نجدیو! بتاؤ پھر کونڈا تمہارا ہوا یا سنیوں کا؟

وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

(علیہ الصلوٰۃ والسلام)



باب نمبر 22

اذان کے اوّل وآخر درود وسلام پڑھنے کا ثبوت

سب بشارت کی اذاں تھے تم اذاں کا مدعا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی بارگہ تک تم رسا ہو

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (پ:۲۲، ع:۴)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حق درودیں تم پہ بھیجے
تم مدام اس کو سراہو

اس آیت میں مسلمانوں کو صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے۔ کسی قسم کی قید نہیں، کس وقت کہاں اور کون سے الفاظ اور صیغوں کے ساتھ عرض کیا جائے۔ جب تک کسی معقول دلیل سے کسی پہلو کو ناجائز ثابت نہ کیا جائے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔

درمختار وردالمحتار میں ہے

وَمُسْتَحَبَّۃٌ فِیْ کُلِّ اَوْقَاتِ الْاِمْکَانَ (ردالمحتار ج:۱، ص:۳۸۴)

اور تمام جائز اوقات میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

علامہ شامی اس کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ اَیْ حَیْثُ لَا مَانِعَ یعنی جہاں کوئی مانع نہ ہو۔ اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے عین مطابق ہے کیونکہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ تم ہمیشہ نبی پاک پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ جب ہمیشہ درود وسلام پڑھنا ثابت ہوا تو پانچ وقت کی اذان کے ساتھ پڑھنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ روکنے والوں کے ذمے لازم ہے کہ وہ منع کیلئے ثبوت لائیں۔ صلاۃ وسلام کا حکم ایمانداروں کیلئے ہے۔ کیونکہ ارشاد ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو درود وسلام نہیں پڑھتے بلکہ اذان کے ساتھ پڑھنے والوں کو اپنی بدعقیدگی کی وجہ سے روکتے ہیں، وہ بھی سچے ہیں کہ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں داخل نہیں۔ جب اس جماعت میں داخل ہوجائیں گے تو نبی اکرم ﷺ پر ہمیشہ صلاۃ وسلام پڑھیں گے۔

احادیث مبارکہ میں بکثرت درود شریف پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ درود شریف خیر و برکت اور فضیلت وثواب کے حصول کا ذریعہ ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ (۴۸۴) ص:۱۲۸، ج:۱، ص:۱۱۰، مشکوٰۃ، ص:۸۶، مرقاۃ، ج:۲، ص:۳۷، شعب الایمان، ج:۲، ص:۲۱۲)

بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر درود شریف زیادہ پڑھتا ہوگا۔

رحمت عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِیَّاتٍ وَّرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ

(الجامع الصغیر، ص:۵۳۲، مشکوٰۃ، ص:۸۶)

جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَأُ فِیْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ عَلَیَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَبْتَرُ مَمْحُوْقٌ مِّنْ کُلِّ بَرَکَةٍ

ہر شاندار کام جو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور مجھ پر درود شریف پڑھنے سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل اور ہر برکت سے خالی ہوگا۔

(الجامع الصغیر، ص:۳۹۱، القول البدیع، ص:۲۴۶، نبراس، ص:۴)

اذان پڑھنا بھی بہت عزت والا کام ہے۔ اس کے ساتھ درود شریف نہ پڑھنا برکت سے محرومی ہوگی۔

ہر عمل درود شریف کے ساتھ مقبول ہوتا ہے

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْاَعْمَالُ مَوْقُوْفَةٌ وَّالدَّعْوَاتُ مَحْبُوْسَةٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیَّ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا (جوہرہ نیرہ، مراقی الفلاح، ص:۲۹۵)

تمام اعمال ٹھہرے رہتے ہیں اور تمام دعائیں رکی رہتی ہیں یہاں تک کہ ان کے اوّل آخر مجھ پر درود شریف پڑھا جائے۔ (یعنی تمام اعمال اور دعائیں اس وقت قبول ہوتے ہیں جب ان کے اوّل آخر درود شریف پڑھا جائے)

بے شک اذان بھی ایک عمل ہے جب تک اذان کے اوّل آخر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ اذان بھی مقبول نہ ہوگی۔

ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: مجھے ایک ایسا عمل ارشاد فرمائیے جس کی وجہ سے میں جنت میں چلا جاؤں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کُنْ مُؤَذِّنَ قَوْمِكَ یَجْمَعُوْا بِكَ

صَلاتَهُمْ ۔ اپنی قوم کا (فی سبیل اللہ) موذن بن تیرے وسیلے سے وہ اپنی نماز کیلئے جمع ہوں، عرض کی، یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام اگر میں ایسا نہ کرسکوں، فرمایا: كُنْ اِمَامَ قَوْمِكَ يُقِيْمُوْا بِكَ صَلَاتَهُمْ ، اپنی قوم کا (فی سبیل اللہ) امام بن، تیرے سبب وہ اپنی نماز قائم کریں۔ عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں، فرمایا: فَعَلَيْكَ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ تو (سنی پابند شرع امام کے پیچھے) پہلی صف میں نماز پڑھا کر۔

(تنبیہ الغافلین، ص:۱۰۸)

جب اذان کی برکت سے جنت مل رہی ہے تو یہ بہت بڑا عمل ہوا اور اس کے اوّل و آخر درود شریف پڑھنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے عین مطابق ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ نجدیہ کا اعتراض (1)

صحابہ واہل بیت علیہم الرضوان اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھتے تھے۔ تم نے یہ نیا کام شروع کیا ہے، یہ بدعت ہے۔

الجواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پ:۲۶، ع:۱۴)

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو، بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

(کنزالایمان)

عام مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ضروری ہے۔ صحابہ واہل بیت کرام علیہم الرضوان کے بارے میں ہزاروں درجہ بڑھ کر نیک گمان رکھنا ضروری ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق تمام اعمال درود شریف کے ساتھ مقبول اور بابرکت ہوتے ہیں۔ لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے اعمال اور دعاؤں کے اوّل

وآخر درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اذان بھی ایک عمل ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اذان کے اول، آخر درود شریف پڑھ کر ضرور قبول کرواتے تھے۔ ان کے بارے میں بدگمانی رکھنا کہ وہ اذان کے ساتھ درود شریف نہیں پڑھتے تھے، حرام ہے۔

اعتراض (2)

نماز والا درود شریف افضل ہے وہ اذان کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

الجواب

معترضین کو اصل دشمنی اور ناراضگی تو صیغۂ حاضر اور ندائے یارسول اللہ ﷺ سے ہے۔ اس سے بچنے کیلئے طرح طرح کے بہانے بناتے ہیں، نماز والے درود پاک کو افضل کہتے ہیں لیکن نماز والا اسلام جو بصیغہ خطاب ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اسے افضل نہیں کہتے!

مسلمانوں کو حکم الٰہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر درود اور سلام بھیجیں۔ درود ابراہیمی جو کہ نماز کے اندر پڑھا جاتا ہے، صرف صلوٰۃ درود شریف ہے سلام نہیں۔ یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی پوری تعمیل نہ ہوگی۔ نماز کے اندر بالکل درست ہے کیونکہ تشہد میں سلام پہلے عرض کرلیا جاتا ہے۔ اذان کے ساتھ جو ہم پڑھتے ہیں:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس میں درود بھی ہے اور سلام بھی۔ صَلُّوْا سے نکلا اَلصَّلٰوة اور سَلِّمُوْا سے وَالسَّلَامُ اور يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بھی قرآن پاک کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يٰۤاٰدَمُ، يَانُوْحُ، يَا دَاوٗدُ، يَا مُوْسٰى، يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ، يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ، يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ ۔ یہ کلمات قیامت تک ایسے ہی پڑھے جائیں گے۔ جو شخص یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) کا منکر ہے وہ نبی پاک ﷺ سے محبت نہیں رکھتا اور جو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت نہ رکھے وہ ایماندار نہیں کیونکہ محبت حبیب ﷺ کا نام ایمان ہے۔

اعتراض (۳)

یہ خود ساختہ درود ہے پہلے تو کبھی نہیں سنا۔

الجواب

صلوٰۃ وسلام والی آیت ہم نے نہیں بنائی قرآن پاک میں ہے۔

مخالفو! تم غلط کہتے ہو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس طرح عرض کرتے تھے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (نسیم الریاض، ج:۳، ص:۴۵۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ شریف سے باہر گیا۔

فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

تو جو بھی پہاڑ اور درخت حضور ﷺ کے سامنے آتا، وہ عرض کرتا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

دو عالم کا آقا و مولیٰ بنا کر تمہیں حق نے بھیجا سلام علیک
یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے شہہ دین و دنیا سلام علیک

(قبالہ بخشش)

(ترمذی، ج:۲، کتاب المناقب باب (فی قول علی فی استقبال کل جبل وشجر الخ) ۳۶۲۶، ص:۸۲۷، مشکوٰۃ، ص:۵۴۰)

جو شخص صلوٰۃ وسلام نہ پڑھے وہ پہاڑ اور درختوں سے بھی گیا گزرا ہے۔

اعتراض نمبر۴

اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام چند سالوں سے سن رہے ہیں، یہ بریلویوں کی نئی ایجاد ہے۔

الجواب

اذان کے اوّل وآخر درود وسلام سے انکار بھی ہم چند سالوں سے سن رہے ہیں، کئی سو سال پہلے کسی نے انکار نہیں کیا۔ تم نجدی، وہابی دیوبندی نئے پیدا ہوئے ہو جو صلوٰۃ وسلام سے روکتے ہو جو کہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وظیفہ ہے اور مسلمانوں کو حکم ہے کہ ہمیشہ پڑھو۔

سلطان عادل صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ نے چھٹی صدی ہجری میں اپنے دور حکومت میں حکم جاری کیا کہ اذان کے ساتھ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھا جائے۔ سلطان موصوف خود بھی بہت بڑے عالم دین تھے اور کئی سو سال کے عرصہ میں ائمہ وبزرگان دین نے اس کا انکار نہیں کیا بلکہ تائید فرمائی۔

(کشف، ج:۱، ص:۸۷، القول البدیع، ج:۱، ص:۱۹۲، ۱۹۳، فتوحات الوہاب، ص:۳۱۰)

درمختار، ردالمحتار، النہر الفائق، القول البدیع، طحطاوی وغیرہا، کتب میں ہے کہ اذان کے ساتھ صلوٰۃ والسلام بدعت حسنہ (اچھا نیا کام) اور کار ثواب ہے۔

(ردالمحتار ج:۱، ص:۳۶۲، طحطاوی، ص:۱۱۴، درمختار ج:۱، ص:۳۶۲، القول البدیع، ص:۱۹۲، ۱۹۳)

اعتراض نمبر۵

چلو پڑھ لیا کرو لیکن ذرا آہستہ پڑھا کرو۔

الجواب

اذان کے اوّل وآخر بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام سنیوں کی پہچان اور نشانی ہو چکا ہے۔ جب کسی نیک عمل سے مانعین روکنے لگیں تو اس وقت مسلمانوں پر لازم ہوتا ہے کہ وہ نیکی سے منع کرنے والوں کی بات نہ مانیں بلکہ اس کار خیر کی پابندی کریں۔ لہٰذا ہم اذان کے ساتھ ضرور بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھیں گے۔

حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّجَهَرَ بِهَا شَهِدَ لَهٗ كُلُّ حَجَرٍ وَ مَدَرٍ

وَرَطْبٍ وَّیَابِسٍ

جس نے مجھ پر بلند آواز سے درود پڑھا، ہر پتھر اور ڈھیلا اور تر اور خشک اس کے حق میں گواہی دے گا۔ (الحاوی للفتاوی للسیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ، ج:۲، ص:۴۱)

سنی نے تو بلند آواز سے سپیکر میں درود پڑھا تو اس کیلئے اربوں کھربوں جنتی ہونے کے گواہ بن گئے لیکن نجدی، وہابی دیوبندی نے دنیا کے ہر اعلان کو سپیکر پر جائز قرار دیا لیکن درود سے دور ہوا اور اپنے جنتی ہونے کا کوئی گواہ نہ بنا سکا۔ قسمت اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا۔

مومنوں پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام



باب نمبر23

انگوٹھے چومنے کا ثبوت

وہی آنکھ جو ان کا منہ تکے وہی لب جو محو ہوں نعت کے
وہی سر جو ان کیلئے جھکے وہی دل جو ان پہ نثار ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔ (پ:۵، ع:۱۴)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنز الایمان)

حضور اکرم نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نام پاک اذان میں سن کر انگوٹھے یا شہادت کی انگلیاں چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز و مستحب اور باعث رحمت و برکت ہے۔ اس کے جواز پر بہت زیادہ دلائل موجود ہیں۔ اگر کوئی دلیل نہ بھی ہو تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا جواز کیلئے دلیل کافی ہے۔

انگوٹھے چومنے کے متعلق سیدنا صدیق اکبر، سیدنا امام حسن اور سیدنا خضر علیہم الرضوان سے احادیث مروی ہیں:

(1) دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب انہوں نے مؤذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنا تو یہ پڑھا:

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِيًّا

اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے نیچے کی جانب سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

جو شخص ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (المقاصد الحسنہ، ص:۳۸۴، از علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

(2) حضرت سیدنا خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص موذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن کر کہے:

مَرْحَبًا بِحَبِيْبِیْ وَقُرَّةُ عَيْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَرْمُدْ اَبَدًا

پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے، اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

(المقاصد الحسنہ، ص:۳۸۴)

(3) حضرت سیدنا امام حسن علی جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

جو شخص موذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سن کر یہ دعا پڑھے:

مَرْحَبًا بِحَبِيْبِیْ وَقُرَّةُ عَيْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى

عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمُدْ اَبَدًا۔

اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو اور نہ آنکھیں دکھیں۔

(المقاصد الحسنہ، ص:۳۸۴)

(4) رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ سَمِعَ اسْمِیْ فِی الْاَذَانِ وَوَضَعَ اِبْهَامَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَاَنَا طَالِبُهٗ فِیْ صُفُوْفِ الْقِيٰمَةِ وَقَائِدُهٗ اِلَى الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص میرا نام اذان میں سنے اور اپنے انگوٹھے (چوم کر) آنکھوں پر رکھے تو میں اسے قیامت کی صفوں میں تلاش کروں گا اور اسے اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤں گا۔ (صلوٰۃ مسعودی ج:۲، ص:۸۷، جامع الرموز ج:۱، ص:۱۲۵)

آنکھوں کا تارا نام محمد

دل کا اجالا نام محمد ﷺ

(5) شرح نقایہ میں ہے:

خبردار رہو، بے شک مستحب ہے کہ جب اذان میں پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ کہے اور دوسری بار قُرَّةُ عَيْنِیْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ کہے پھر انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھ کر کہے: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ لَهٗ قَائِدًا اِلَى الْجَنَّةِ

تو نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے پیچھے اسے جنت میں لے جائینگے۔ (ایسا ہی کنز العباد میں ہے)۔ (رد المحتار ج:۱، ص:۲۹۳)

(6) جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت میں حضرت محمد رسول

اللہ ﷺ کی زیارت کے مشتاق ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ پرنور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا۔ پس یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی۔ پھر جب جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ قصہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفُرَیْ اِبْهَامَیْهِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ اَبَدًا

جو شخص اذان میں میرا نام سنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔ (روح البیان ج:۷، ص:۲۲۹)

اعتراض

انگوٹھے چومنے والی حدیث صحیح نہیں، لہٰذا اس پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔

جواب

صحت حدیث کے انکار سے اس کے حسن ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔ پھر اسے محض باطل اور موضوع ٹھہرانا تو سراسر جہالت ہے۔ صحیح اور موضوع کے وسط میں بہت اقسام حدیث ہیں۔ اگر حدیث ضعیف بھی ہو فضائل اعمال میں معتبر ہے۔

فتح المبین مولفہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (ص:۳۶) میں ہے:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی جَوَازِ الْعَمَلِ بِالْحَدِیْثِ الضَّعِیْفِ فِیْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ (منیر العینین از اعلیٰ حضرت بریلوی)

یعنی تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ وضو کے اعضاء دھوتے ہوئے دعائیں پڑھنا، وضو میں گردن کا مسح کرنا اور نماز اوابین کا ثبوت ضعیف حدیثوں سے ہے مگر فقہاء انہیں مستحب لکھتے ہیں۔ وہابی

دیوبندی بھی ان اعمال میں کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت انہیں ضعیف حدیث مضر نہیں ہوتی لیکن حضور اکرم نبی محترم ﷺ کا پیارا نام سن کر انگوٹھے چومنے کو ناجائز اور شرک بتاتے ہیں۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ موضوعات کبیر (ص:۲۱۰) میں فرماتے ہیں:

قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُهٗ اِلَی الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَیَكْفِیْ لِلْعَمَلِ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ

میں نے کہا اور جب اس حدیث کا رفع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہوا تو اس کا ثبوت عمل کیلئے کافی ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔

اعتراض

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر نور مصطفیٰ ﷺ انگوٹھوں کے ناخنوں میں دیکھ کر چوما تھا تو تم کونسا نور دیکھتے ہو جو چومتے ہو؟ چومنے کی جو وجہ وہاں تھی یہاں نہیں ہے۔

جواب

سعی، رمی اور رمل میں جو وجہ وہاں تھی یہاں نہیں ہے، آج تم حج میں یہ کام کیوں کرتے ہو؟

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑی تھیں۔ اب کہاں پانی کی تلاش ہے؟ تم حج میں صفا و مروہ کے درمیان کیوں دوڑتے ہو؟

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں تین جگہ شیطان کو کنکر مارے، تم اب وہاں کنکر کیوں مارتے ہو کیا آپ کو شیطان دھوکا دیتا نظر آتا ہے؟

کفار مکہ پر قوت کے اظہار کیلئے مسلمانوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ طواف میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چلو۔ اب طواف قدوم میں مرد رمل کیوں کرتے ہیں؟ یعنی اکڑ کر کیوں چلتے ہیں؟

حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعض اعمال ایسے مقبول ہو جاتے ہیں کہ ان کی یادگار باقی رکھی جاتی ہے اگرچہ وہ ضرورت باقی نہ رہے۔

یہاں بھی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار قائم رکھنے کیلئے ہم انگوٹھے چومتے ہیں اگرچہ ہمیں نور نظر نہیں آتا۔ نیز حضرت آدم و حضرت حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام جب جنت سے باہر تشریف لائے تو جنتی لباس اتار لیا گیا صرف ناخنوں میں جنتی لباس رہ گیا۔ ہم اس لیے بھی ناخن چومتے ہیں کہ ہوسکتا ہے جنتی لباس چومنے کی برکت سے جنت مل جائے۔

آنکھوں کا تارا نام محمد
دل کا اجالا نام محمد
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا
میں یہ کہوں گا نام محمد
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

باب نمبر 24

نماز کے متعلق ضروری مسائل

امام کے پیچھے قرأت منع ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○
(پ:۹، ع:۱۴)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (کنز الایمان)

(وہابیہ کے امام ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ یہ آیت ''نماز فرض'' کی قرأت کے متعلق نازل ہوئی ہے' (فتاویٰ ابن تیمیہ، ج:۲۳، ص:۲۶۹)

اس آیت سے پتہ چلا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنا منع ہے خواہ امام بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ۔ اگر مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہوتا تو رکوع میں مل جانے سے اس کو رکعت نہ ملتی۔

(آئمہ تفسیر بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت نماز میں قرأت کی بابت نازل ہوئی۔
تفسیر کبیر، ج:۴، ص:۵۰، روح البیان، ج:۲، ص:۲۸۰)

احادیث شریفہ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ

لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا

(نسائی، ج:۱، ص:۱۰۷، ابن ماجہ، ص:۶۱، مشکوٰۃ، ص:۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

(2) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ

(ابن ماجہ، ص:۶۱، طحاوی، ج:۱، ص:۱۰۶، دار قطنی، ج:۱، ص:۳۲۳، موطا امام محمد، ص:۹۸، مسند امام احمد، ج:۳، ص:۳۳۹، کتاب الآثار، ج:۱، ص:۱۷۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا، فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں فرمایا کہ اس حدیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے (۱) ان میں حضرت علی، ابن عبد اللہ، ابن عمر، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں اور اسی (۸۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

(عمدۃ القاری، ج:۶، ص:۱۳)

(۱) یہی وہابیہ کے امام ابن تیمیہ نے اسی حدیث بالا کی شرح میں لکھا ہے۔ دیکھئے فتاوٰی ابن تیمیہ، ج:۱، ص:۲۷۱)

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ كَفَتْهُ قِرَاءَتُهٗ

جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اسے کافی ہے۔

(موطا امام محمد، ص:۷۹)

(4) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا،

مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَءْ فِيْهَا بِاُمِّ الْكِتٰبِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ

جس نے رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی مگر امام کے پیچھے ہو تو (بغیر فاتحہ) ہو جائے گی۔

(ترمذی، ج:۱، کتاب الصلوٰۃ باب (ماجاء فی ترک القراءۃ خلف الامام اذا جهر الامام الخ، ۳۱۳، ص:۸۶) موطا امام مالک، ص:۲۸، طحاوی)

(5) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَاءُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا

کاش امام کے پیچھے قرأت کرنے والے شخص کے منہ میں مٹی بھر دی جائے۔

(طحاوی، ج:۱، ص:۱۲۹)

چند احادیث درج کی گئیں اور بھی بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ مقتدی کو قرأت منع ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مجدد دین وملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے قرآن نہ پڑھ کر ولی بن گئے تو جو ان کی مخالفت کرے وہ کامیاب کیسے ہوگا؟

آمین آہستہ کہنا چاہیے

آمین دعا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا (پ:۱۱،ع:۱۴)

تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔

تفاسیر میں ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا مانگ رہے تھے اور حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین کہہ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دَعْوَتُكُمَا فرمایا یعنی دونوں کی دعا۔ ثابت ہوا آمین کہنا دعا ہے۔

قَالَ عَطَآءٌ اٰمِيْنُ دُعَآءٌ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے۔ (بخاری، ج:۱، ص:۱۰۷)

دعا آہستہ ہونی چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ. (پ:۸،ع:۱۴)

اپنے ربّ سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ، بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (کنز الایمان)

احادیث مبارکہ

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(1) اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گی اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(بخاری، ج:۱، ص:۱۰۸، مسلم، ج:۱، ص:۱۷۶، مسند امام احمد، ج:۲، ص:۲۳۳، نسائی، ج:۱، ص:۱۰۷، دارمی، ج:۱، ص:۲۲۸، صحیح ابن خزیمہ، ج:۱، ص:۲۸۱)

فرشتے آمین آہستہ کہتے ہیں۔ ہم نے ان کی آمین آج تک نہیں سنی۔ ان کی موافقت اسی وقت ہو گی جب ہم آہستہ آمین کہیں گے۔ وہابی چیخ کر آمین کہتے ہیں، وہ فرشتوں کی مخالفت کرتے ہیں۔

(2) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بن وائل اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر پہنچے قَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ آپ نے آمین کہا اور آمین کے ساتھ اپنی آواز آہستہ فرمائی۔

(ترمذی، ج:۱، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی التامین، ص:۶۹، بیہقی، ج:۲، ص:۵۷، دار قطنی، ص:۲۳۴)

(3) حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

اَرْبَعٌ يُخْفِيْهِنَّ الْاِمَامُ التَّعَوُّذُ وَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَاٰمِيْنَ وَاَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

امام چار چیزوں کو آہستہ پڑھے:

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ (۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(۳) آمِيْنَ (۴) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

(ابن جریر، کنز العمال، ج:۸، ص:۲۷۴)

رفع یدین منع ہے

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع یدین کرنا منع ہے۔ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین کرنیوالی حدیثیں منسوخ ہیں۔ علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری فرماتے ہیں:

اِنَّہٗ کَانَ فِیْ بَدْءِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ (عمدۃ القاری شرح بخاری ج:۵ ص:۲۷۲)

یعنی رفع یدین شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا۔

حدیث (1)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِاِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْھَامَاہُ قَرِیْبًا مِّنْ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لَایَعُوْدُ

(طحاوی ج:۱ ص:۱۳۲، ابوداؤد ج:۱ ص:۱۰۹، دارقطنی ج:۱ ص:۲۹۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرمانے کیلئے تکبیر کہتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو تک قریب ہو جاتے۔ پھر پوری نماز میں رفع یدین نہ فرماتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۱ ص:۲۳۶)

حدیث (2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلَاۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً

(نسائی ج:۱ ص:۱۷۱، ابوداؤد ج:۱ ص:۱۰۹، ترمذی ج:۱ کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یرفع الا فی اول مرۃ، ۲۵۷، ص:۷۱)

کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جیسی نماز نہ پڑھوں! پس آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تو صرف ایک (بار شروع نماز میں) ہاتھ اٹھائے یعنی شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہ فرمایا۔

یہ دیکھ کر کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حدیث (3)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اِنَّ الْعَشَرَۃَ الْمُبَشَّرَۃَ مَاکَانُوْا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھِمْ اِلَّا فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ (عمدۃ القاری ج:۵ ص:۲۷۲)

بے شک عشرہ مبشرہ علیہم الرضوان رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر نماز شروع کرتے وقت۔ (یہی مفہوم دیکھیے شرح سفر سعادت، ص:۶۶)

عشرہ مبشرہ وہ دس صحابہ علیہم الرضوان ہیں جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنتی ہونے کی خوشخبری دے دی تھی، ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق (۲) حضرت عمر فاروق (۳) حضرت عثمان غنی (۴) حضرت علی المرتضیٰ (۵) حضرت طلحہ (۶) حضرت زبیر (۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۸) حضرت سعد بن ابی وقاص (۹) حضرت سعید بن زید (۱۰) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

حدیث (4)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتا تھا تو آپ نے فرمایا:

لَا تَفْعَلْ اِنَّهٗ شَیْءٌ قَدْ تَرَکَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا فَعَلَهٗ

ایسانہ کرو، بے شک یہ ایسافعل ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے کیا بعد میں چھوڑ دیا۔ (عمدۃ القاری، ج:۵، ص:۲۷۳)

یادرخ میں آہیں کر کے بن میں میں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکیں مہکی شاخ

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت

یاد گیسو ذکر حق ہے آہ کر
دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(1) فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا (پ:۲، ع:۹)

تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ۔ (کنزالایمان)

(2) فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ (پ:۵، ع:۱۲)

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو (فوراً) اللہ کی یاد کرو (ذکر کرو) (کنزالایمان)

لہٰذا فرض نماز کے بعد بلند آواز سے کلمہ شریف یا درود پاک پڑھنا جائز بلکہ بہتر ہے۔ یہ آیت اس کا ماخذ ہے۔

حدیث (1)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ یَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ

لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (مسلم، مشکوٰۃ، ص:۸۸)

لہٰذا فرض نماز کے فوراً بعد بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

حدیث نمبر (2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ کَانَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

بے شک فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمان برکت نشان میں جاری تھا۔

(بخاری، ج:۱، ص:۱۱۶، صحیح مسلم، ج:۱، ص:۲۱۷، مشکوٰۃ، ص:۸۸)

حدیث نمبر (3)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

کُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَآءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالتَّکْبِیْرِ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا، اللہ اکبر کہنے (بلند آواز سے ذکر کرنے) سے معلوم کرتا تھا۔

(بخاری، ج:۱، ص:۱۱۶، مسلم، ج:۱، ص:۲۱۷، مشکوٰۃ، ص:۸۸)

قَالَ عِیَاضٌ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کَانَ لَمْ یَحْضُرِ الْجَمَاعَةَ لِاَنَّهٗ

كَانَ صَغِيْرًا مِمَّنْ لَا يُوَاظِبُ عَلٰى ذٰلِكَ (لمعات شرح مشکوٰۃ، ص:۸۸)

عیاض نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تھے کیونکہ آپ بچے تھے، جماعت کی پابندی نہیں کر سکتے تھے۔

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

اعتراض

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے کئی نمازیوں کی نمازوں میں خلل آتا ہے، اس لیے یہ ذکر کرنا جائز ہے۔

جواب

جس شخص نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی غلطی اسی کی ہے نہ کہ ذکر کرنے والوں کی۔ وہ تو اپنے وقت پر سنت کے مطابق ذکر کرتے ہیں۔ خلل اس صورت میں منع ہے کہ پہلے سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اس کے پاس آ کر بلند آواز سے ذکر کرنا شروع کر دیا جائے۔ ایک تارک جماعت کیلئے پوری جماعت کی سنت چھڑوانا کہاں کی عقلمندی ہے!

اذان، اقامت، درس، وعظ اور تکبیرات تشریق سے ایسے لوگوں کی نمازوں میں خلل کیوں نہیں آتا؟ لہٰذا ان کی خاطر یہ کام ہرگز نہیں چھوڑے جائیں گے۔ سنت واجب اپنے وقت پر ادا ہوں گے۔ بے وقت آنیوالوں کو تنبیہ ہوگی کہ وہ وقت پر آئیں۔

ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی ﷺ

نماز میں سپیکر لگانا ناجائز ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (پ:۱۵، ع:۱۲)

اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ کے تحت حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"لہٰذا لاؤڈ سپیکر پر نماز پڑھانی منع ہے کیونکہ اس میں ضرورت سے زیادہ اونچی آواز نکلتی ہے جو کہ نماز میں ممنوع ہے"۔ (حاشیہ کنز الایمان)

نماز میں مکبر بنانا سنت ہے

بخاری و مسلم میں ہے:

يُسْمِعُ أَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ۔ (مسلم، ج:۱، ص:۲۲۹)

یعنی رسول اکرم ﷺ کی اقتدا میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیریں سنا رہے تھے۔

مکبر کیلئے ضروری ہے کہ وہ مکلف (عاقل و بالغ) پرہیزگار اور نماز میں شریک ہو۔ سپیکر میں ان میں سے کوئی صفت بھی نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا جو سپیکر کی آواز پر نماز پڑھے، اس کی نماز نہ ہوگی کیونکہ سپیکر خارج از نماز ہے۔ خارج از نماز کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

نماز میں سپیکر لگانا بدعت سیئہ ہے

جس نئے نیک کام کی اصل شریعت میں موجود ہو اسے بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ اس سے شریعت و سنت کو مضبوطی حاصل ہوتی ہے جیسے اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا۔

اور جو نیا کام سنت کے خلاف ہو اور نیکی سمجھ کر کیا جائے اسے بدعت سیۂ کہتے ہیں۔ اس سے سنت کی جڑ اکھڑ جاتی ہے۔ سپیکر کے ذریعے نماز پڑھانا کتاب وسنت کے خلاف ہے لہٰذا یہ بدعت سیۂ ہے۔

خیر و برکت بڑے علماء کے ساتھ ہے

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ اَھْلِ الْعِلْمِ (کنوز الحقائق)

مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل، صدر الشریعۃ، محدث کچھوچھہ شریف، ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری، مفتی احمد یار خاں نعیمی، قطب عالم محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد، مفتی اعظم پاکستان سید ابو البرکات، علامہ محمد عبد الغفور ہزاروی، محدث امروہوی علامہ محمد خلیل کاظمی، صاحبزادہ سید جماعت علی شاہ، سید محمد حسین، مناظر اسلام مولانا محمد اچھروی وغیرہم اکابر علماء نماز میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو ناجائز فرماتے ہیں۔ (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ وَنَفَعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِبَرَکَاتِھِمْ)

(مزید تفصیل کے لئے کتاب "نماز میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال" از مولانا حسن علی رضوی میلسی کا مطالعہ فرمائیں)

بیٹھ کر اقامت سننے کا مسئلہ

اقامت میں مقتدی اور امام کو حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا مستحب اور اس سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

حدیث

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ

جب نماز کیلئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔ (بخاری، ج:۱، ص:۸۸، شرح مسلم نووی، ج:۱، ص:۲۲۱، مشکوٰۃ، ص:۶۷، ترمذی، ج:۱، کتاب الصلوٰۃ باب کراہیۃ ان ینتظر الناس الامام الخ:۵۹۲، ص:۱۵۳)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ بِلَالٌ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ نَهَضَ فَكَبَّرَ

"جب حضرت بلال ؓ قد قامت الصلوٰۃ کہنے لگتے تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے۔ پھر اللہ اکبر کہتے"۔

(مسند البزار، ج:۸، ص:۲۹۸، مجمع الزوائد، ج:۲، ص:۱۰۶، کنز العمال، ج:۷، ص:۵۴، السنن الکبریٰ، ج:۲، ص:۲۲، اعلاء السنن، ج:۴، ص:۳۲۶)

حضرت انس ؓ کا طریقہ

وَكَانَ اَنَسٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْمُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَبِهٖ قَالَ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

(نووی شرح مسلم، ج:۱، ص:۲۲۱، عمدۃ القاری، ج:۵، ص:۱۵۳)

حضرت انس ؓ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا۔

حضرت امام احمد ؒ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت امام اعظم ؓ کا قول مبارک

وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

(شرح مسلم، ج:۱، ص:۲۲۱، فتح الباری، ج:۲، ص:۲۲۰، عمدۃ القاری، ج:۵، ص:۱۵۳)

حضرت ابو حنیفہ ؓ سے مروی ہے کہ لوگ اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے۔

شروع اقامت میں کھڑا ہونا مکروہ ہے

وَفِی الْمُصَنَّفِ کَرِہَ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ اَنْ یَّقُوْمَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

(عینی شرح بخاری (عمدۃ القاری) ج:۵ ص:۱۵۳)

مصنف (عبدالرزاق) میں ہے کہ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ مکبر کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہنے سے پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ جانتے تھے۔

وَاِذَا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِی الْاِقَامَۃِ وَدَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَاِنَّہٗ یَقْعُدُ وَلَا یَنْتَظِرُ قَائِمًا فَاِنَّہٗ مَکْرُوْہٌ کَمَا فِی الْمُضْمَرَاتِ قُھُسْتَانِیْ وَیُفْھَمُ مِنْہُ کَرَاھَۃُ الْقِیَامِ اِبْتِدَاءَ الْاِقَامَۃِ وَالنَّاسُ عَنْہُ غٰفِلُوْنَ (طحطاوی، ص:۱۵۱)

جب اقامت کہنے والا اقامت شروع کرے اور کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیشک وہ بیٹھ جائے اور کھڑے ہو کر انتظار نہ کرے اور کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیشک وہ بیٹھ جائے اور کھڑے ہو کر انتظار نہ کرے کیونکہ یقیناً یہ مکروہ ہے جیسے مضمرات میں ہے۔ قہستانی نے اسے ذکر کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔

(کنزالدقائق، نورالایضاح، تنویرالابصار، ص:۳۵۲، درمختار ج:۱ ص:۴۷۲، و شامی وغیرہا کتب میں بھی تصریح موجود ہے کہ اقامت میں حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا مستحب ہے)

(مالابدمنہ، ص:۴۰، کنزالدقائق، ص:۲۲، عینی شرح کنزالدقائق، ص:۳۱، بحرالرائق، ج:۱ ص:۳۲۱، تبیین الحقائق، ج:۱ ص:۱۰۸، اشعۃ اللمعات، ج:۱ ص:۳۲۱، ردالمختار ج، ص:۳۲۲، فتاوی عالمگیری، ج:۱ ص:۷۷، نورالایضاح، ص:۷۲)

تراویح بیس (۲۰) رکعت سنت ہیں

سنتِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً سِوَی الْوِتْرِ

بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان شریف میں ہمیشہ بیس (۲۰) رکعت (تراویح) پڑھتے تھے وتر کے علاوہ۔

(معجم طبرانی کبیر، ج:۱۱، ص:۳۹۳، بیہقی، ج:۲، ص:۴۹۶، مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۲، ص:۳۹۴)

سنت صحابہ علیہم الرضوان

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرِ (بیہقی باسناد صحیح)

ہم (صحابہ علیہم الرضوان) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔ (سنن کبریٰ، ج:۲، ص:۴۹۶)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اِنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَعَا الْقُرَّآءَ فِیْ رَمَضَانَ وَاَمَرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّکَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُوْتِرُبِھِمْ (بیہقی، سنن کبریٰ، ج:۲، ص:۴۹۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا۔ پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے، بیس رکعتیں پڑھاؤ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

كَانَ (عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) يُصَلِّيْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ (مختصر قیام اللیل، ص:۱۵۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس (۲۰) رکعت (تراویح) اور تین (۳) وتر پڑھتے تھے۔ (عمدۃ القاری شرح البخاری)

اجماع امت

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح نقایہ میں فرماتے ہیں:

فَصَارَ اِجْمَاعًا لِمَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ كَانُوْا يُقِيْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ وَعَلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اجماع ہے کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سارے مسلمان حضرت عمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(شرح نقایہ، ج:۲، ص:۲۴۱)

ترمذی شریف میں ہے:

وَاَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى مَارُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَّ عُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِ مَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

اور اکثر علماء کا عمل اسی پر ہے جو حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے یعنی بیس رکعت تراویح اور یہی سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے مکہ والوں کو بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھتے پایا۔ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں اب بھی بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی

ہیں۔ وہاں نجدی وہابی بھی بیس (۲۰) رکعت ہی پڑھتے ہیں۔ یہاں کے وہابی آٹھ تراویح پڑھ کر اپنے بڑے وہابیوں کی بھی مخالفت کرتے ہیں اور بیس (۲۰) رکعت تراویح کو شرک و بدعت بتاتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ پہلے اپنے بڑوں (وہابیوں) پر مشرک و بدعتی ہونے کا فتویٰ لگائیں۔ پھر ہم سے بات کریں۔

بیس (۲۰) رکعت تراویح عقل کے مطابق ہیں

(1) تراویح، تَرْوِيْحَةٌ کی جمع ہے۔ ترویحہ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر بیٹھ کر راحت کرنے کو کہتے ہیں۔ اگر تراویح آٹھ رکعت ہوں تو بیچ میں ایک ترویحہ ہوگا۔ اس صورت میں ان کا نام ترویحہ یا ترویحتان ہونا چاہئے۔ جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے۔ لہٰذا تراویح بیس (۲۰) رکعتیں ہیں۔ آٹھ رکعتوں کو تراویح کہنا ہی غلط ہے۔

(2) قرآن پاک کے رکوعوں کی تعداد سے بیس رکعت تراویح کی تائید ہوتی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان جتنی آیات پڑھ کر رکوع کرتے تھے وہاں رکوع کا نشان لگایا گیا۔ روزانہ بیس (۲۰) رکوع اور ستائیسویں شب (۵۴۰) رکوع ہوتے ہیں۔ آٹھ رکعت کے حساب سے (۲۷×۸) دوسو سولہ (۲۱۶) رکوع بنتے ہیں۔

(3) دن رات میں بیس (۲۰) رکعت فرض و واجب ہیں۔ سترہ (۱۷) رکعتیں فرض اور تین رکعت وتر واجب۔ ان رکعات کی تعداد اور تراویح کی تعداد میں بھی مناسبت ہے۔

ترمذی شریف میں ہے: فَيُكْمَلُ بِهِمَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرَائِضِ

یعنی فرائض میں سے جو کم ہوں گے وہ سنتوں اور نوافل سے پورے کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی، ج:۱، ص:۵۵)

وہابیوں اہلحدیثوں کے نزدیک آٹھ تراویح والی حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً

(بخاری شریف، ج:۱،ص:۱۵۴)

حضور اکرم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اہلحدیث وہابی کہتے ہیں اس حدیث سے آٹھ (۸) تراویح ثابت ہوتی ہیں۔

الجواب

نام اہلحدیث اور حدیث سے بالکل جاہل ہیں۔

اس حدیث میں نماز تہجد کا ذکر ہے نہ کہ نماز تراویح کا۔ اسی لیے ترمذی نے اسے (باب ماجاء فی وصف صلوٰۃ النبی ﷺ باللیل، ۴۳۹ ص:۱۱۸) یعنی تہجد کے باب میں ذکر کیا۔ اس حدیث شریف میں گیارہ رکعت پر ہمیشگی ثابت ہے یعنی آٹھ رکعت تہجد کے نفل اور تین وتر۔

وہابی اس حدیث سے آٹھ تراویح ثابت کرتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ پورا سال ہی آٹھ تراویح پڑھا کریں۔ صرف ایک مہینہ رمضان شریف میں پڑھتے ہیں باقی گیارہ مہینے کیوں نہیں پڑھتے؟ حالانکہ حدیث شریف میں تو پورے سال کا ذکر ہے۔

اسی حدیث شریف میں تین وتروں کا ثبوت بھی ہے۔ وہابی ایک وتر پڑھتے ہیں۔ آدھی حدیث پر ایمان ہے اور آدھی کا انکار۔

اگر اس حدیث سے آٹھ تراویح ثابت ہیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیس تراویح کا حکم کیوں دیا اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ حکم کیوں قبول کیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں منع نہ فرمایا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حدیث کا زیادہ علم تھا یا نجدیوں وہابیوں کو۔

اِنَّ الْوَهَابِيَّةَ قَوْمٌ لَّايَعْقِلُوْنَ

معلوم ہوا کہ بیس رکعت تراویح سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سنت صحابہ علیہم الرضوان اور عامۃ المسلمین کا طریقہ ہے۔ آٹھ رکعت تراویح خلاف سنت ہے۔

باب نمبر 25

حضور سیّد عالم ﷺ کی چالیس احادیث مبارکہ

چالیس (۴۰) حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِّنْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا (کنز العمال، ج:۱۰،ص:۱۵۸)

جو کوئی شخص (مسلمان) میری امت کیلئے اس کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ عالم کی صورت میں اٹھائے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ص:۳۶)

بعض روایات میں یہ بھی ہے:

كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مشکوٰۃ المصابیح، ص:۳۶)

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں چالیس (۴۰) حدیثیں یاد کرنے والے اپنے امتی کا قیامت کے دن شفیع اور گواہ ہوں گا۔

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ ﷺ کی

سنت حبیب پاک ﷺ پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کا درجہ ملتا ہے

حضور سید عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ

(مشکوٰۃ شریف، ص:۳۰)

جو کوئی شخص میری امت کے بگاڑ (جہالت و گمراہی کے غلبہ) کے وقت میری سنت پر عمل کرے اسے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب دیا جائیگا۔

اس کی رحمت ان کا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں ﷺ

سنت کے متعلق چالیس حدیثیں درج کی جاتی ہیں تا کہ یاد کر کے ان پر عمل کیا جائے۔

(1) تین کام کرنے سے جنت میں داخلہ

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (الجامع الصغیر از علامہ السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۵۱۸)

جو شخص حلال روزی کھائے اور سنت پر عمل کرے اور لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

(2) ابدال کی تین نشانیاں

سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ فَھُوَ مِنَ الْاَبْدَالِ، اَلرِّضَا بِالْقَضَا وَالصَّبْرُ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ وَالْغَضَبُ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
(دیلمی، الجامع الصغیر، ص:۲۰۵)

جس شخص میں تین صفات پائی جائیں تو وہ ابدال ہے:

(۱) تقدیر پر راضی رہنا
(۲) اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کو حرام کیا ان سے باز رہنا

(۳) اللہ تعالیٰ کیلئے غصہ کرنا۔

ان کے در پر جیسے ہو مٹ جائیے
ناتوانو کچھ تو ہمت کیجئے

(3) مفید کلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کَلَامُ ابْنِ اٰدَمَ کُلُّہٗ عَلَیْہِ لَا لَہٗ اِلَّا اَمْرًا بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَھْیًا عَنْ مُّنْکَرٍ اَوْ ذِکْرَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ (ترمذی، الجامع الصغیر ج:۲ ص:۴۰۰)

انسان کا بولنا اس کیلئے نقصان دہ ہے، فائدہ مند نہیں مگر (یہ باتیں نفع والی ہیں) نیکی کا حکم کرنا، برائی سے منع کرنا اور اللہ عزوجل کا ذکر کرنا۔

وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو ان کیلئے جھکے وہی دل جو ان پہ نثار ہے

(4) برائی دیکھ کر کیا کیا جائے

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ

(صحیح مسلم، ج:۱ ص:۵۱، مشکوٰۃ ص:۴۳۶، ترمذی، ج:۲ کتاب الفتن باب ماجاء فی تغییر المنکر بالید الخ ۱۲۷۲ ص:۴۰ مجالس السنیہ)

تم میں سے جو کوئی شخص برائی دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے برائی ختم کر دے۔ اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان سے روکے۔ اگر زبان سے منع کرنے کی ہمت نہ ہو تو برائی کو دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

تم کرم سے مشتری ہر عیب کے
جنس نامقبول ہر بازار ہم

(5) بسم اللہ پڑھ کر وضو کرنے کا فائدہ

رحمت عالم ﷺ کا مبارک فرمان ہے:

مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ يَطْهُرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ

(دار قطنی، ج:۱، ص:۷۴، مراقی الفلاح)

جو شخص بسم اللہ پڑھ کر وضو کرے تو بیشک اس کا تمام جسم گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور جو وضو کرے اور بسم اللہ نہ پڑھے اس کے صرف وضو والے اعضاء پاک ہوں گے۔ (اس مفہوم کی حدیث دیکھئے بیہقی، ج:۱، ص:۴۴ میں)

پاک کرنے کو وضو تھے
تم نماز جاں فزا ہو

(6) وضو کے ساتھ مسواک کرنا

سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةٌ بِسِوَاكٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ صَلَاةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ

(الجامع الصغیر، ص:۳۱۴)

مسواک کر کے ایک نماز پڑھنا بغیر مسواک ستر (۷۰) نماز سے بہتر ہے۔

یہ اکثر ساتھ ان کے شانہ و مسواک کا رہنا
بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

(7) وضو کے بعد کنگھی کرنا

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَسْرِيْحُ اللُّحٰى عَقْبَ كُلِّ وُضُوْءٍ يَنْفِي الْفَقْرَ (کنوز الحقائق، ص:۲۸۹)

ہر وضو کے بعد داڑھیوں کو کنگھی کرنا (دو جہاں کی) محتاجی دور کرتا ہے۔

قَالَ وَهْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَنْ سَرَّحَهَا قَائِمًا رَكِبَهُ

الدَّيْنُ اَوْ قَاعِدًا اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ الدَّيْنَ (الحاوی للفتاوی، ج:۱، ص:۳۹)

حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کھڑا ہو کر داڑھی کو کنگھی کرے اس پر قرض چڑھے گا اور جو بیٹھ کر کنگھی کرے اللہ تعالیٰ اس کا قرض دور کرے گا۔

شانہ ہے پنجہ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

(8) جنت کو شوق ہے

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ مُشْتَاقَةٌ اِلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ تَالِي الْقُرْاٰنِ وَ حَافِظِ اللِّسَانِ وَمُطْعِمِ الْجِيْعَانِ وَالصَّائِمِيْنَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

(درۃ الناصحین، ص:۱۴)

جنت چار شخص کی مشتاق ہے (۱) قرآن کی تلاوت کرنے والا (۲) زبان کو (خلاف شرع باتوں سے) بچانے والا (۳) بھوکوں کو کھانا کھلانے والا اور (۴) رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھنے والے۔ (ﷺ)

مفلسو ان کی گلی میں جا پڑو
باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

(9) اللہ تعالیٰ کا ولی اور دشمن

آفتاب رسالت ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلٰى ثَلَاثٍ فَهُوَ وَلِيُّ اللّٰهِ حَقًّا وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ فَهُوَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَقًّا: اَلصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

(روح البیان، ج:۱، ص:۲۹۴)

جو شخص تین چیزوں کی حفاظت کرے وہ اللہ تعالیٰ کا سچا ولی ہے اور جو شخص

ان تین چیزوں کو ضائع کرے وہ اللہ تعالیٰ کا پکا دشمن ہے۔

(۱)نماز (۲)روزہ (۳)غسل جنابت

خلق سے اولیا اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

(10) پوری رات قیام کرنے کا ثواب

مہتاب نبوت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ اللَّيْلَ كُلَّهٗ

(صحیح مسلم ج:۱، ص:۲۳۲، مراقی الفلاح)

جس نے عشاء کی نماز (سنی پابند شرع امام کے پیچھے) جماعت کے ساتھ ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔

پاک کرنے کو وضو تھے
تم نماز جاں فزا ہو

(11) امام اور موذن کی بخشش

گنبد خضراء کے مکیں ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَذَّنَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ اَمَّ اَصْحَابَهٗ خَمْسَ صَلَوَاتٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (الجامع الصغیر، ص:۵۱۱)

جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے پانچ نمازوں کی اذان دے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو بحالت ایمان ثواب کی نیت سے پانچ نمازوں میں اپنے ساتھیوں کی امامت کرے' اس کے

پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سب بشارت کی اذاں تھے
تم اذاں کا مدعا ہو

(12) چار کام دائیں ہاتھ سے کرو

جو یہ کام سنت سمجھ کر کرے ۴۰۰ شہید کا درجہ پائے۔

تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَاْخُذْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيُعْطِ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ وَيَاْخُذُ بِشِمَالِهٖ وَيُعْطِيْ بِشِمَالِهٖ (الجامع الصغیر، ص:۳۵)

جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو چاہئے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پئے اور دائیں ہاتھ سے لے اور دائیں ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا' بائیں ہاتھ سے پیتا' بائیں ہاتھ سے لیتا اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔

(13) دائیں طرف کو ترجیح دینا

سلطان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مبارک طریقہ یہ تھا:

كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ (کنوز الحقائق، ج:۲، ص:۵۵)

آپ ﷺ ہر کام میں دائیں طرف پسند فرماتے تھے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(14) کھانے کا طریقہ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پرورش

میں تھا۔ کھاتے وقت کھانے میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا' رسول اکرم نبی محترم ﷺ نے مجھے فرمایا:

سَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ

بسم اللہ پڑھ' دائیں ہاتھ سے کھا اور برتن کی اس جانب سے کھا جو تیرے قریب ہے۔ (ابوداؤد' ج:۲' ص:۱۷۴' مسلم' مشکوٰۃ' ص:۳۶۳)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

(15) کھانے پینے کے بعد "الحمدللہ" کہنا

حبیب خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشُّرْبَةَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا (مسلم' مشکوٰۃ' ص:۳۶۵)

بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتا ہے جب بندہ کھانے کا لقمہ کھائے تو الحمدللہ کہے یا کچھ پیئے تو الحمدللہ کہے۔

باہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتاب گرم
کوثر کے شاہ کثرہ اللہ لے خبر

(16) کھانے میں عیب نہ نکالو

محبوب کبریا علیہ التحیہ والثناء کا طریقہ مبارکہ یہ تھا:

مَاعَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِنْ کَرِھَہٗ تَرَکَہٗ

(بخاری' ابوداؤد' ج:۲' ص:۱۷۲' مشکوٰۃ' ص:۳۶۴)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر کھانے کی طلب ہوتی' کھالیتے اور اگر اسے ناپسند جانتے چھوڑ دیتے۔

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم ﷺ پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

(17) ٹیک لگا کر کھانا خلاف سنت ہے

رسول عربی ﷺ نے فرمایا:

لَااٰکُلُ مُتَّکِئًا (ابوداؤد' ج:۲' ص:۱۷۳' مشکوٰۃ' ص:۳۶۳' بخاری)

میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں

تیرا مسند ناز ہے عرش بریں — تیرا محرم راز ہے روح امیں
تو ہی سرور ہر دوسرا ہے شہا — تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

(18) کھڑے ہو کر پینا منع ہے

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا (ابوداؤد' ج:۲' ص:۱۶۷)

بیشک نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص (بغیر عذر) کھڑا ہو کر پیئے۔

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

(19) نبی مکرم ﷺ کی پسند شریف

کَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلَیْہِ الْحُلُوُّ الْبَارِدُ (الجامع الصغیر' ص:۴۰۵)

پیارے آقا ﷺ کو پینے والی تمام چیزوں میں سے ٹھنڈا میٹھا زیادہ پیارا تھا۔

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(20) جوتے اتار کر کھانا کھاؤ

خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ

(دارمی، الجامع الصغیر، ص:۶۰)

جب کھانا رکھا جائے تو اپنے جوتے اتار لیا کرو بیشک یہ تمہارے پاؤں کیلئے آرام دہ ہے۔

(21) کھانے کا وضو

سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ یَنْفِی الْفَقْرَ وَهُوَ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ (طبرانی، الجامع الصغیر، ص:۵۷۴)

کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا (دونوں ہاتھ دھونا، کلی کرنا اور منہ کا بیرونی حصہ دھونا) دو جہاں کی محتاجی دور کرتا ہے۔ اور یہ مرسلین (اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی سنتوں میں سے ہے۔

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود

(22) گرا ہوا کھانا کھانے سے بخشش ہوگی

امام الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَکَلَ مَا سَقَطَ مِنَ السُّفْرَةِ غُفِرَ لَهٗ (الجامع الصغیر، ص:۸۸)

جو شخص دسترخوان سے گرا ہوا ذرہ (اٹھا کر صاف کر کے) کھائے وہ بخشا جائے گا۔

ہر ذرّہ تیرا دیوانہ ہے ہر دل میں تیرا کاشانہ ہے
ہر شمع تیری پروانہ ہے اے شمع ہدایت کیا کہنا

(23) کھانے کے بعد برتن چاٹنا

مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ

(الجامع الصغیر، ص:۵۱۸)

جس نے پیالے میں کھایا پھر اسے چاٹ لیا تو پیالہ اس شخص کیلئے بخشش کی دعا کرتا ہے۔

میں نثار ایسا مسلماں کیجئے
توڑ ڈالیں نفس کا زنار ہم

(24) اوّل آخر نمکین اور دوران میٹھا کھانے کا فائدہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا اَکَلْتَ فَابْدَأْ بِالْمِلْحِ فَاِنَّ الْمِلْحَ شِفَاءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ دَاءً اَوَّلُهَا الْجُذَامُ وَالْبَرَصُ وَوَجَعُ الْحَلْقِ وَالْاَضْرَاسِ وَالْبَطْنِ

(نزہۃ المجالس، ج:۱، ص:۲۲۹)

جب تو کھانا کھائے تو نمکین سے شروع کر اور نمکین پر ختم کر کیونکہ نمک سے ستر (۷۰) بیماریوں کی شفاء ہے۔ ان بیماریوں میں سے پہلی کوڑھ، برص، گلے کا درد، ڈاڑھوں کا درد اور پیٹ کا درد ہے۔

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(25) کم کھانا

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا اَقَلَّ الرَّجُلُ الطَّعْمَ مُلِئَ جَوْفُهٗ نُوْرًا (الجامع الصغیر، ص:۳۵)

جب آدمی کھانا کم کر لے تو اس کا پیٹ نور سے بھر دیا جائیگا۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(26) پیر شریف اور جمعرات کا روزہ

نبی مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی سنت مبارکہ ہے۔

كَانَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ (الجامع الصغیر، ص:۴۳۵)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیر شریف اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(جو سنت سمجھ کر یہ روزے رکھے سو شہید کا درجہ دیا جائیگا)

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو

(27) تین چیزیں واپس نہ کرو

سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ اللَّبَنُ وَالْوِسَادَةُ وَالطِّيْبُ

(کنوز الحقائق ج ۱ ص:۱۱۱، ترمذی، ج:۳، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ رد الطیب، ص:۶۲۹، ۲۷۹)

تین چیزیں واپس نہ کی جائیں، دودھ، تکیہ اور خوشبو

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

(28) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو گلاب میں ہے

شاہد آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّشُمَّ رَائِحَتِيْ فَلْيَشُمَّ الْوَرْدَ الْاَحْمَرَ

(کنوز الحقائق ج:۲ ص:۹۵)

جس شخص کا ارادہ ہو کہ وہ میری خوشبو سونگھے تو اسے چاہئے کہ سرخ گلاب سونگھے۔

انہیں کی بو مایہ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

(29) جب چھینک آئے تو کیا کیا جائے

سید خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

(طبرانی، بیہقی، الجامع الصغیر، ص:۵۲)

جب تم میں سے کوئی چھینکے تو چاہیے کہ وہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سننے والا جواب میں کہے: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور پھر چھینکنے والا کہے يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ۔

(30) نکاح نصف ایمان ہے

رسول ہاشمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الْاِيْمَانِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ (الجامع الصغیر، ص:۵۲۲)

جس نے نکاح کیا تو بے شک اس نے آدھا ایمان مکمل کر لیا۔ پس اسے چاہئے کہ باقی آدھے ایمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

کاملان طریقت پہ کامل درود
حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام

(31) قلت رزق کی شکایت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

شَكَا رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قِلَّةَ الرِّزْقِ عَلَيْهِ فَقَالَ اِذَا دَخَلْتَ الْبَيْتَ فَسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِكَ وَاقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً فَقَرَأَهَا فَاَدَرَّ اللّٰهُ الرِّزْقَ عَلَيْهِ حَتّٰى فَاضَ عَلَيْهِ وَعَلٰى جِيْرَانِهٖ (نزہۃ المجالس، ج:۱، ص:۴۲)

ایک شخص نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں اپنے رزق کی کمی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب تو گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو اور ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد (سورۃ اخلاص) پڑھ۔

پس اس شخص نے یہی پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق زیادہ کر دیا یہاں تک کہ اس پر اور اس کے پڑوسیوں پر رزق کی کثرت ہوگئی۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

(32) جنت میں لے جانے والا کام

قَالَ رَجُلٌ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ لَا تَغْضَبْ وَلَکَ الْجَنَّۃُ

(طبرانی، نزہۃ المجالس، ج:۱، ص:۴۲)

ایک شخص نے عرض کی یا نبی اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھے ایک ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنی ذات کے لیے) غصہ نہ کیا کر کہ تیرے لیے جنت ہے۔

مٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دردا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں

(33) بسم اللہ پڑھ کر تیل لگاؤ

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَدَّھَنَ وَلَمْ یُسَمِّ اَدَّھَنَ مَعَہٗ سِتُّوْنَ شَیْطَانًا (الجامع الصغیر، ص:۵۱۰)

جس شخص نے تیل لگایا اور بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کے ساتھ ساٹھ (۶۰) شیطان تیل لگاتے ہیں۔

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پر لٹاتے ہیں ستارے گیسو

(34) سرمہ لگایا کرو

رسول محترم ﷺ نے فرمایا:

عَلَیْکُمْ بِالْکُحْلِ فَاِنَّہٗ یُنْبِتُ الشَّعْرَ وَیَشُدُّ الْعَیْنَ

(البغوی، الجامع الصغیر، ص:۳۴۳)

تم پر سرمہ لگانا لازم ہے۔ بے شک یہ بال اگاتا ہے اور آنکھ کو مضبوط کرتا ہے۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

(35) لاٹھی اٹھانا سنت ہے

خاتم المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حَمْلُ الْعَصَا عَلَامَۃُ الْمُؤْمِنِ وَسُنَّۃُ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (الجامع الصغیر، ص:۲۲۹)

لاٹھی اٹھانا مومن کی نشانی اور نبیوں کی سنت ہے۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ

(36) ماں باپ راضی تو رب راضی

قاسم نعمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطُہٗ فِیْ سَخَطِھِمَا

(الجامع الصغیر، ص:۲۷۳)

رب تعالیٰ کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

(37) مقبول حج کا ثواب

رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَّظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ

(بیہقی، مشکوۃ المصابیح، ص: ۴۲۱)

جو بھی نیک بیٹا (یا بیٹی) اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے، اللہ تعالیٰ اس دیکھنے والے کو ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کی اور اگر ہر روز سو مرتبہ دیکھے؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، ہاں اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور بہت پاک ہے (یعنی سو (۱۰۰) بار دیکھنے سے (۱۰۰) حج کا ثواب عطا فرمائے گا)

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

(38) پانچ ضروری باتیں

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّىْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ فَلْيَعْمَلْ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمْ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَعَدَّ خَمْسًا وَّقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَّاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُّسْلِمًا وَّلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقُلُوْبَ

(ترمذی ابواب الزہد باب (من اتقی المحارم فھو الخ) ص: ۵۲۸، ۱۲۳۵ المجالس السنیہ، ص: ۱۲۵)

مجھ سے یہ کلمات کون لے گا، پس چاہیے کہ وہ ان باتوں پر عمل کرے اور اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ایسا کرونگا۔ پس رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں گنوائیں (۱) حرام کاموں سے بچ تو سارے لوگوں سے بڑا عبادت گزار ہوگا۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تیرے لیے مقدر کر دیا اس پر راضی ہو جا تو سارے لوگوں سے بڑا غنی ہوگا۔ (۳) اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کر تو اعلیٰ مومن ہوگا۔ (۴) دوسروں کیلئے وہی چیز پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرے تو عظیم مسلمان ہوگا اور (۵) زیادہ ہنسا نہ کر بیشک زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔

نور اللہ کیا ہے محبت حبیب کی ﷺ
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے

(39) قہقہہ نہ لگاؤ

آقائے نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى (کنوز الحقائق)

قہقہہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور مسکرانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد
تبدیل کر جو خصلت بد پیش تر کی ہے

(40) قیامت کے دن کا حساب

مالک کوثر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ

(ترمذی، مشکوۃ)

قیامت کے دن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے کے قدم نہیں اٹھیں گے جب تک اس سے پانچ سوال نہ کیے گئے۔

(۱) اس کی عمر کے بارے میں پوچھا جائیگا کہ اسے کن کاموں میں گزارا۔
(۲) اس کی جوانی کے متعلق سوال ہوگا کہ کن کاموں میں ختم کی۔
(۳) اس کے مال کے متعلق پوچھا جائیگا کہ مال کہاں سے کمایا۔
(۴) اور مال کہاں خرچ کیا۔
(۵) جو علم سیکھا اس پر کتنا عمل کیا؟

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پر کروروں درود

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہِ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیر لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصل ہر بود و بہبود تخم وجود
قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام

کنز ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحت جان مومن پہ بے حد درود
غیظ قلب ضلالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

شافعی، مالک، احمد، امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقٰی والنقٰی
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ

مدرسہ غوثیہ رضویہ مظہر السلام (رجسٹرڈ) سمندری، فیصل آباد

میں ہر سال دو **اصلاحی دورے** پڑھائے جاتے ہیں

جس میں تجوید وقرأت اور عقائد ومسائل کی تعلیم دی جاتی ہے

پہلا دورہ

۱۵ شعبان المعظم تا جمعۃ الوداع

دوسرا دورہ

۱۵ جون تا ۳۰ جولائی

امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء وطالبات کو سند دی جاتی ہے
طالبات کے لیے باپردہ تعلیم کا انتظام ہوتا ہے

